

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ سوئم

کتاب المغازی

۴۲۴۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء
طباعت:
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	سولہواں پارہ							
۴۹۸	خزوات	۵۸۳						
۴۹۹	مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی	"						
۴۵۰	غزوہ بدر کا واقعہ	۵۸۵						
۴۵۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے"	۵۸۶						
۴۵۲	چند اصحاب بدر	۵۸۸						
۴۵۳	کنفارتش شبہ علیہ، ولید اور ابو جہل بن ہشام کے لئے آپ کی بددعا اور انکی ہلاکت	۵۸۹						
۴۵۴	ابو جہل کا قتل							
۴۵۵	بدر کی روائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت	۵۹۶						
۴۵۶	باب ۴۵۶	"						
۴۵۷	باب ۴۵۷	۵۹۷						
۴۵۸	جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت	۶۰۲						
۴۵۹	باب ۴۵۹							
۴۶۰	بترتیب اسمائے گرامی جنھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی	۶۱۵						
۴۸۱	بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ	۶۱۶						
۴۸۲	کعب بن اشرف کا قتل	۶۲۲						
۴۸۳	ابورافع عبد اللہ بن ابی ہشیم کا قتل	۶۲۳						

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۴۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۵۲۲	۶۸۴	غزوہ مدینہ	۵۳	۶۲۸	غزوہ اُحد	۴۸۴
۴۴۹	غزوہ ادھاس	۵۲۳	۷۰۱	قبیل عکل اور عربینہ کا واقعہ	۵۴	۶۳۳	مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے	۴۸۵
۴۵۰	غزوہ طائف	۵۲۴		سترھواں پارہ		۶۳۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۸۶
۴۵۲	نجد کی طرف ہم کی روانگی	۵۲۵		غزوہ ذات القرد	۵۰۵		اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ وقت یاد کرو جب تم پر طے ہوا ہے"	۴۸۷
"	آپؐ نے خالد بن ولید کو بنی جذلمہ کی طرف بھیجا	۵۲۶	۷۰۳	غزوہ نمیر	۵۴	۶۴۰	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر اس نے غم کے بعد تمہارے اوپر راحت نازل کی تھی"	۴۸۸
"	عبداللہ بن مہزہ بھی اور علقمہ بن خبیر کی ہم پر روانگی	۵۲۷	۷۰۴	نبی کریمؐ کا اہل خیبر پر مالی مقرر کرنا	۵۰۷	"	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپؐ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں"	۴۸۹
۴۵۸	حجۃ الوداع سے پہلے آپؐ نے ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو مین بھیجا	۵۲۸	۷۰۵	اہل خیبر کے ساتھ آپؐ کا معاملہ	۵۰۸		ام سیدہؓ کا تذکرہ	۴۹۰
"	حجۃ الوداع سے پہلے علیؓ بن ابی طالب اور خالد بن ولید کو مین بھیجا	۵۲۹	۷۰۶	غزوہ زید بن حارثہ	۵۰۹	۶۴۱	حضرت حمزہؓ کی شہادت	۴۹۱
۴۶۲	غزوہ ذوالخلفہ	۵۳۰	۷۰۷	غزوہ موتہ	۵۱۰	۶۴۲	غزوہ اُحد کے موقع پر نبی کریمؐ کو جو زخم پہنچے تھے	۴۹۲
۴۶۵	غزوہ ذات السلاسل	۵۳۱	۷۰۸	نبی کریمؐ کا اسامہ بن زید کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرافات کے خلاف مہم پر بھیجا	۵۱۱	۶۴۳	وہ لوگ جنہوں نے اللہ و رسولؐ کی دعوت پر لبیک کہا	۴۹۳
۴۶۷	جریر بنی مین کو روانگی	۵۳۲	۷۰۹	غزوہ فتح مکہ	۵۱۲	۶۴۴	جین مسلمانوں نے غزوہ اُحد میں شہادت حاصل کی تھی	۴۹۴
۴۶۸	غزوہ سیف البحر	۵۳۳	۷۱۰	غزوہ فتح مکہ	۵۱۳	۶۴۵	اُحد کے پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے	۴۹۵
۴۶۹	ابو بکرؓ کا لوگوں کے ساتھ سفر میں حج	۵۳۴	۷۱۱	غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا	۵۱۴	۶۴۶	غزوہ رجب	۴۹۶
۴۷۰	نبی کریمؐ کا وفد	۵۳۵	۷۱۲	فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ نے علم کہاں نصب کیا تھا؟	۵۱۵	۶۴۷	غزوہ خندق	۴۹۷
"	ابن اسحاق نے بیان کیا الخ	۵۳۶	۷۱۳	آپؐ کا مکہ کے بلالی علاقہ کی طرف سے داخلہ	۵۱۶	۶۴۸	غزوہ احزاب سے نبی کریمؐ کی واپسی	۴۹۸
۴۷۱	وفد عبدالقیس	۵۳۷	۷۱۴	فتح مکہ کے دن آپؐ کی قیام گاہ	۵۱۷	۶۴۹	غزوہ ذات الرقاع	۴۹۹
۴۷۲	وفد بنو صیفہ اور شامہ بن اثال کا واقعہ	۵۳۸	۷۱۵	باب ۱۹	۵۱۸	۶۵۰	غزوہ بنی المصطلق	۵۰۰
۴۷۳	اسود عنی کا واقعہ	۵۳۹	۷۱۶	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۱۹	۶۵۱	غزوہ انار	۵۰۱
۴۷۴	اہل بخران کا واقعہ	۵۴۰	۷۱۷	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۰	۶۵۲	واقعہ انک	۵۰۲
۴۷۵	عمان و بحرین کا واقعہ	۵۴۱	۷۱۸	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۱	"		
۴۷۶	قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد	۵۴۲	۷۱۹	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۲			
۴۷۷	نبیلہ دوسی اور طیف بن عوذی کا واقعہ	۵۴۳	۷۲۰	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۵۲۳			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۴۴	قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رحمہ کا واقعہ	۷۸۲						
	اٹھارھواں پارہ	۷۸۳						
۵۴۵	حجۃ الوداع	"						
۵۴۶	غزوہ تبوک	۷۹۰						
۵۴۷	کعب بن مالک کا واقعہ	۷۹۲						
۵۴۸	مقامِ حجر میں جنتوز کا قیام	۷۹۹						
۵۴۹	کسریٰ اور قیس کو آپ کے خطوط	۸۰۰						
۵۵۰	آپ کی علالت اور وفات	۸۰۱						
۵۵۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ	۸۱۲						
۵۵۲	نبی کریم کی وفات	۸۱۳						
۵۵۳	باب ۵۵۳	"						
۵۵۴	آپ کا اسامہ بن زید کو ہم پر روانہ کرنا	"						
۵۵۵	باب ۵۵۵	۸۱۳						
۵۵۶	نبی کریم نے کتنے غزوے کئے	"						

سولہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المغازی

غزوات

باب غزوة العُشيرة أو العُصيرة

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبَاءَ ثُمَّ

بَوَاطِ ثُمَّ الْعُشِيرَةَ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ

إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُثَلِّمٍ فَقِيلَ لَهُ

كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ غَزَوَاتٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ

غَزَوَاتٍ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ

فَأَيُّهُمُ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُصِيرَةُ أَوِ الْعُشِيرَةُ

فَذَكَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ الْعُشِيرَةُ

باب ۳۶۹ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ يَبْتَغِي بَيْدَارَ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ

بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ

مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ

قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِمَيْمُونِ بْنِ خَلْفٍ وَ

كَانَ مَيْمُونٌ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدِ

۳۶۸۔ غزوة عشيرة یا عسیره

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے

پہلا غزوہ مقام ابراہ کی طرف ہوا، پھر جبل بواطر کی طرف اور

پھر عشیرہ کی طرف۔

۱۱۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے

کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پیلوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوة کیے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس!

میں نے پوچھا، آپ آل حضرت کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو

آپ نے فرمایا کہ سترہ میں میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ

کون سا ہے؟ فرمایا کہ عسیرہ یا عشیرہ۔ پھر میں نے اس کا ذکر تادم سے

کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

۳۶۹۔ مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشین گوئی۔

۱۱۲۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح

بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی،

ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ محمد سے عمر بن

میسون نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

سنا، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے،

انھوں نے فرمایا کہ وہ امیہ بن خلف کے دوست تھے (جہالت کے زمانے

سے، اور جب بھی امیہ مدینہ سے گذرتا تو ان کے یہاں قیام کرتا تھا اسی طرح

وَ كَانَ سَعْدٌ إِذَا مَدَّ بِكُمْ نَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةٍ
فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا نَزَلَ
عَلَى أُمِّيَّةٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا مَيَّةَ انْطَلِقُ سَاعَةً
خَلْوَةً لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَخَرَجَ
مِنْ قَدِيمًا مِنْ بَيْتِ النَّخَارِ فَلَقِيَ عُمَرَ ابْنَ جُهَلٍ
فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ
هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُوجَهْلٍ لَا ارْتَدَّ
تَطُوفُ بِمَكَّةَ أَمِنًا وَخَدَاؤُ مَيْتُهُ
الصَّبَاةَ وَشَأْنُهُمْ أَتَكُفُّ تَنْصُرُ ذُنُوبَهُمْ
وَتَحْيِي ذُنُوبَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ تَوَلَّيْتُكَ
مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَحِمْتَ إِلَى أَهْلِكَ
سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَشَأْنُ صَوْنَتِهِ
عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَبِثْتُ مَسْعِيَّتِي هَذَا
لَا مَنَعْتُكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ
طَبِيقُكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ كَذِبُ أُمِّيَّةٍ
كَذَبَ قَوْمُ صَوْنَتِكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ
سَعِيدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ
يَا أُمِّيَّةَ فَخَوَّاهُ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُونَكَ
قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَدْرِي فَتَرِدُ لَذِيكَ أُمِّيَّةٍ
فَرَعَا شَيْئًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمِّيَّةٌ إِلَى أَهْلِهِ
قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَكُنْ مَكْرِي مَا قَالَ لِي
سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ دَعَمَ أَنَّ
مُحَمَّدًا أَحَبَّهُمْ أَهْلَهُمْ قَاتِلِي فَقُلْتُ لَهُ
بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَدْرِي فَقَالَ أُمِّيَّةٌ وَاللَّهِ لَكَ

سعد رضی اللہ عنہ جب مکہ سے گذرتے تو امیہ کے یہاں قیام کرتے تھے۔
پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو ایک
مرتبہ سعد رضی اللہ عنہ مکہ عہد کے ارادے سے گئے اور (وضع کے مطابق)
امیہ کے یہاں قیام کیا، آپ نے امیہ سے فرمایا کہ میرے لئے کوئی تنہائی کا
وقت بتاؤ، میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے
وقت ساتھ لے کر نکلا، کیونکہ اس وقت خصوصاً عرب کی گریلوں میں لوگ
باہر نہیں آتے، اتفاق سے ابو جہل سے طافات ہو گئی، اس نے پوچھا،
ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ امیہ نے بتایا کہ آپ سعد
بن معاذ ہیں۔ اس پر ابو جہل نے کہا۔ میں تمہیں مکہ میں مامون و محفوظ طواف
کرنا ہوا نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اس
خیال میں ہو کہ تم لوگ ان کی مدد کر دے، خدا کی قسم اگر اس وقت تم ابو صفوان
(امیہ کی کنیت) کے ساتھ دہوتے تو اپنے گھر صبح و سلام واپس نہیں جاسکتے
تھے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت آپ کی آواز بلند ہو گئی تھی، کہ
خدا کی قسم اگر تم نے آج مجھے طواف سے روک دیا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے
تمہارا گذرنا بند کر دوں گا اور یہ تمہارے لیے زیادہ مشکلات کا باعث بن
جائے گا سعد! ابو الحکم (ابو جہل) اس کے سامنے بلند آواز سے باتیں نہ کر دے، یہ
وادی مکہ کا سردار ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیہ اس طرح کی گفتگو
نہ کر دے، خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ مسلمان
تمہیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ آپ نے
فرمایا کہ اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ امیہ اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور جب
اپنے گھر واپس آیا تو اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان، دیکھا نہیں سعد میرے
متعلق کیا کہہ رہے تھے! اس نے پوچھا، کیا کہہ رہے تھے؟ امیہ نے کہا کہ
وہ یہ بتا رہے تھے کہ محمدؐ نے انھیں خبر دی ہے کہ مسلمان مجھے قتل کریں گے
میں نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا کہ اس کا
مجھے علم نہیں۔ امیہ کہنے لگا، خدا کی قسم، اب مکہ سے باہر میں کبھی جاؤں گا ہی
نہیں۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ابو جہل نے قریش سے لڑائی کی

لے کر لوگ شام تجارت کے لیے جاتے تھے اور اس کا راستہ امیہ سے ہو کر گذرنا تھا۔ چونکہ مکہ کی معاش کا دار و مدار اس سے تجارت پر تھا، اس
لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زوال کی اسباب بن جاتی۔

اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ بھی نکلے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا۔ (بقیہ صفحہ ۵۸۵)

تبیاری کے لیے کہا۔ اور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو، تو امیر نے لڑائی میں شرکت پسند نہیں کی۔ لیکن ابو جہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے امیر ابو صفوان! تم داوی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم ہی لڑائی سے گریز کر رہے ہو تو دوسرے لوگ بھی تمہاری اتباع کریں گے۔ ابو جہل یوں ہی برابر اس کی شرکت پر اصرار کرتا رہا۔ آخر امیر نے کہا، جب تمہارا اصرار ہی ہے تو خدا کی قسم! میں (اس لڑائی کے لیے) مکہ کا سب سے عمدہ اونٹ خریدوں گا تاکہ زیادہ بہتر طریقہ پر اپنی حفاظت کر سکوں (پھر امیر نے اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان! میرا ساز و سامان تیار کر دو۔ اس نے کہا، ابو صفوان، اپنے بیڑی بھائی کی بات بھول گئے۔ امیر بولا کہ میں بھولا نہیں ہوں ان کے ساتھ صرف تھوڑی دوزنک جاؤں گا۔ جب امیر نکلا تو راستہ میں جس منزل پر بھی قیام ہوتا۔ یہ اپنا اونٹ دلپتے قریب ہی ابا مذھے دکھتا۔ اسی طرح سارے سفر میں اس نے اہتمام کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بدر میں قتل ہو کر ہی رہا۔

۴۷۰ - غزوہ بدر کا واقعہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالاً تم تمہارے تھے، تو اللہ سے ڈرتے رہو، عجب کیا کہ شکر گزار بن جاؤ۔ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ مومنین سے کہہ رہے تھے، کیا یہ تمہارے لیے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد میں ہزار آواز سے ہوئے فرشتوں سے کہے، کیوں نہیں بشکر کیے تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا۔ اور اگر وہ تم پر خوراً آپڑی گے تو تمہارا پروردگار تمہاری مدد پانچ ہزار نشان کیے ہوئے فرشتوں سے کہے گا اور یہ تو اللہ نے اس لیے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ، اور تمہیں اس سے دلچسپی حاصل ہو جائے، اور نہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور یہ نصرت اس غرض سے تھی تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا انہیں خوار کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس ہو جائیں جہاں وحشیانے فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعین بن عدی بن حنیہ کو بدر

أَخْرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَشْفَرُ أَجُودَ جَهْلِلِ النَّاسِ قَالَ أَدْرِكُوا غَيْرَكُمْ فَكِرَا أُمِّيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَنَا أَجُودُ جَهْلِلِ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ فَدَا تَخَلَّفْتَ وَآتَى سَيِّئَ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو جَهْلِلِ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبَتْنِي فَوَاللَّهِ لَا تَشْتَرِي أَجُودَ بَعِيرٍ بِكَفَّةٍ ثُمَّ قَالَ أُمِّيَّةُ يَا أَمْرَصَفَوَانَ جَهْلِلِ يَنْفِي فَقَالَتْ لَمْ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَ قَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَشْتَرِي قَالَ لَا مَا أَرِيدُ إِلَّا أَنْ أَجُودَ مِنْهُمْ إِلَّا قَبْرِيًّا فَلَمَّا خَرَجَ أُمِّيَّةُ أَخَذَتْ مِنْ زِلْ مَسْرُورٍ إِلَّا عَقَلَ بَعِيرًا فَلَمْ يَزَلْ يَبْذُلُ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْذُرِي

يَا بَنِي قِصَّةَ عَزَّ وَجَلَّ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنِي إِسْرَءِيلَ فَأَنْقَضُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ إِذْ يَقُولُ لِمُؤْمِنِينَ أَلَنْ تَكْفِيكُمْ أَنْ يُمَدِّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُزْلَلِينَ مَلَى أَنْ تُصْبِرُوا وَ تَتَّقُوا وَ يَا تُؤَكَّدُ مِنْ قَوْلِهِ هَذَا مَعْدُوكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آفَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَ مَا جَعَلَ اللَّهُ إِلَّا تَجْنِيَكُمْ وَ لَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَ مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ وَ قَالَ وَ حِشْيَى قَتَلَ حَنْزَلَةَ طَلْحَةَ بْنَ عَدِي

واقیہ صفحہ ۱۰ یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے اور آپ کی دعوت سے اعراض مزدوری سمجھتے تھے۔ دشواری طور پر بھی وہ ان حضرات کو سچا بنی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آل حنظلہ کی پیشین گوئی سننے ہی امیر گھبرا گیا اور مدبر سے باہر نکلنے کا عہد کر لیا۔

کی جنگ میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا، دو جہانتوں میں سے ایک کے لیے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی۔“ الآية ۳

۱۱۲۹۔ مجھ سے کہی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے، ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوے کئے، میں غزوہ تبوک کے سوا، اور کسی میں غیر حاضر نہیں رہا۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس غزوہ میں شرکت نہیں کر سکے تھے ان پر کسی قسم کا عتاب خداوندی بھی نہیں پڑا تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے فائدہ کو تلاش کرنے کے لیے نکلتے تھے اور اس طرح اتفاقاً طور پر مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں ٹھہر ہو جاتی تھی۔

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس وقت کو یاد کرو

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔

پھر اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک ہزار کیے بعد دیگرے آنے والے فرشتوں سے مدد دوں گا، اور اللہ نے یہ میں اس لیے کیا کہ تمہیں بشارت ہو اور نہ کہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو جائے اور انہی ایک نعمت تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے، بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے اپنی طرف سے چمن دینے کو تم پر فرمودگی کو طاری کر دیا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی اتار رہا تھا کہ اس کے ذریعے سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان فی وسوسہ کو دفع کر دے اور نہ کہ مضبوط کر دے تمہارے دلوں کو اور اس کے باعث تمہارے قدم چاہے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب آپ کا پروردگار وحی کر رہا تھا فرشتوں کی جانب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، سو اب ان لائے والوں کو جاتے رکھو میں اپنی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے

بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ مَكَّةَ بِرَدِّ قَوْلِهِ
نَعَالِي إِذَا يَعْبُو كُمْ اللَّهُ أَحَدِي
الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا لَكُمْ

الْأَمَّةُ ۝

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنِي عَمِّي بْنُ مَكْبُرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ تَدْرٍ وَلَمْ يَغَايِبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِيدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَسْتَعِينُونَ
رَدَّكُمْ ۝

فَاسْتَعِجِبْ لَكُمْ أَيُّ مَيْدَادٍ بَالَفَ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا
بَشَارًا لِّتُظْمِنُوا بِهِ قُلُوبُكُمْ
وَمَا النُّصْرَةُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يُغَشِّيكُمُ
النُّعَاسَ أَمْنَةً مِنْهُ وَمُزِيلُ
عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ
بِهِ وَيُزِيلَ فِيكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ
وَلِيُثَبِّطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ
بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى
الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ
آمَنُوا سَأُلْقِيَ فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا
الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ

وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ
يُشَاقِقِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ -

دیتا ہوں، سو تم ہافزوں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے
پورے پر ضرب لگاؤ۔ یہ حکم قتال اس لیے ہے کہ انھوں نے
اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس
کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ
مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمَيْقَدَةِ
بَنِي الْأَسَدِ مَشْهُدًا أَنَّهُمْ أَكُونُ مَنَا حَبِيبًا
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَقَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَيْدٌ عَوَا عَلَى الْمُشْرِكِينَ
فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى أَذْهَبَ
أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ
يُسُيْبِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ
وَجْهًا وَسَرَّاهُ يُعَبِّئُ كَوَلَمًا -

۱۱۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی، ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا، اور
انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے مایقدا
بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے
ادا ہو جاتی تو میرے لیے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی،
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُن حضورؐ اس وقت
مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے، انھوں نے عرض کی،
ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا
رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع
ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک
کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ مسرور ہوئے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشَبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ
أَشْهَدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ
بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَلْحَمَّ
وَيُؤْتُونَ الدُّجُبَ -

۱۱۳۱۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے
عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، اے اللہ! آپ کے عہد
اور آپ کے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اگر آپ چاہیں گے تو ردئے زمین
پر مسلمانوں کے ختم ہو جانے کے بعد آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ اس پر ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے اُن حضورؐ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کی اے اللہ! کیجیے
یا رسول اللہ! اس کے بعد اُن حضورؐ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو
آپؐ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی "عنقریب کفار کی جماعت کو شکست
ہوگی اور ریشیت پھیر لیں گے۔"

باب ۴۷۲

۱۱۳۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام
نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد الحکیم نے خبر دی
انھوں نے عبد اللہ بن حارث کے مولا مقسم سے سنا، وہ ابن عباس

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي (ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مَقْسَمًا مَوْلَى

رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے، آپ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۴۶۳۔ چند اصحاب بدر

۱۱۳۳۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابن عمر کو ”کم عمر“ قرار دے دیا گیا تھا۔

۱۱۳۴۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابن عمر کو کم عمر قرار دے دیا گیا تھا، اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے زیادہ تھی اور انصار دو سو چالیس سے زیادہ تھے۔

۱۱۳۵۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، مجھ سے حدیث بیان کی کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی طاوت رضی اللہ عنہ کے ان اصحاب کی تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو پار کیا تھا، تقریباً تین سو تیس۔ براہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، خدا گواہ ہے کہ طاوت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فلسطین کو صرف وہی لوگ پار کر سکے تھے جو مومن تھے۔

۱۱۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن رباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طاوت کی جنہوں نے آپ کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا اور ان کے ساتھ نہر کو عبور کرنے والے صرف مومن ہی تھے، تقریباً تین سو دس افراد۔

۱۱۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے

عبداللہ بن العزیز مجتبیٰ عن ابن عباس عن سمیعہ یقول لا یتسبی فی القاعدون من المؤمنین عن بدر ذل الحارثون اذی بدر

باب ۳۱ عذۃ اصحاب بدر

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْغَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ

بدر پر

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مَعْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْغَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ كَانُوا الْبَهَائِجُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نِيفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نِيفًا أَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْنُ شَهِيدٍ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِذَّةً أَصْحَابِ طَاوُتَ الَّذِينَ حَبَاوُوا مَعَهُ الْقَوْمُ بِمِئَةِ عَشْرٍ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَكَ وَاللَّهِ مَا حَبَاوَهُ مَعَهُ الْقَوْمُ إِلَّا مِائَتَيْنِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاعٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّشْتُ أَنِّي عِذَّةٌ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِذَّةِ أَصْحَابِ طَاوُتَ الَّذِينَ حَبَاوُوا مَعَهُ الْقَوْمُ وَلَهُمْ مِجَابِرٌ مَعَهُ إِلَّا مِائَتَيْنِ بِمِئَةِ عَشْرٍ وَثَلَاثَ مِائَةٍ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

برادر رضی اللہ عنہ نے ج۔ اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں ابواسحاق نے، اور ان سے ہارون عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں بیگفتگو کرتے تھے، کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی تقریباً تین سو دس تھی، جتنی ان اصحاب طائوت کی تعداد تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف مومن تھے۔

۳۷۴۔ کفار قریش، شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اور ان کی ہلاکت

۱۱۳۸۔ مجاہد سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مہیر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر کے کفار قریش کے چند افراد، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بددعا کی تھی ہیں اس کے لیے اللہ کو گواہ بنا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں بڑی بھٹی پائیں، دھوپ کی وجہ سے ان میں تغیر پیدا ہو گیا تھا، کہو نکرون گرمی کے تھے۔

۳۷۵۔ ابوجہل کا قتل

۱۱۳۹۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں قیس نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ ابوجہل کے قریب سے گزرے، ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اس نے آپ سے کہا، کتنے بڑے اور شریف شخص کو تم لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔

۱۱۴۰۔ مجاہد سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون معلوم کہ کسے آئے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقتاً حل معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفرات کے صاحبزادوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ

قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَهْلَابَ بَدْرٍ لَيْتُ مِثْلَهُ وَبِضْعَةِ عَشَرَ بَعْدَ أَهْلَابِ طَائُوتِ الَّذِينَ حَبَا ذَرًا وَمَعَهُ التَّمْرُ وَمَا حَبَا وَزَمَعَهُ إِنَّهُ مُؤْمِنٌ

بِأَمْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفَّةَ قَدَّمَاعًا عَلَى ذَهَبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ مُثَنَّبَةَ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَوْنِي قَدْ غَيَّرَ قَعْمُ الشَّمْسِ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا

بِأَمْرِ قَتَلَ أَبِي جَهْلٍ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتَّافٍ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ سَمٌّ تَوَعَّدُ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ سَرَّحِلٍ قَتَلْتُمُوهُ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّظِرْ ابْنَ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ صَوَّرَهُ أَبَا عَفْرَاءَ

عنها) نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں ابو جہل ہرہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کچھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابو جہل نے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے بھی بڑا کوئی انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟ احمد بن یونس نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ بیان کئے "أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ"

۱۱۴۱۔ محمد سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے امدان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ کر اٹھے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ معلوم کرنے کے لیے گئے تو دیکھا کہ عفرہ کے دونوں صاحبزادوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تمہیں ابو جہل ہرہ اس نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا اس نے یوں کہا کہ تم لوگوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

۱۱۴۲۔ محمد سے ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن معاذ نے خبر دی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اسی طرح۔

۱۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یوسف ابن ماجشون کے واسطے سے یہ حدیث سنی تھی، انھوں نے صالح بن ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے، انھوں نے صالح کے دادا (عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے، بدر کے بارے میں یعنی یہی عفرہ کے دونوں صاحبزادوں کی حدیث۔

۱۱۴۴۔ محمد سے محمد بن عبد اللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جہل نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلہ کے لیے دوڑاؤں ہو کر پہنچے گا قیس

حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ
فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوَ
رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ دَحَلْتُمُوهُ
قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
يُونُسَ أَنْتَ
أَبُو جَهْلٍ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ
أَنْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ
أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّا نَطْلُقُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ
قَدْ هَوَّاهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ
بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ
قَتَلْتُمْ رَجُلًا قَتَلْتُمْ قَوْمَهُ أَوْ قَاتَلْتُمْ
قَتَلْتُمُوهُ؟

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ مِثْنَى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَلِمَةُ بْنُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
كَشَبْتُ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْمَاجِشُونِ
عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ حَبْرَةَ فِي بَدْرٍ نَعْنِي
حَبِيبَةَ ابْنِي
عَفْرَاءَ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا أَبُو جَهْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ

بن عباد نے بیان کیا کہ انھیں حضرات حمزہ، علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم
 اجمعین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے
 اللہ کے بارے میں نبروا زانی کی“ بیان کیا کہ یہ وہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں
 نبروا زانی کے لیے دستہا تہا نکلتے تھے، یعنی حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ
 بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسلمانوں کی طرف سے)۔ اور شبہ بن
 ربیع، عتبہ اور ولید بن عتبہ (کفار قریش کی طرف سے)۔

۱۱۴۵۔ ہم سے قسبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث
 بیان کی، ان سے ابواسم نے ان سے ابو مجلز نے ان سے قیس بن عباد
 نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ ہذا ان
 خصمان اختصموا فی سربھما ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے
 اللہ کے بارے میں نبروا زانی کی“ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل
 ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی، علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث
 رضی اللہ عنہم اور تین کفار کی طرف کے یعنی، شبہ بن ربیع، عتبہ بن ربیع اور
 ولید بن عتبہ)۔

۱۱۴۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم صوفی نے حدیث بیان کی، ان سے
 یوسف بن یعقوب نے حدیث بیان کی، آپ کا بنی صبیحہ کے یہاں آنا
 جانا تھا اور آپ بنی سدوش کے مولا تھے۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث
 بیان کی، ان سے ابو مجلز نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔
 ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَرْبِهِمَا“

۱۱۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی،
 انھیں سفیان نے، انھیں ابواسم نے، انھیں ابو مجلز نے، انھیں قیس
 بن عباد نے اور انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان
 کرتے تھے کہ یہ آیت (جو اوپر گزری) انھیں چھ افراد کے بارے میں،
 بدر کی لڑائی کے موقع پر نازل ہوئی تھی، پہلی حدیث کی طرح۔

۱۱۴۸۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم
 نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسم نے خبر دی، انھیں ابو مجلز نے، انھیں
 قیس نے، کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے
 تھے کہ یہ آیت ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَرْبِهِمَا“ ان لوگوں

لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ
 وَبَيْنَهُمْ اُتْرُكْتُ هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ
 قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَايَرُوا يَوْمَ بَدْرٍ يَحْكُمُ
 دَعْوَى دَعْبِيدَةَ اَوْ اَبُو عَبِيدَةَ اَبْنُ
 الْخُرَيْثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ
 وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ :-

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
 بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ تَرَكْتُ
 هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي
 سَرْبَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ
 وَعَبِيدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ
 بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ
 وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ :-

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ صُوفِي
 حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ مِيْزَلًا
 فِي بَنِي صَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوشَ
 حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ التَّبَّيْ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ
 بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا فَرَكْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ
 هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمَا :-

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا
 وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي
 مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ
 لَتَرَكْتُ هَؤُلَاءِ الْاَيَاتِ فِي هَؤُلَاءِ الرَّحِطِ
 السَّرْبَةِ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى :-

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 هَشِيْمٌ أَخْبَرَنَا اَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ
 عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسْمًا
 اَنَّ هَذِهِ الْاَيَةَ هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي

کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں مبارزت کے لیے نکلے تھے
یعنی حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور عقیبہ، شیبہ، جو
ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عقیبہ۔

۱۱۴۹۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق
بن منصور سلولی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے
کہ ایک شخص نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا علی رضی
اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک تھے؟ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مبارزت
کی تھی اور غالب رہے تھے

۱۱۵۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یوسف
بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن عبد الرحمن بن عوف نے،
ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے
حوالے سے، آپ نے بیان کیا کہ امیر بن خلف سے ہجرت کے بعد
میرا عہد نامہ ہو گیا تھا پھر لڑائی کے موقع پر آپ نے اس کے اور اس
کے قتل کا ذکر کیا، بلال رضی اللہ عنہ نے جب اسے دیکھ لیا تو فرمایا کہ
اگر آج امیر بیچ نکلا تو اسے میں اپنی سب سے بڑی ناکامی سمجھوں گا۔

۱۱۵۱۔ ہم سے عیدان بن عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد
نے خبر دی، انھیں شیعہ نے انھیں ابواسحاق نے، انھیں اسود نے اور انھیں
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کرنی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ
مکہ میں) سورہ والنجم کی تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا تو جتنے لوگ وہاں
موجود تھے سب سجدہ میں گر گئے، سوا ایک بوڑھے کے کہ اس نے ہتھیلی میں
مٹی لے کر اپنی پیشانی پر اسے لگا لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی
کافی ہے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے دیکھا کہ
کفر کی حالت میں قتل کیا گیا (یعنی امیر بن خلف)

۱۱۵۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے ہشام بن یوسف نے
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے
بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین (گہرے) زخموں کے
نشانات تھے، ایک ان کے شانے پر تھا (اور اتنا گہرا تھا کہ میں اپنی
انگلیاں ان میں داخل کر دیا کرتا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان میں سے

رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الدِّينِ بَرًّا وَأَوْفًا بِرَحْمَةٍ وَ
عَلَى وَعَبِيدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَحُتَيْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِي
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُقَيْبَةَ -

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اسْتَلَوْنِي حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
اسْحَقَ عَنْ رَجُلٍ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ
قَالَ أَشْهَدُ عَلَى تَبَارَسًا قَالَ تَبَارَسًا وَ
ظَاهَرَ -

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جُشُونِ بْنِ صَالِحٍ
بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ
كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صَبْرِ
فَدَاكَ قَتْلُهُ وَتَنَلَّ ابْنَهُ فَقَالَ بَدَلُ
لَوْ نَجَوْتُ لَأَنْفَجَا أُمِّيَّةَ -

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عِيدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ فَرَا وَالتَّجْمِيمَ فَسَجَدَ بِهَا وَصَحَّابًا
مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّهُ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا
مِنْ تَرَابٍ فَدَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ
يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُ كَعْدًا قَتَلْتُ كَاغِدًا -

۱۱۵۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ
عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الذُّبَيْرِ ثَلَاثُ خُرُوبَاتٍ
بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاقِبِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ
لَوْ دَخِلْتُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضَرِبَ ثَلَاثِينَ

و در زم آپ کو بدر کی لڑائی میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک کے موقع پر عروہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا اے عروہ! کیا زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، پہچانتا ہوں، اس نے پوچھا اس کی کوئی نشانی بناؤ؟ میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر اس کی دھار کا ایک حصہ لوٹ گیا تھا۔ جو ابھی تک اس میں باقی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ فوجوں کے ساتھ ہندو آرائی میں ان تلواروں کی دھار کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر اس نے وہ تلوار عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار ہے۔ وہ تلوار ہمارے ایک عزیز کے حصے میں چلی گئی تھی (دراشت میں) میری بڑی خواہش تھی کہ کاش! وہ میرے حصے میں آتی۔

۱۱۵۳۔ ہم سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے بیان کیا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔

۱۱۵۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ کے موقع پر کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب حضرات بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے (بلکہ آپ کا ساتھ دیں گے) چنانچہ آپ نے دشمن (ردی فوج) پر حملہ کر دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی بھی (مسلمان) نہیں تھا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آئے لگے تو ردیوں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور شانے پر دو کاری زخم لگائے۔ عروہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھینچا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک

يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ السِّيمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَ قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِمَّا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَكُلُّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ مِمَّا قُلْتُ بِهَيْبَةٍ فَنُكُولٌ مِنْ خِرَاجِ الْكُتَّابِ - ثُمَّ سَأَلَا عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هَيْبَةٌ مَا قُتِلَ بَيْنَنَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ بَعْضُنَا وَ لَوْ رَدُّتْ إِلَيَّ كُنْتُ أَحَدَهُ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ أَبِي عَنِ هَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ مُحَلًى بِفَيْفَةٍ قَالَ هَيْبٌ وَ كَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفَيْفَةٍ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ السِّيمُوكِ أَلَا شَدُّ فَشَدُّ مَعَكَ فَقَالَ إِنْ شَدَدْتُ كَدَّ نَفْسِي لَوْ نَفَعْتُ خَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صَفُوفَهُمْ خَبْرًا وَ هُوَ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعُ مُقْبِلًا فَآخَذَ بِالْجَبَاهِمِ فَضَرَبُوهُ صَوْبَ ثَنَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا صَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أَذْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الصَّرَبَاتِ الْغُبِ وَأَنَا صَغِيرٌ

کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر کل دس سال کی تھی (جو نیک بہادری اور فرود سیت کا جوہر رکھتے تھے) اس لیے آپ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی نگرانی میں دے دیا (کہ کہیں جنگ میں یہ بھی شریک نہ ہو جائیں)۔

۱۱۵۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے درج بن عبادہ سے سنا۔ ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیئے گئے تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کونٹوں میں پھینک دیئے گئے تھے۔ عادت مبارک تھی کہ آلِ حضورؐ جب دشمن پر غالب آتے تو میدانِ جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحابؓ بھی آپ کے ساتھ تھے (صحیحاً) نے کہا، غالباً آپ کسی ضرورت کے لیے فخرتریف لے جا رہے ہیں، آخر آپ اس کونٹوں کے کن رے آکر کھڑے ہو گئے اور کفارِ قریش کے سرداروں کے (جو قتل کر دیئے گئے تھے) اور اسی کونٹوں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر آپ انھیں آواز دیتے گئے اے فدا بن فدا، اے فدا بن فدا، کیا آج تمھارے لیے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور فتح و کامیابی کا) نو کیا تمھارے ب کا تمھارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب کا) وہ بھی تمھیں پوری طرح مل گیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہ! آپ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آلِ حضورؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو، قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کر دیا تھا (اس وقت) تاکہ آلِ حضورؐ انھیں اپنی بات سنا دیں، ان کی توبیح،

قَالَ زَادَ وَ كَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ هُوَ مِنْ عَشِيرَةِ سَيْبِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى فَرَسٍ وَ كُلٌّ مِنْ رَجُلٍ ۝

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَعِيدٌ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعِينَ وَ عِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَ قَدْ نَزَلُوا فِي طُلُوعِ مَتْنِ الْطَوَائِرِ بِدَرِخِيئِثٍ مَخْبِيَةٍ وَ كَانُوا إِذَا ظَهَرَا عَلَى قَوْمٍ أَقَامُوا بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمِ الثَّلَاثِ أَمَرَ بِدَرِخِيئِثٍ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَ اتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَ قَاتَلُوا مَا مَشَرَى يَبْتَغِيْنَ إِلَّا لِبَعْضِ مَا جِئَ عَنْهُمْ فَأَمَّ شَفَاةَ الرَّحْمِيِّ فَجَعَلَ يَتَأَدَّبُ بِهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءُ أَبَا يَهُوذَا فَلَمَّا بَنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَسْلَحُكُمْ أَطْعَمَكُمْ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَإِنَّا قَاتِلُكُمْ وَ حِدَانَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَحَدَّثَكُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَدَى أَسْرَاحٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيْنُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَكَلْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيحًا

فلت انامردی اور حسرت و زامت کی توثیق کے لیے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، قرآن مجید کی آیت ”الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا“ کے بارے میں، آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ یہ کفار قریش تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت تھے۔ کفار قریش نے اپنی قوم کو دارالہواد یعنی جہنم میں جھونک دیا، جنگ بدر کے موقع پر۔

۱۱۵۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے پس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آل حضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے میں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اس کو نبی پر کھڑے ہو کر جس میں مقتولین مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں میرا سے سن رہے ہیں تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انھیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے“ اور جو لوگ قبر میں دفن ہو چکے انھیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

۱۱۵۸۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کوئیں پر کھڑے ہو کر فرمایا، کیا جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے لیے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے حق پایا، پھر آپ نے فرمایا، جو کچھ میں نے کہا ہے،

وَكُفِّرُوا وَنَقِيصُهُ وَحَسْرَةً وَنَدَامًا ۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الثَّانِيْنَ مَبْدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمُ وَاللَّهُ كُفَرًا قُرَيْشٌ قَالَ عَمْرُو هُمُ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَآحِلُوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبُؤَادِ قَالَ الثَّانِي يَوْمَ بَدْرٍ ۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ مَا شِئْنَا أَنْ ابْنُ عَمْرٍو رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ لِيُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ بِكَأَمْرِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ لَأَنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لِيُعَذَّبَ بِمُحْطِنَيْتِهِ وَذُنُوبِهِ وَإِنْ أَهْلُهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَجَنَّهُ فَتَنَى مَذْبَرٍ مِنَ الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِيَّاهُمْ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِيَّاهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ آيَةَ تَسْمِعُ الْمُؤْمِنِ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُ حَبِيبُ نَبَوٍّ وَآمَنَ بِهِمْ مِنَ النَّارِ ۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا دَعَا رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِيَّاهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا دَعَا رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِيَّاهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا دَعَا رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِيَّاهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ

یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔ اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اُن حضوڑ نے یہ فرمایا تھا کہ انھوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔ اس کے بعد آپ نے اُمت میں شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے، پوری طرح۔

۴۷۶۔ بدر کی لڑائی میں مشرکین ہونے والوں کی فہمیت

۱۱۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارث بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ، جو ابھی نو عمر تھے۔ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے (بانی پینے کے لیے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) پھر ان کی والدہ درہج بنت النضر رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارث سے کتنا تعلق تھا، اگر وہ اب جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی، اور اگر کہیں دوسری جگہ ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ اُن حضوڑ نے فرمایا، خدا تم رحم کرے، کیا دیوانی ہوئی جا رہی ہو، کیا دہل کوئی ایک جنت ہے، بہت سی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۱۶۰۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، کہا کہ میں نے حفص بن عبد الرحمن سے سنا، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے، ابو مرثد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ اُن حضوڑ نے فرمایا کہ تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضہ خارج پر پہنچ گے تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی جسے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے نام بھیج رکھا ہے، چنانچہ اُن حضوڑ نے جس جگہ کی نشان دہی کی تھی ہم نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو

لَعَّاشَةً فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْأَنْ لَعَلَّيْمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْخَوْنُ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسَبِّحُ النَّمُوْنِي حَتَّى قَرَأْتَ الْآيَةَ ۖ

۱۱۶۱۔ فَضَّلَ مَنْ شَهِدَ بَدْرَ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مُصَنِّبٌ حَارِثَةُ كَيْدَ مَبْدُودٍ هُوَ غَلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مِنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِثِّي فَإِنْ سَكُنَ فِي الْخَنَةِ أَوْ صَبِرَ وَ أَحْتَسِبُ وَإِنْ سَكُنَ الْآخِرَى قَدْ بَدَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَخَيْكَ أَوْ هَبْلَيْتِ أَوْ خَنَيْتِ وَ أَحِبَّةٌ هِيَ أَمْ نَهَا جَنَاتٌ كَثِيرَةٌ وَ إِنْ شَاءَ فِي جَنَّةٍ

الفردوس۔ ۶

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِذْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَدْبِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبَا مَرْثَدَةَ وَ السَّرْمِيَّ وَ كَلْتًا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ الْخَبَرِ الْمُشْرِكِينَ فَأَوْزَرَ كِتَابَهَا سَبِيحٌ عَلَى بَعْضِ لَهَا حَنِيثٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْنَا لَكُنَّا بِ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنخَنَّا
فَأَنفَسْنَا فَكُفِّرْنَا كِثَابًا فَقُلْنَا مَا كُنَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنُخْرِجَنَّ
الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَبِّدَنَّكَ فَلَمَّا رَأَتْ الْجَبَدَا
أَهْوَتْ إِلَى جُحْدَتَيْهَا وَهِيَ مُخْتَجِرَةٌ بِكِسَادٍ
فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ
ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ
مَا بِي أَنْ لَوْ أَكُونُ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ
يَدٌ يَدُ فَمُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ
مِنَ أَطْحَابِكِ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عُيُوبِهِمْ مِنْ
يَدٍ فَمُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَقٌّ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا
فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ أَكْبَسِي مِنْ
أَهْلِ بَيْدَرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَيْدَرٍ
فَقَالَ أَعْمِلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهْتُ
لَكُمْ الْجَنَّةَ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
فَدَا مَعَتْ عَيْنًا عُمَرُ وَ
قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ

بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خط نہیں ملا۔ لیکن ہم نے کہا
کہ اگلے حضور کی بات کبھی غلط نہیں سکتی، خط نہ لکھو اور نہ ہم تمہیں تنگ
کر دیں گے جب اس نے ہمارا سخت رویہ دیکھا تو اڑا اور اندھنے کی جگہ
کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھی اور اس نے
خط نکال کر ہمارے حوالے کیا ہم اسے لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر
ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (حاطب بن ابی بلتعتر رضی اللہ
عنه، اللہ! اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، اگلے حضور وہ
مجھے غایت فحاشی ہے کہ اس کی گردن مار دوں، لیکن اگلے حضور نے ان سے
دریافت فرمایا کہ تم نے یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا تھا، حاطب رضی اللہ
عنه نے عرض کی، خدا گواہ ہے یہ وجہ برکت نہیں تھی کہ اللہ! اس کے رسول
پر میرا ایمان باقی نہیں رہا تھا، میرا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ قریش پر اس طرح
میرا ایک احسان ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے دہرہ مکہ میں باقی رہ جائے
وہاں میرے اہل و مال کی حفاظت کریں گے۔ آپ کے اصحاب میں جتنے
مجھے حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب کا قبیلہ وہاں موجود ہے اور اللہ
کے حکم سے وہاں وہ ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آنحضرت نے
فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی اور تم لوگوں کو چاہیے کہ ان کے متعلق اچھی
بات ہی کہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ اس شخص نے اللہ! اس کے
رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس
کی گردن مار دوں، آنحضرت نے ان سے فرمایا، کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟
آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال کو پیچھے ہی سے جانتا تھا اور
وہ خود فرما چکا ہے کہ تمہارا جو جی چاہے کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی
و آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر عمر رضی
اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی، اللہ! اور اس کے رسول کو
زنا یہ علم ہے۔

باب ۴۷

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْبَجَعِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسْبِيلِ عَنْ
حُمُرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي
۱۱۶۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسبل نے حدیث
بیان کی ان سے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید نے اور
ان سے ابی اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنگ بدر کے موقع پر ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب کفار تمھارے قریب آجائیں تو ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور جب تک دور ہیں اپنے تیرول کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۲۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غیل نے، ان سے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب تمھارے قریب کفار آجائیں یعنی حملہ وجوم کریں (اور انھیں قریب آجائیں کہ تم اپنے تیر کا نشانہ انھیں بنا سکو) تو پھر ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور اب (جب تک وہ اتنے قریب نہیں ہیں) اپنے تیر کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۳۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے بلوین عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی میں تیر اندازوں پر عبد اللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا تھا۔ اس لڑائی میں ہمارے سردار آدمی شہید ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بدر کی لڑائی کے موقع پر ایک سوجھ بوجھ مشترکین کو نقصان پہنچا تھا، سرداران میں سے قتل کر دیئے گئے تھے، اور سردار قتیبہ بن کلاب لائے گئے تھے۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ہے بھی ڈول کی سی۔

۱۱۶۴۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسید نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، غالباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، خیر و عیال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں احد کی لڑائی کے بعد عنایت فرمائی، اور غرض عمل کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بدر کی لڑائی کے موقع پر میں

أُسَيْدٌ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَنْبِقُوا نَبْلَكُمْ؛

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغُسَيْلِ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ لَيْعِي كَثَرُ ذُكُكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَنْبِقُوا نَبْلَكُمْ؛

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ حَبَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الثَّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُكَ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ تَذِيرٌ وَالْغَرْبُ سَجَالٌ؛

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمَّا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْغَيْبُ مَا حَاجَّكَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْغَيْبِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَنَا تَجِدُ يَوْمَ بَدْرٍ؛

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَرَأَيْتُ الصَّفَّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا لَنَفْتُ

صف میں کھڑا تھا۔ میں نے مرٹے دیکھا تو میری واسنی اور بائیں طرف دو نوجوان کھڑے تھے، ابھی میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ ایک نے مجھ سے چپکے سے پوچھا، تاکہ اس کا ساتھی سننے نہ پائے، چچا! مجھے ابو جہل کو دکھا دیجئے، میں نے کہا، بھتیجے! تم اسے دیکھ کے کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو یا اسے قتل کر کے رہل کایا پھر خود اپنی جان دے دوں گا۔ دوسرے نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر مجھے مہرت محسوس ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابو جہل کو دکھایا۔ وہ دونوں باز کی طرح اس پر جھپٹے اور آخر اسے مار گرایا۔ یہ دونوں عفرات کے بیٹے تھے۔

۱۱۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمر بن الاسد بن جاریہ ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں شامل تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو عامر بن عمر بن خطاب کے نانا بھوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام بدر پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قیدی کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی اس قیدی کا نام بنی لحيان تھا چنانچہ اس کے تقریباً سو تیرا نذرانہ ان حضرات کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ آخر اس جگہ بھی پہنچ گئے جہاں بیٹھے ان حضرات نے کھجور کھانی تھی، انھوں نے کہا کہ یہ شرب (دربہ) کی کھجور کی گٹھلیاں ہیں اب پھر وہ ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کی نقل و حرکت کو محسوس کر لیا تو ایک دعوفا (جگہ پر سیاہی) قصبہ والوں نے انھیں اپنے گھر سے پس لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور ہماری حراست خود سے قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی فرد کو بھی ہر قتل نہیں کریں گے۔ عامر بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانو! میں کسی کا فریاد یا پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے حالات کی اطلاع اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دیجئے۔ آخر قصبہ والوں نے

فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي قَتَيَانِ حَدِيثَا
السِّنِّ فَكَانِي لَمْ أَمَنْ بِمَا نَهَمَارُ قَالَ لِي
أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمْرُؤُ ابْنِي أَبَا جَهْلٍ
فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا قُصْنُكُمْ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ
اللَّهَ إِنْ سَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَذَا مَوْتٍ دُونَهُ
فَقَالَ لِي الْاْخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ
ثُمَّ قَالَ فَمَا سَرَرْتَنِي أَتَيْتُ سَبِينَ وَحَبْلَيْنِ
مَكَانَهُمَا فَأَسْرَرْتُهُمَا الْيَمِينِ
فَنَشَدَا عَلَيَّ مِثْلَ الصَّقَرَيْنِ
حَتَّى صَرَبَاكَ وَهَمَّا
أَبَا عَفْرَاءَ -

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
الْأَسَدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي هُرَيْرَةَ
وَكَانَ مِنَ الصَّحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةَ عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ عَامِرَ بْنَ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيَّ حَتَّى عَامِرَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا
كَانُوا بِالْمَدِينَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا إِلَيْهِ
مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ يَبْنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا إِلَيْهِمْ
بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ زَاهِرًا قَصَصُوا آثَارَهُمْ حَتَّى
وَحَدَّوْا مَا كَلِمَةُ التَّمَرَةِ فِي مَنَابِلٍ فَذَلُّوهُ فَقَالُوا
تَمَرٌ يَتَرَبُّ قَا نَتَّبِعُكُمْ آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ
عَامِرٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمْ
الْقَوْمُ فَقَالُوا لَكُمْ أَنْزِلُوا فَاغْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَ
لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَوْ قَتَلْنَا مِنْكُمْ أَحَدًا
فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ ثَابِتٍ أَبِئْنَا الْقَوْمَ أَمَا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ
فِي دِمَتِهِ كَأَفْرِ ثَمَرٍ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْنَا نَبِيَّكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبًا لِنَبْلُ فَنَقْتُلُوا

عَاوِثًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرَ عَلَى الدَّحْدِ
وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خَبِيبٌ وَشَدِيدُ بْنُ الدَّثَنَةِ وَ
رَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَعُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا
أَوَّلَ رَقَبَتِهِمْ فَرَبَطُوهُمَا قَالَ الرَّجُلُ
الثَّلَاثَةُ هَذَا أَوَّلُ الْعَزْلِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَابَكُمْ
إِنْ لِي بِهَلْوَ لَا أُسَوِّهُ تَرِيدُ الْقَتْلَ فَجَرَّدُوهُ
وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَمُحِبَّهُمْ فَاطْلَقَ بِخَبِيبٍ
وَشَدِيدِ بْنِ الدَّثَنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَفَاءٍ
بَعْدَ بَعْثٍ فَأَبَى لَبَنُوا الْخَبْرَ بْنَ عَامِرٍ
تَوَفَّيْ خَبِيبًا وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ
الْخَبْرَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ مَبْدٍ فَلَبَسَ
خَبِيبٌ عِيْدَهُ هُوَ أَسِيرٌ حَتَّى اجْتَمَعُوا
فَتَكَلَّهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْخَبْرِ
مُوسَى تَبَسُّجًا بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَذَكَرَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ لَهَا وَهِيَ غَائِلَةٌ حَتَّى أَتَاهَا
فَوَحَدَتْهُ فَجَلَسَتْ عَلَى عِدَّةٍ وَالْمُوسَى
بِجَدِّهِ قَالَتْ فَغَضِبَتْ فَدَرَعَتْ عَرَفَهَا
خَبِيبٌ فَقَالَ اتَّخَشَّيْتُ أَنْ أَقْتُلَكَ
مَا كُنْتُ لَدَا فَعَلْتُ ذَلِكَ خَالَتْ
وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا
مِنْ خَبِيبٍ وَاللَّهُ لَعَنَهُ وَحَدَّثَهُ
يَوْمَ مَا تَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي
مَبْدٍ ۴ وَإِنَّهُ لَمُؤْتَقٌ بِالْحَدِيدِ
وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَأَنْتُمْ تَقُولُ
إِنَّهُ لَسِرٌّ قَدْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ خَبِيبًا فَلَمَّا
خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي
الْبَحْلِ قَالَ لَهُمُ خَبِيبٌ دَعُونِي أَصْلِي
رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اتَّخَشَّيْتُ
أَنْ مَآبِي خَبْرٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے
وعدہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ
اور ایک تیسرے صحابی تھے (رضی اللہ عنہم)۔ قبیلہ والوں نے جب ان حضرات
پر قابو پایا تو ان کی کمان سے نانت نکال کر اسی سے انھیں باندھ دیا۔
تیسرے صحابی نے فرمایا۔ یہ تھاری پہلی بدعہدی ہے، میں تمھارے ساتھ
کبھی نہیں جاسکتا، میرے لیے تو انھیں کی زندگی منور و مثال ہے، آپ
کا اشارہ ان حضرات کی طرف تھا جو ابھی شہید کئے جا چکے تھے۔ لکھارنے
انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ
جانے پر تیار نہ ہوئے۔ تو انھوں نے آپ کو بھی شہید کر دیا (اور خبیب اور
زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے اور مکہ میں جا کر انھیں
بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حارث بن عامر بن نوفل
کے دلوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ آپ نے ہی بدر کی لڑائی میں
حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو آپ ان کے یہاں قید رہے
آخر انھوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا، انھیں دنوں حارث کی کسی لڑکی
سے آپ نے استرا مانگا، موئے زیناف بناتے کے لیے۔ اس نے دے
دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس رکھینا ہوا چلا گیا، اس
عورت کی غفلت میں، پھر جب وہ آپ کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ آپ کی ران
پر بیٹھا ہے اور استرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس
درجہ گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھڑاٹ کو محسوس کر لیا اور فرمایا
کیا انھیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، یقین رکھو
کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں نے
کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے کہ
میں نے ایک دن انھیں انگوڑے کے ایک خوشے سے انگوڑے کھاتے دیکھا جو
ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور
مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف
سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔
پھر بنو حارث انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو
خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کا اجازت
دے دو۔ انھوں نے اس کی اجازت دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور

فرمایا، خدا گواہ ہے، اگر تمہیں یہ خیال نہ پہنچے گا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھنا۔ پھر آپ نے دعاء کی کہ اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو الگ الگ ہلا کر اور ایک کو بھی باقی بچھوڑ اور یہ اشعار پڑھے، "جب کہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس ہیرو پر کھینچا جا جائے گا، اور ہر طرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہے، اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا" اس کے بعد ابو سہر و عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے جسے قید کر کے قتل کیا جائے، امن زکی سنت قائم کی ہے (قتل سے پہلے دو رکعت) اور جس دن ان صحابہؓ پر مصیبت نازل ہوئی تھی آل حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو اسی دن اس کی اطلاع دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم ابن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ آپؐ نے بھی (اور) میں ان کے ایک سرو اور قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھبوں کے پر سے بھیج دیئے اور انھوں نے آپؐ کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپؐ کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اپنی طویل حدیث میں) کہ میرے سلسلے لوگوں نے مراد بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) کہ وہ اصل صحابی سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کے دن ذکر کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی تھے، بیاد ہیں۔ دن چڑھ چکا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس تشریف کے گئے۔ اتنے میں مسجد کا وقت قریب ہو گیا اور آپؐ جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکے۔

۱۱۶۸۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن خباب نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے حدیث بیان

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ أَحَدًا لَمْ يَأْتِ بِلَاكٍ إِلَّا قَتَلْتُ مَسْلُومًا عَلَيْهِ إِلَّا جَنَاحَ كَانَتْ بِلَاكُهُ مَصْرَعِي وَقَدْ لَكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ تَشَاءُ يُبَارِكُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَنَحْوِ مَنَزَعِ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَدَّةٍ وَعَقِبَةُ ابْنُ الْخَارِثِ فَقَتَلُوهُ وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ صَبْرًا الْمَثَلَةَ وَأَخْبَرُوا أَهْلَ الْبَيْتِ بِذَلِكَ فَأَمَرُوا بِمَنْبُوتِهَا وَخَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ خَبِيرٌ حَتَّى شَؤُوا أَنَّهُ قَتِلَ أَنْ سَؤُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعَرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ الدَّيْرِ خَمْسَةً مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مَرَامَةَ ابْنِ الرَّجَّةِ الْعَمَرِيَّ وَهَلَالَ بْنَ أُمَيَّةٍ الْوَاقِفِيَّ وَرَحْلِينَ مَالِكِينَ قَتَلَ

شَهِيدَ بَدْرٍ ۴۰

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ قَتَلَ بَنِي بَنِي مَرْيَمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ذَكَرَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَخَالَى الشَّهَاءُ وَاسْتَرْبَتْ الْجُمُعَةُ وَنَزَلَ الْجُمُعَةُ۔

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبدالمطلب سے کہا کہ وہ سب سے بہتر
 عارضہ اسلمی رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے ان کے واقعہ کے
 متعلق پوچھیں کہ جب انھوں نے اُن حضورؐ سے مسئلہ پوچھا تھا تو آپ
 نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ چنانچہ انھوں نے میرے والد کو اس کے جواب
 میں لکھا کہ سب سے بہتر عارضہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ہے کہ وہ سعد
 بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کا تعلق بنی عامر بن لؤی سے
 تھا اور آپ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ پھر حجرہ الوداع
 کے موقع پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ چل سے تھیں سعد بن خولہ
 رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس
 کے ایام جب وہ گذر چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے
 اچھے کپڑے پہنے اس وقت نبی عبدالدار کے ایک صحابی ابوالسنا بل بن
 لبک کہ ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا
 پیغام بھیجنے والوں کے لیے برزیب و زینت کی ہے۔ کیا نکاح کا ارادہ
 ہے؟ لیکن خدا کی قسم، جب تک چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں سعد
 رضی اللہ عنہ کی وفات کو تم نکاح کے قابل نہیں ہو گے۔ سب سے بہتر رضی اللہ عنہا
 نے بیان کیا کہ جب ابوالسنا بل نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں نے شام
 ہوتے ہی کپڑے پہنے اور حضورؐ اگر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو
 کر اس کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ اُن حضورؐ نے مجھ سے
 فرمایا کہ میں ولادت کے بعد واقعی عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں
 چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔ اس روایت کی متابعت اصمغ نے ابن وہب
 کے واسطے سے کی، ان سے یونس نے بیان کیا اور یونس نے کہا کہ مجھ سے
 یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، (آپ نے بیان کیا کہ)
 ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے بنو عامر بن لؤی کے مولا
 محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں خبر دی
 اور ان کے والد بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۴۷۸۔ جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت

۱۱۶۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھیں جریر بن جابر
 دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں معاذ بن رفاعة بن زرقی نے
 اپنے والد رفاعة بن زرقی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، ان کے والد

بن عتبہ ان اباہ کو کتبہ (لی عمار بن عبد اللہ بن
 الاسود قحطی) یا مرقہ (ابو عبد اللہ) علی
 سببہ بنت الخریث الدسلیمہ قیساً لہا
 عن حمہ یثما وعن ماس قال لہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حین استفتتہ
 فکتب عمر بن عبد اللہ بن الاسود قحطی
 الی عبد اللہ بن عتبہ یحبہا ان سببہ
 بنت الخریث اخبرتہ انہا کانت
 تحت سعد بن خولہ وهو من بنی عامر
 بن لؤی وکان مبن شہید بدر فتنوا فی عنہا فی
 حجابہ الوداع وہی حاملہ فلما تنشب ان وضعت
 حملہا بعد وایہ فلما تحلت من ینفا سہا تجملت
 للخطاب فدخل علیہا ابو السنا بل بن لبک
 رجل من بنی عبد الدار فقال لہا مانی ازالک تجملت
 للخطاب ترجین النکاح فانک و اللہ ما انت
 بنا کح حتی تمر علیک اربعۃ اشھر وعشر
 قالت سببہ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی
 حین امنت و اذیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فسالت عن ذلک فاذننا فی باقی قد حلت
 حبیبہ و صنعت حنی و اصرت بالتردد
 ان بد الی تابعہ اصبح عن ابن وہب عن یونس
 عن ابن شہاب و سألنا فقال اخبرنی محمد بن
 عبد الرحمن بن ثوبان موالی بنی عامر بن لؤی
 ان محمد بن ایاس بن البکیر و کان ابوہ
 شہید بدر فاحبذہ

باب شہود الملائکہ بدر

۱۱۶۹۔ حدیثی اسحاق بن ابراہیم اخبرنا
 جریر عن یحییٰ بن سعید عن معاذ بن رفاعة
 بن زرقی عن ابیہ و کان ابوہ من

أَهْلُ بَدْرٍ قَالَ حَاضِرٌ بَرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فَنَبِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا قَالَ ذَلِكَ مِنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِثْبَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنِهِ مَا يَسُرُّنِي إِيَّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعُقَبَةِ قَالَ سَأَلَ جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ -

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا عِثْبَانُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَكْبَأَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عِثْبَانَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حُدَيْيَةَ مُعَاذُ هَذَا الْخَدِثُ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذُ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جَبْرِيلُ أَخْبَرُ بَدْرًا فَدَسِمَ عَلَيْهِ إِذَا الْخَرْبُ -

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا تَأْتِي بَدْرًا وَلَا لَمْ

کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آلِ حضورؐ نے اسی طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

۱۱۷۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عیثی نے، ان سے معاذ بن رافع بن رافع نے، رافع رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والد) رافع رضی اللہ عنہ سبقت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ تو آپ نے اپنے صاحبزادے (روفاہ رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کرتے تھے کہ میت عقبہ کی شرکت کے مقابلے میں بدر کی شرکت مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔

۱۱۷۱ - ہم سے اسماعیل بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، انھیں عیثی نے خبر دی اور انھوں نے معاذ بن رافع سے سنا، کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اور عیثی سے روایت ہے کہ یزید بن ہاد نے انھیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رافع نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزید نے بیان کیا کہ معاذ نے فرمایا تھا کہ پوچھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبریل علیہ السلام، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اور ہتھیار بند۔

باب ۴۹

۱۱۷۳ - ہم سے ثعلبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو زبیر رضی اللہ عنہ وقت

يَتَرَكُ عَقِيْبًا وَكَانَ
سَدْرًا ثِيَابًا

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
النَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَجِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ خُبَّابٍ أَنَّ اَبَا
سَعِيْدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لَحْوٍ
الْمَضْحَى فَقَالَ مَا اَنَا بِاَكِلِهِ حَتَّى
اَسْأَلَ فَاَنْطَلَقْتُ اِلَى اَخِيهِ لِدُعَايِهِ وَ
كَانَ سَدْرًا ثِيَابًا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِمَّا هَذِهِ حَدَّثَ اَقْرَبُ
فَقَصُّ لَحْمًا كَانُوا يَتَهَمُونَ عَنْهُ مِنْ
اَكْلِ لَحْوٍ الْمَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ
اَيَّامٍ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَجِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
اَبُو اسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ
قَالَ قَالَ الرَّبِيعُ لَقِيْتُ يَوْمَ سَدْرٍ
عَبِيْدَةَ بْنَ سَعِيْدٍ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مَدْحَجٌ
لَوْ تَرَى مِنْهُ اِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يَكْنِي
اَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ فَقَالَ اَنَا اَبُو ذَاتِ
الْكُرْشِ فَكَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِالْحَنْزَلَةِ فَطَعَنَتْهُ
فِي عَيْنَيْهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَاُخْبِرْتُ أَنَّ
الرَّبِيعَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ
كَمَطَاتٍ فَكَانَ الْجَهْمُ أَنْ تَرُغْتَهَا وَقَدْ
اَنْشَأَ طَرَفَاهَا ثَالَ عُرْوَةَ فَمَسَّاهُ بِمَا هَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذَ هَاشِمٌ طَلَبَهَا اَبُو بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا
قُبِضَ اَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا اِيَّاهُ عُمَرُ فَاَعْطَاهُ

پاگئے اور آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، آپ بدر کی لڑائی میں شریک
ہوئے تھے۔

۱۱۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی
ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے ابن خباب رضی اللہ عنہ نے کہ ابو سعید بن
مالک خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی
کا گوشت ان کے لیے لائے، انھوں نے فرمایا کہ میں اسے اس وقت
نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اس کا حکم معدوم کر لوں کہیونکہ ابتداء اسلام
میں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر
دی گئی تھی چنانچہ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ایک بھائی کے پاس
گئے، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے یعنی قتادہ بن
نعمان رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے بتایا کہ بعد میں وہ حکم منسوخ کر دیا
گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت
کی گئی تھی۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد
نے بیان کیا اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع
پر میری مدبیر عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہو گئی۔ اس کا سارا جسم بے
سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کینٹ
ابو ذات الکرش تھی کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔ میں نے چھوٹے
نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا چنانچہ اس
نیزے سے وہ مر گیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر پورا
زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔
اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریۃً طلب فرمایا تو آپ
نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرم کی وفات ہو گئی تو آپ نے اسے واپس
لے لیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی دے
دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا،

إِيَّاهَا فَلَمَّا فُتِحَ عَمْرُ أَحْذَاهَا شَحْدًا
طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا
فَلَمَّا قَتَلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ
الرَّحْلِ عَيْنِي فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الرَّذِيئِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى
مُتِلَتْ

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الرُّهْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدٌ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ
شَهِيدَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَعُوثُ

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُبَكِّيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حَذَفِيَّةَ وَكَانَ
مِمَّنْ شَهِدَ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْبُتًا سَابِقًا وَأَنَّكَ
بِنْتُ أَخِيهِ هِنْدَةَ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ وَ
هُوَ مَوْلَى رِثْمَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيَّنَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا وَكَانَ مِنْ تَبَنَى
وَحَبْلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَدَرِثَ
مِنْ مَيْمَنِهِ حَتَّى أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْعُوهُمْ
إِلَى بَابِهِمْ فَبَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
الْحَدِيثُ

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ شَأْنُ الْمُفَضَّلِ
حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتِ
مُعَوَّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِدَّةً بَنِي هَنِيٍّ فَجَلَسَ عَلَيَّ حِينَ شِئِي

آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے
اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی
دے دیا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیزہ علی رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبد اللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں
تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

۱۱۶۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوالدیس عائد بن عبد اللہ نے خبر
دی اور انھیں عباد بن صامت رضی اللہ عنہ نے آپ بدر کی لڑائی
میں شہید ہونے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،
کہ مجھ سے پہلے۔

۱۱۶۷ - ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں
عروہ بن زبیر نے اور انھیں بنی کثیر صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے والوں میں تھے، نے سالم
رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولنا بیٹھا دیا تھا اور ان کی اپنی بھانجی ہند بنت
ولید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک
انصاری خاتون کے مولا تھے، جیسے بنی کثیر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن
سائر رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولنا بیٹھا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ دستور
تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا منہ بولنا بیٹھا بنا لیتا تو لوگ اسی کی طرف اسے
منسوب کر کے پکارتے تھے، اور منہ بولنا بیٹھا اس کی میراث کا بھی وارث
ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”انھیں ان کے آباء
کی طرف منسوب کر کے پکارو“ تو سہلہ رضی اللہ عنہا اک حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئیں۔ پھر تفصیل سے آپ نے حدیث بیان کی۔

۱۱۶۸ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے
حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے، ان سے ربیع بنت معوذہ
رضی اللہ عنہا کے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، بنی کثیر صلی اللہ
علیہ وسلم اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بہتر پر بیٹھے،

جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجاری تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انھیں اشعار میں ایک لڑکی نے مصرعہ بھی پڑھا کہ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کل ہر نے والی بات جانتے ہیں۔ آل حنفوز نے فرمایا، یہ بڑھو، جو پہلے تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو۔

۱۱۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیق بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ آل حنفوز کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

۱۱۸۰۔ ہم سے عریان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جس کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا اس میں سے بھی آل حنفوز نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ آل حنفوز صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کرالوں، اس لیے میں نے بنی قریظہ کے ایک سدا سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر لکھاس وائیں، میرا ارادہ تھا کہ میں اس لکھاس کو سدا کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت و تعمیر کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان، ٹوکریں اور دریاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو اونٹنیوں کو لینے آیا (وہاں یہ منظر تھا کہ

لَمَجْلِسٍ مِمَّنْ وَجَدُوا بِاتِ كَيْفَ بَيْنَ الدَّفِ
بَيْنَ بَنٍ مِّنْ تَيْلٍ مِّنْ آبَا تَيْلٍ يَوْمَ مَدْيَنَ
كَيْفَ قَالُوا جَارِيَةً وَفِيْنَا شَيْءٌ نَعْلَمُ مَا
فِي عَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ
حَدَّثَنِي أَجْبَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ مَاجِبٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمَلَكَةُ
نَبِيًّا فِي كَلْبٍ وَرَ صُورَةَ يَرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَوْجُ
۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ
يُونُسُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ
لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِي مِنَ الْغَنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي
مِمَّا آفَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا
أَرَدْتُ أَنْ أَتَيْتُ بِهَا طَمَعَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ بَنَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَحْلَةً
صَوَاغًا فِي مَبْنِيٍّ فَنُظِفَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ
فَنَاقِي يَأْذُخِرُ فَا مَرَدْتُ أَنْ أُبَيِّعَهُ مِنْ
النَّصَوَائِغِ فَتَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَزِيزِي
نَبِيًّا أَنَا أَجْنَعُ بِشَارِفِي مِنَ الرَّقَابِ وَالْغَرَائِرِ
وَالْحَبَالِ وَشَارِفَانِي مَبَاهَنَ إِلَى حَبِيبِ حُجْرَةٍ
رَحْلٍ مِنَ النَّصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا

أَنَا مِثْرِي قَدْ أَجَبْتَ أَسْمَهُمَا وَبَقِرْتَ خَوَاصِمَهُمَا
 وَاحِدًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمَّا أُمِدَّ عَيْنِي حِينَ
 رَأَيْتُ الْمُنْظَرُ قُلْتُ مَنْ هَذَا أَتَانَا فَعَدَّ
 حَمْرَةً بَنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَهْوًا هَذَا الْبَيْتُ فِي
 شَرْبٍ مِنَ الْبَقَرِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ
 فِي غَنَائِكُمَا أَلَا يَا حَمْرُ لِلشَّرَفِ التَّوَادُّ وَتَوَيْتَ حَمْرَةً
 إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبْتُ أَسْمَهُمَا وَبَقِرْتَ خَوَاصِمَهُمَا
 وَاحِدًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عِنْدِي فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخُلَ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ وَعَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
 لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ
 كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْرَةً عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أَسْمَهُمَا
 وَبَقِرْتَ خَوَاصِمَهُمَا وَهَا هُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبُ
 فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَا شَه
 فَاذْ نَذِي ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَ
 زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي
 فِيهِ حَمْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ
 فَطَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ
 حَمْرَةً فِيمَا فَعَلَ فَأَذَا حَمْرَةً ثَمَلَتْ ثُمَّ
 عَنِهَا فَنَظَرَ حَمْرَةً إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ مَعَدَا
 السَّيْفَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْرَةً
 وَهَذَا أَنْتُمْ إِنَّ عَيْبِي دِي فِي فَعَرَفَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمَلَتْ
 فَتَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَهُ عَلَى عَيْبِيهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ
 فَخَرَجْنَا مَعَهُ

۱۱۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ عِيَيْنَةَ قَالَ أَلْفَنَدُهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَغِ فِي سَمْعِهِ
 مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَسَبَهُ عَلَى سَهْلٍ بَنَ

ان کے کو ان کسی نے کاٹ دیئے تھے اور کو نکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال
 لی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا یہ
 کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے
 اور وہ ابھی اسی حجرہ میں موجود ہیں، انفار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک
 مجلس میں، ان کے پاس ایک گائے والی ہے اور ان کے دوست و
 احباب ہیں۔ گائے والی نے گائے پر نے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں، اے
 حمزہ! یہ عمرہ اور فریہ اونٹنیاں، تو حمزہ نے کو دکر اپنی تلوار تھامی اور ان
 دونوں اونٹنیوں کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کے کو کھیر کر اندر سے
 کلیجی نکال لی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں ہی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت
 کی خدمت میں موجود تھے۔ آنحضرت نے میرے رنج و غم کو پہلے ہی بجانب
 لیا اور دریافت فرمایا، کیا بات پیش آئی؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
 آج جیسی تکلیف دہ بات کبھی پیش نہیں آئی تھی، حمزہ رضی اللہ عنہ نے
 میری دونوں اونٹنیوں کو بکڑ کے ان کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کی
 کو کھیر ڈالی، وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جاتے بیٹھیں ہیں۔ آنحضرت
 نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے میں
 اور حضرت زید بن حارثہ بھی ساتھ ساتھ ہوئے۔ جب اس گھر کے قریب
 آپ تشریف لائے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے اندر آنے کی
 اجازت چاہی۔ آنحضرت کو اندر جانے کی اجازت ملی تو آپ اندر تشریف
 لے گئے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انھیں تنبیہ فرمائی،
 حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ
 تھیں، انھوں نے آنحضرت کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور
 آپ کے کھٹوں پر دیکھنے لگے، پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے
 لگے، پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، آنحضرت سمجھ گئے کہ وہ
 اس وقت مدبروش ہیں۔ اس لیے آپ فرما لے پاؤں واپس آگئے اور
 اس گھر سے باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

۱۱۸۱ - مجھ سے محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے
 خبر دی، کہا کہ یہ روایت ابن الاصبہانی سے پہنچی اور انھوں نے
 ابن معقل سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی

حَنِيفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِيدٌ مَبْرَأٌ ۝

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَ تَائِمَةَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ
مِنْ خَنَيسِ بْنِ حِذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَا شَهِيدٌ مَبْرَأٌ تَوَفَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ
فَلَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَتَكَخُنُكَ حَفْصَةُ
بِنْتُ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَصْرِي فَكَلِمَتُ
لِيَا لِي فَقَالَ فَدَا بَدَا لِي أَنْ لَكَ كَرُوحٌ يَوْمِي
هَذَا قَالَ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ
شَيْئًا أَتَكَخُنُكَ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ فَصَمَتَ
أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ فَكَلِمَتُ عَلَيْهِ
أَوْ حَبْدٌ مَتَى عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لِيَا لِي ثُمَّ
خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنكحَهَا إِنَّا كُفَلَيْتِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ
وَحَدَّثَنِي عَلَى حِينٍ عَرَضْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ ثُمَّ لَعَمْرُكَ قَالَ فَإِنَّهُ لَعَلَّيْ
أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَهُ أَيْ وَفَدَا
عَلَيْكَ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَفَدَا ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ
يَدْفَعْنِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ وَفَدَا ذَكَرَهَا
لَقِيتُهَا ۝

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمِيٍّ سَمِعَ أَبَا
مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مَنَاخِزَهُ طَرَحَاتٍ أَوْ فَرَايَا كَرُوهُ بَدْرِي لِرَاطِي مِثْلِي شَرِيكِي تَحِيَّ

۱۱۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ
عنه کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے
شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، آپ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت
کی تھی اور مدینہ میں آپ کی وفات ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے
حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے
کر دوں۔ انھوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لیے میں چند دنوں کے لیے
ٹھہر گیا، پھر انھوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح
نہ کر دوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح
حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی
جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طرز عمل عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے
لیے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح
آن حضور کے کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی
تو انھوں نے کہا، غالباً آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی
کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ کے متعلق مجھ سے
بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انھوں نے
بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس لیے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے
علم میں یہ بات آچکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تہ کر فرمایا ہے
میں آنحضرت کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ اپنا ارادہ بدل
دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

۱۱۸۳۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے عدی نے، ان سے عبد اللہ بن تیمیہ نے، انھوں نے ابومسعود بدری
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کا اپنے بال

بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث قزاق ہے (بشیر لیک جانر طریقہ پر خرچ کرے) ۱۱۸۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے عروہ بن زہری سے سنا کہ امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز سے انھوں نے ان کے عہد خلافت میں یہ حدیث بیان کی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حب کو ف کے امیر تھے، تو انھوں نے ایک دن عصر کی نماز دیر سے پڑھی۔ اسی پر زید بن حسن کے نانا ابو مسعود عقیم بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ان کے یہاں گئے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والے صحابہ میں تھے، اور کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے (نماز کا طریقہ بتانے کے لیے) اور آپ نے نماز پڑھی اور آنحضرتؐ نے (آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح مجھے حکم ملا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود بھی یہ حدیث اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے۔

۱۱۸۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبد الرحمن بن زید نے ان سے علقمہ نے اور ان سے ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی دو آیتیں رامن الرسول سے آخر تک، اسی میں کہ جو شخص انھیں رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے آپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے حدیث مجھ سے بھی بیان کی۔

۱۱۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں محمود بن یحییٰ نے خبر دی کہ عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے اور انصار میں سے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سے احمد بن رابع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد سے جو نبی سالم کے سرداروں میں سے تھے۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقْتُ الرُّجُلَ عَلَى أَهْلِهِ مَدَّ فَذَرْتُ ۖ ۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بَنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخْبَرَنَا الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْغَفَرِيُّ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ وَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقَيْمَةُ بْنُ عَمْرِو الدِّقَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَذَا أُمُورُكَ كَذَلِكَ كَانَ لِبَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ۖ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفُنَا لَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَنَسَا لِسُهُ فَحَدَّثَ ثَنِيَّةً ۖ

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا فِي تَحْوِوِ الرَّبِيعِ أَنَّ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الدِّقَارِ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْسَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

محمود بن ربع کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انھوں نے عتبان بن مالک سے کی تھی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربعی نے خبر دی۔ آپ قبیلہ بنی عدی کے عمر رسیدہ بزرگوں میں تھے اور آپ کے والد بدر بن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (آپ نے بیان کیا کہ) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدام بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا تھا، آپ بدر کے معرکے میں شریک تھے اور عبداللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کے مامول تھے۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ان کے دو چچاؤں، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارع (کاشت کرنے والے) سے (معموم اور عرب میں مروج طریقوں سے) اجرت لینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہا لیکن اجرت (لگان) لیتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہاں، رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی۔

۱۱۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن ابی لہی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دافع بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی، انھیں مسور بن محرز رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عروہ بن عوف

خُصِمَ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَوَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَهَذَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَيْبَعَةَ وَكَانَ الْكَبَرُ تَبِي عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عُمَرُ اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ وَهُوَ خَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَمِّيهِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِبَرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ قَتَلَتْهُمَا أَنْتَ قَالَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ أَنْ رَافِعًا كَثُرَ عَلَى تَفْسِيرِهِ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ بْنَ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ زَأَيْتُ رِفَاعَةَ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ الْخَضِرَاءِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُبْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُسَوْدَ بْنَ مَخْزُومَةَ

لے معصومہ ہے کہ کاشتکار سے زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھیں کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے معموم کر لیتا تھا اور باقی کی پیداوار کاشتکار کو مل جاتی تھی۔ اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے تو ان معموم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے، یعنی لگان، تو ان معموم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، اسی طرح اس باب کے ان معاملات سے بھی منع نہیں کیا جو انصاف پر مبنی ہوں۔ تو رافع رضی اللہ عنہ جو منافعت کو بالکل عام رکھتے ہیں۔ گویا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معموم پر نوٹ گذر چکا ہے۔

رضی اللہ عنہ، جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور مدی کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، (نے بیان کیا کہ) اُن حضورؐ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیرہ لانے کے لیے بھیجا، ابو عبیدہؓ نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے (جزیرہ کا) حب انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے فجر کی نماز اُن حضورؐ کے ساتھ پڑھی مسجد نبویؐ میں، اُن حضورؐ جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام انصار آپ کے سامنے آئے، اُن حضورؐ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آئے ہیں، انھوں نے عرض کی، جی ہاں، یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو اور جس سے تمہیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو، خدا گواہ ہے کہ مجھے تمہارے متعلق محتاجی سے ڈرتی ہوں، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر پہلوں کی طرح اس کے لیے منافست کر دے گا اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تمہیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انھیں نظر آجاتا)، لیکن جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نکلنے والے سانپ کے مارنے سے منع کیا تھا تو آپ نے بھی اسے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۱۹۲۔ مجھ سے ابیہم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے حدیث کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے چند افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کی کہ آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں، ہم اپنے بھائی عابس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں (جو بدر کی قید سے آزادی حاصل کرنے کے لیے انھیں ادا کرنا پڑتا)، لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا، خدا گواہ، ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

اخْبَرَنَا أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْثِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا مَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بَابِي بِحَزْبٍ نَحْوًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عَبِيدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقِيَادِهِمْ أَبَا عَبِيدَةَ فَأَوَّاخُوا صَدَقَةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَشْتَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عَبِيدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ فَأَلَا أَهْلِيَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَنْشُرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَهْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي وَأَخْشَى أَنْ تُسَيِّطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِنُوا كَمَا تَنَّا فُتِنُوا وَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَكُمْ هُ:

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَادَتْهُ أَبُو لَيْثٍ الْبَدْرِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْنُ لَنَا فَتَنْتَرِلُ لِبَنِي أَخِيْنَا عَبَّاسٍ فِدَاةً قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْنُ وَنَ مِنْهُ دِرْهَمًا:

۱۱۹۳۔ حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدَى عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ثِيَابُ السُّحَّاقِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثَمَّ الْخُبَرَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدَى عَنْ ابْنِ الْخُبَرَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُقَدَّادِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْكُنْدِيِّ كَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا اللَّهُ قَالَ يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا آيَةُ إِنْ لَقِيتُمْ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَخَذْتُمْ نَفْسَهُ فَخُذُوا مِنْهُ بِالسَّيْفِ فَفَطِّعُوا ثُمَّ لَا ذِمَّةَ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اسْتَلَمْتُ يَدَهُ أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهُ فَطَلَعَ أَحَدُ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا فَطَّعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِكَ قِيلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ كَلِمَةَ الشَّيْءِ قَالَ :

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الشَّيْبِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرَ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنْ لَقِيَ بَنُو مُسْعُودٍ فَوَحِيدًا فَدَعْهُمْ مَكَاءَ ابْنِ عَفْرَاءَ حَتَّى يَبْدُو فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ سَلِمَةُ هَذَا كَذَا قَاتَلَهَا أَنَسُ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ ضَوْقُ

۱۱۹۳۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے، ان سے عبد اللہ بن عدی نے اور ان سے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے، حم۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم بن شہاب) کے واسطے سے بیان کیا، انھیں عطاء بن یزید لیشی ثم الحجد علی نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عدی بن خیاری نے خبر دی اور انھیں مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے، آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرنے والوں میں تھے، انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر کسی موقع پر میری مدد بھیج کر کسی کا سر سے ہر جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد پھر بھی مجھے اسے قتل کر دینا چاہیے؟ ان حضوڑ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے، اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ ان حضوڑ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۱۱۹۴۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ آئے گا کہ ابو جہل کے ساتھ کیا ہوا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے رواں ہوئے اور دیکھا کہ غفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہونے والی ہے، انھوں نے پوچھا، ابو جہل تمہی ہو؟ ابن علی نے بیان کیا کہ سلیمان نے اسی طرح بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا،

کیا تھی ابو جہل ہو؟ اس پر اس نے کہا، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ہوگا جسے تم نے آج قتل کر دیا ہے؟ میدان نے بیان کیا کہ یا اس نے یوں کہا ”جسے اس کی قوم نے قتل کر دیا ہے، دیکھا اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا“ کہا کہ ابو جہل نے میان کیا کہ ابو جہل نے کہا، کاش! ایک کسان کے سوا مجھے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

رَحْبٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سَكِينٌ أَوْ قَالَ
ثَنَّهُ قَوْمُهُ قَالَ قَالَ
أَبُو جَهْلٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
فَلَوْ غَيْرُ أَكْبَارٍ
وَتَشَدَّى ۝

۱۱۹۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں ساتھ لے کر ہمارے انصار بھائیوں کے یہاں چلے پھر رہا رہی ملاقات دو صالح انصاری اصحاب سے ہوئی جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہر سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں اصحاب عروہ بن ساعدہ اور معمر بن عدی رضی اللہ عنہما تھے۔ ۱۱۹۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا (جو انھیں بیت المال سے ملتا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں انھیں (بدری صحابہ کو) ان اصحاب پر فضیلت دوں گا جو ان کے بعد ایمان لائے ہیں۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَدِّي مَكْرُورٌ انْطَلَقَ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَيْنِ مَلْحَانِ شَعْرًا مَدْرَأً فَخَدَّتْهُمَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عَوْنُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ ۝

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا سُحَيْبُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِ مِائَتَ خَمْسَةِ أَلْفٍ خَمْسَةَ أَلْفٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضِيلَتَكُمْ عَلَى مَنْ بَعَدَ هُمَا ۝

۱۱۹۷۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں محمد بن جہیر نے، ان سے لان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطور کی تلاوت کر رہے تھے یہ پہلا موقع تھا جب ایمان میرے دل کو لگا تھا۔ اور زہری سے روایت ہے، ان سے محمد بن جہیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جہیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا، اگر مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے اور ان (بدر کے) قیدیوں کے لیے سفارش کرتے تو میں انھیں ان کے کہنے سے چھوڑ دیتا۔ اور لیث نے یہ بھی کہ واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے کہ پہلا فقرہ جب برپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا، تو اس نے اصحاب بدر

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَدَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَسَارِي مَدْرَأٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا لَكُنَّا كَلَمَتِي فِي هَوَاؤِهِ الْقَتْلَى لَنَرَّكَ تَقْتُلُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتْ لِفَيْتَنَةِ الْوَلِيِّ نَعِيٍّ مَقْتَلِ عُثْمَانَ فَكُلُّ نَبِيٍّ مِنْ

أَصْحَابُ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ لِعَنَى الْخُرَافَةِ
فَلَمْ تَلْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَمَاءِ يُبَيِّنُ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ
الثَّالِثَةُ كُلُّكُمْ كَرَفَعْتُمْ وَلِلَّائِسِ طَبَاخٌ

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الشَّامِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُبِيَّزٍ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ مَوْلَى
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ
وَقَّاصٍ وَعُصَيْدًا أَنَّ اللَّهَ بَنَى عِبْدًا عَنْ حَدِيثِ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ كُلُّ
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ قَاتِلْتُ
أَنَا وَأُمُّ مُسَيْجَلٍ فَعَثَرْتُ أُمُّ مُسَيْجَلٍ فِي
مِرْطَبِهَا فَقَالَتْ لَعَسَ مُسَطِّحٌ فَقُلْتُ بَلَى مَا
كُنْتُ تُسَيِّبِينَ رَحِلًا شَهِيدَ بَدْرٍ فَذَكَرَ
حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا بُرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مُنْكَدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شَيْخَابٍ قَالَ هَذِهِ صُغَارِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ
يُلْقِيهِمْ هَلْ وَحَدَّثَنَا مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا
كَانَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِعٌ
أَصْحَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَى نَاسًا مَوَاتًا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَاءَ
لَمَّا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حُبِّبْنِي
مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْنُ ضَرْبٍ
لَمْ يَسْتَهْلِكْ أَحَدٌ وَتَمَاتُوا رَحِلًا
وَكَانَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَمْتُ سَهْمًا لَكُمْ فَكَانُوا
مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ

میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر جب دوسرا فتنہ برپا ہوا یعنی حوہ کا،
تو اس نے اصحابِ ہدیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا
ہوا تو اپنے ساتھ لوگوں کی تمام عقل و خوبی لیتا گیا۔

۱۱۹۸۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن
شامی نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن مبیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ
میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ
بن وقاص اور عبداللہ بن عبداللہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ (افک) کے متعلق سنا، ان حضرات میں سے
ہر ایک نے مجھ سے اس واقعہ کا کوئی ایک حصہ بیان کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا تھا کہ میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا جابریہ تھے کہ ام مسطح
رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر پھسل پڑیں اس پر ان کی زبان سے نکلا،
مسطح کا بڑا ہوا، میں نے کہا، آپ نے اچھی بات نہیں کہی، ایک ایسے شخص
کو آپ بڑا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھر انھوں نے افک
تہمت (کا واقعہ بیان کیا۔

۱۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قلیح
بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے
ابن شہاب نے بیان کیا اور غزوات کی کچھ تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان تھا۔ پھر انھوں نے حدیث
بیان کی کہ جب (دور کے) کفار مقتولین کنوئیں میں ڈالے جاتے تھے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں مخاطب کر کے کیا تم نے اس چیز
کو حق پایا جس کا تم سے تمھارے رب نے وعدہ کیا تھا رسولی نے بیان کیا،
ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس
پر حضور اکرم کے چند اصحاب نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو
آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں، ان حضور نے فرمایا، جو کچھ میں نے ان
سے کہا ہے، اسے خود تم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریق پر نہیں سنا ہوگا،
ابو عبد اللہ نے کہا کہ قریش (صحابہ) کے جتنے افراد بدر میں شریک ہوئے تھے
اور جن کا حصہ بھی اس کی قیمت میں لگا تھا، ان کی تعداد اکیاشی تھی۔ عروہ بن
زبیر بیان کیا کرتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ان مہاجرین
کے حصے (تقسیم کئے تھے اور ان کی تعداد سو تھی۔ اور زیادہ وہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لَتَمَّهَا جَرِيْنٌ بِمِائَةِ سَهْمٍ

بِأَنَّهُ تَسْمِيَةٌ مِّنْ سَمِيِّ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي
الْحَبَابِ النَّبِيُّ وَضَعَهُ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى
حُرُوفِ الْمُحَرَّمِ

النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيَّاسُ بْنُ الْكَيْبِ - بِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ - حَمْرَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ - حَالِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَةَ
حَلِيفُ قُرَيْشٍ - أَبُو حَذَفَةَ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ - حَارِثَةُ بْنُ الدَّبِيعِ الْخَضْرَاءِيُّ
قَتْلُ يَوْمَ بَدْرٍ وَحَارِثَةُ بْنُ سَدَاةَ كَانَ
فِي النَّظَارَةِ - خَبِيبُ بْنُ عَدِيٍّ الْخَضْرَاءِيُّ -
خُنَيْسُ بْنُ حِذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ
ابْنُ سَافِعٍ الْخَضْرَاءِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَدِيٍّ
الْمُنْذِرُ أَبُو لُبَابَةَ الْخَضْرَاءِيُّ - الزُّبَيْرُ
بْنُ الْعَدَا الْقُرَشِيُّ - زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ -
أَبُو طَلْحَةَ الْخَضْرَاءِيُّ - أَبُو زَيْدٍ الْخَضْرَاءِيُّ -
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ السُّهْرِيُّ - سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ
الْقُرَشِيُّ - سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْخَضْرَاءِيُّ -
ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ الْخَضْرَاءِيُّ وَآخَرُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْبُودِيُّ
الْقُرَشِيُّ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ السُّهْرِيُّ -
عُبَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدِيُّ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۲۰۰۔ یہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی
انھیں معمر نے، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان کے
زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کے موقع پر مہاجرین کے سوجھے تھے۔

۴۸۰۔ مرتبہ ترتیب حروف تہجی، ان اصحاب کے اسماء گرامی
جنہوں نے بدر کی جنگ میں شرکت کی تھی۔

اور جنھیں ابو عبد اللہ (امام بخاری) اس جامع میں ذکر کرتا ہے،
جس کی اس نے ترتیب دی ہے (یعنی یہی صحیح بخاری) :-

(۱) النبی محمد بن عبد اللہ الهاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن
بکر رضی اللہ عنہ (۳) ابو بکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ کے مولا بلال
بن رباح رضی اللہ عنہ (۴) حمزہ بن عبد المطلب الهاشمی رضی اللہ
عنہ (۵) قریش کے حلیف حالب بن ابی بلعہ رضی اللہ عنہ -

(۶) ابو حذافہ بن عتبہ بن ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ (۷) حارثہ بن ربیع
انصاری رضی اللہ عنہ، آپ نے بدر کی جنگ میں شہادت پائی تھی آپ
کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ جنگ کے میدان میں صرف
تماشا کی حیثیت سے آئے تھے، کم عمری کی وجہ سے، لیکن
بدر کے میدان میں ہی آپ کے ایک نیکو کار کی طرف سے اگر لگا
اور اس سے آپ نے شہادت پائی۔ (۸) خبیب بن عدی

انصاری رضی اللہ عنہ (۹) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ -
(۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۱۱) رفاعہ بن عبد المنذر
لبا انصاری رضی اللہ عنہ (۱۲) زبیر بن العوام القرشی رضی اللہ عنہ -

(۱۳) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ (۱۴) ابو زید انصاری
رضی اللہ عنہ (۱۵) سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ (۱۶) سعد بن
خولہ القرشی رضی اللہ عنہ (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی
رضی اللہ عنہ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ (۱۹) ظہیر

بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۲۰) اور ان کے بھائی و منظر رضی
اللہ عنہ - (۲۱) عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق القرشی رضی اللہ عنہ

(مستقل صفحہ) سلمہ حضرت علی، زبیر، طلحہ، سعد اور سعید رضی اللہ عنہم، اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زندہ
سے ہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی مدعی صحابی باقی نہیں رہا تھا، صحیح نہیں ہے لیکن غالباً راوی کی مراد یہ ہے کہ
یہ قدر جس نبیا پر اٹھا تھا، ابھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ تمام اکابر بدر میں اس دنیا سے رخصت کر چکے تھے۔ یا پھر اکثریت پر کل حکم لگایا ہو۔

بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ - عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ
الْقُرَشِيُّ - عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ - عُمَثَانُ
بْنُ عَمَّانٍ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ ابْنِ صُلَيْ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِهِ وَ
خَوْبُ لَهُ بِمَقْعِدِهِ - عَلَى ابْنِ أَبِي
طَالِبٍ الْمَكِّيُّ - عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ
حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ لُؤَيٍّ - عُقْدَةُ بْنُ
عَمْرِو الْاَنْصَارِيِّ - عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ
عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ -
عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ
قَتَادَةُ بْنُ مَطْعُونٍ قَتَادَةُ ابْنُ
الْعُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ - مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو
الْجُمُوحِ - مَعُوذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاحُوذُ
مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو اَسِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ
مُرَاسَةُ ابْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيُّ
مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ مَسْطَعُ
بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ - مَيْتَادُ بْنُ عَمْرِو
الْكَنْدِيِّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ - هِلَالُ بْنُ أَبِي
اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

بِالْبَيْتِ حَدِيثُ بَنِي النَّزِيرِ

وَمَخْرُجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَيْحِيُّ فِي بَيْتِ الرَّحْلَيْنِ وَمَا اَدْوَامُ
الْعَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲) عبد اللہ بن مسعود البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۳) عتبہ بن مسعود
البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۴) عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ (۲۵) عبیدہ بن حارث القرشی رضی اللہ عنہ -
(۲۶) عبادہ بن الصامت انصاری رضی اللہ عنہ (۲۷) عمر بن
خطاب العدوی رضی اللہ عنہ (۲۸) عثمان بن عفان القرشی
رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی،
جو آپ کے گھر میں تھیں، کی تیار داری کے لیے مدینہ منورہ میں ہی
چھوڑا تھا، لیکن بدر کی غنیمت میں آپ کا بھی حصہ لگایا تھا (۲۹) علی
بن ابی طالب الباشقی رضی اللہ عنہ (۳۰) بنی عامر بن لوی کے حلیف
عمر بن عوف رضی اللہ عنہ (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ
(۳۲) عامر بن ربیعہ العنزہی رضی اللہ عنہ (۳۳) عاصم بن ثابت
انصاری رضی اللہ عنہ (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری رضی
اللہ عنہ (۳۵) عتبہ بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (۳۶) قتادہ
بن مطعون رضی اللہ عنہ (۳۷) قتادہ بن لعمان انصاری رضی
اللہ عنہ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ (۳۹) معوذ
بن عفرہ رضی اللہ عنہ (۴۰) اوران کے بھائی عوف رضی اللہ
عنہ - (۴۱) مالک بن ربیعہ الباشقی انصاری رضی اللہ عنہ -
(۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ (۴۳) معن بن عدی انصاری
رضی اللہ عنہ (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن
عبد مناف رضی اللہ عنہ (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی رضی
اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) اور ہلال بن ابی امیہ انصاری
رضی اللہ عنہ ورضوان اللہ علیہم اجمعین -

۴۸۱ - بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو مسلمانوں کی دیت کے سلسلے
میں ان کے پاس جانا اور حضور اکرم کے ساتھ ان کا خلاف معاہدہ
طرز عمل، زہری نے عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن نضیر

سے بنو نضیر اور بنو قریظہ یہودیوں کے مدینہ میں دوڑے قبیلے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی مذہک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن عذرا اور بدعہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرز عمل رہا۔ اس
لیے آل حضور نے ان کی بدعہدلی سے تنگ آکر انھیں ربیع، تہاد اور داوی القرظی کی طرف حلاً وطن کر دیا تھا۔

غزوہ بدر کے چھ مہینے بعد اور غزوہ احد سے پہلے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ ہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے گھروں سے نکالا اور یہ (جزیرہ عرب سے) ان کی پہلی جلا وطنی ہے۔“ ابن اسحاق کی تحقیق میں یہ غزوہ ”غزوہ بدر موتہ اور غزوہ احد کے بعد ہوا ہے۔“

۱۲۰۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر سے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (معاہدہ کے خلاف کر کے) لڑائی مول لی۔ اس لیے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا، لہذا اس طرح ان پر احسان کیا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف لعین بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ آل حضورؐ کی پناہ میں آگئے تھے، اس لیے آپؐ نے انھیں پناہ دی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ بنو نضیر کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنو قریظہ کو بھی جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہودی بنی حارثہ کو بھی اور بنو قریظہ کے تمام یہودیوں کو۔

۱۲۰۲۔ محمدؐ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، انھیں ابوشمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا ”سورہ حشر، تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے ”سورہ نضیر“ کہو، کیونکہ یہ سورت بنو نضیر کے ہی بارے میں نازل ہوئی، اس روایت کی متابعت مہشیم نے ابوشمر کے واسطے سے کی ہے۔

۱۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ انصاری صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے تاکہ اس کا پھل آپؐ کی خدمت میں بھیج دیا جائے، لیکن جب انصاری نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فوج عطا

ثَانَ الذَّهْرِيِّ عَنْ عَمْرٍوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِّنْ ذِكْرِ بَدْرٍ قَبْلَ اخْذِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحُمْرِ وَجَعَلَ ابْنَ إِسْحَاقَ يَجِدُ بَنِي مَعُونَةَ وَ أَحِبَّ -

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا أَبُو جُبَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ قُرَيْظَةَ فَأَحْبَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْدَقُوا قُرَيْظَةَ وَكَتَبَ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رَجُلَهُمْ وَكَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَا ذَهُمَ وَأَمْوَالَهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقُّوهُمُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّتَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَحْبَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَ يَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ -

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْيَسْرُ بْنُ مَدْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحُسْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ ثَابِعًا هَشِيمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ -

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يُعْبَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيرَ فَكَانَ يَجِدُ ذَلِكَ

فرمائی تو آنحضرتؐ ان کے چہل واپس فرمادیا کرتے تھے۔

۱۲۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلوادیشے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بوریہ میں تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنھیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے"۔

۱۲۰۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی انھیں جویر بن اسماعیل نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلوادیشے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا، (ترجمہ) "بنو نضیر (قریش) کے شریفوں نے بڑی آسانی کے ساتھ بڑا شہت کمری، مقام بوریہ کی وہ آگ جو پھیل رہی تھی" بیان کیا کہ پھر اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا۔ "خدا کرے کہ مدینہ میں ہمیشہ یوں ہی آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف سے بھی جہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں، یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں، جنھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم میں سے کون اس مقام بوریہ سے دور ہے دوسرا اس آگ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے" اور جنھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی سرزمین کو نقصان پہنچتا ہے۔"

۱۲۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں مالک بن ادس بن حذثان نصری نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تھا (وہ ابھی امیر المؤمنین کی خدمت میں موجود تھے کہ) امیر المؤمنین کے حاجت رفا آئے اور عمر بنی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زہری بن علوم رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ان کے آگے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں، انھیں اندر بلاؤ۔ بخاری نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی اجازت چاہتے ہیں، کیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں (انھیں بھی اندر بلاؤ) جب یہ دونوں حضرات اندر تشریف لائے

بَرَدٌ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَلَّى بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَهُ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَذَلَّتْ مَا قَطَعَتْ ثُمَّ مِنَ الْبَيْتَةِ وَأَوْتَدَكْتُمُوهَا فَأُثِمَتْ عَلَى أُمُومِلَاحَ فَبَاذَنَ اللَّهُ۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا تَحْتَلَّى بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَكِنَّا بَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ۔

وَهَٰذَا عَلَى سَرَاةٍ دَنَى لُؤَيٍّ حَرِيقٌ يَا لِمَوْنَةٍ مُسْتَظْفِرٍ قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُوَيْدٍ بْنُ الْحَرِثِ أَدَا أَمْرَ اللَّهِ ذَٰلِكَ مِنْ صَدِيقٍ وَحَدَّثَ بِي فَأَوْجَحِمَا السَّعِيدُ سَلَعْلَمُ أَبَا مِنْهَا بَرَدَةٌ وَتَعْلَمُ أَنَّ أَرْضَنَا نَضِيرٌ

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَكَ حَاجِبُهُ فَبَرِّدْ فَتَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ بَيْتًا إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَاذْخُلْهُمْ فَلَيْثَ قَلِيلَةٍ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ بَيْتًا إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ احْضِرْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَٰذَا وَهَٰمَا عَيْتُكَمَا فِي الدِّيَارِ

أَفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَأَسْتَبَّ عَلَى وَعَبَّاسٌ فَقَالَ
 الرَّهْطُ يَا مِيرَاثُ الْمُؤْمِنِينَ أَفْنِ بَيْنَهُمَا وَ
 أَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْأَخْرِ فَقَالَ عُمَرُ
 إِنِّي عَبْدٌ ذَاوَأُ نَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ التَّيَّابِ بِأَذْنِهِ
 تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ مِنْ هَذَا تَعْلَمُونَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
 نُذِرُكُمْ مَا تَرَكْنَا مِنْكُمْ شَيْئًا بِذَلِكَ نَفْسُهُ
 قَالُوا فَتَدَا قَالَ ذَلِكُ قَدْ قَبِلَ عُمَرُ عَلَى
 عَبَّاسٍ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ أَنشُرْكُمْ بِاللَّهِ هَذَا
 تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكُ قَالَا تَعْلَمُ قَالَ فَأَبَى
 أَحَدٌ تَكُفُّ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ
 كَانَ لَخَصَّ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي هَذَا الْفَيْ بَشَى لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ
 فَقَالَ حَبَلٌ ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
 رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أُوجِفَتْ عَلَيْهِ مِنْ
 خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ فَتَدَا
 فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا
 اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا أَسْتَاثَرَهَا
 عَلَيْكُمْ لَفَنَّا أَعْطَاكُمْ مَوَاهَا وَقَسَمَهَا
 بَيْنَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا
 فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُبْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ فَفَقَدَ سَكَنَهُمْ مِنْ
 هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَا خُدَّ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ
 فَيَجْعَلُ مَالُ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ
 تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المؤمنین! میرا اور ان کا (علی رضی اللہ عنہ) فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا اس جائداد کے بارے میں اختلاف تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ بنو نضیر سے فیکہ کے طور پر دیا تھا۔ اس موقع پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین نے عرض کی کہ امیر المؤمنین! آپ دونوں حضرات کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں حضرات کا کوئی جھگڑا باقی نہ رہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلدی نہ کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کے واسطے سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہم (انبیاء کی درانت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے آل حضور کی مراد خود اپنی ذات سے تھی) حاضرین نے کہا کہ جی ہاں، آل حضور نے یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضرت نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں حضرات نے بھی جواب اثبات میں دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں آپ حضرات سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فی میں سے (جو بنو نضیر سے ملی تھی) ایک خصوصیت کے ساتھ عنایت کیا تھا جس میں آپ کے سوا اور کسی کی شرکت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ ”بنو نضیر کے اموال سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (یعنی جنگ نہیں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”قدیر“ تک۔ تو یہاں خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا، لیکن خدا گواہ ہے کہ آل حضور نے تجسب منظر انداز کر کے اپنے لیے اسے مخصوص نہیں کیا تھا، انتم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی، پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس فی میں سے یہ جائداد بیکٹھی تھی۔ پس آپ اپنی ازدواج کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے دیتے تھے، اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔

(یعنی رفاہ عام) اور اجتماعی ضرورتوں میں) اُن حضرو نے اپنی زندگی میں یہ جائداد انھیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اُن حضرو کا جانشین بنایا گیا ہے، اس لیے آپ نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انھیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں اُن حضرو خرچ کرتے تھے اور آپ حضرات یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طرز عمل اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرتے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھالیا، اس لیے میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین بنایا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس جائداد پر اپنی امارت کے دو ساول سے قاضی ہوں اور اسے انھیں مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں اُن حضرو صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے، آپ دونوں ایک ہی میں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے، آپ کی مراد عباس رضی اللہ عنہ سے تھی، تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ ”ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ ہدقہ ہے“ پھر جب میرے سامنے یہ بات آئی کہ وہ جائداد میں آپ دونوں حضرات کو دے دوں (تاکہ آپ اس کا انتظام کریں اور ان مصارف میں خرچ کریں جس میں وہ خرچ ہوتی آئی ہے، ملکیت کے طور پر نہیں) تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ جائداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد و میثاق کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں، آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ اُن حضرو نے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خود میں نے جب سے میں دلی بنا ہوں، اس جائداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہے۔ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْنَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَحَنَ حَيْثُ تَمْتَحِنُ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذَكَّرَانِ أَيْتَ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا فَتَوَلَّاهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارِكُ وَاسْتَبْدُ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ مَنُورَةٍ فَقَبَضْنَاهُ سَنَكَيْنَ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمِلْ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارِكُ وَاسْتَبْدُ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْنَا فِي كَلَامٍ كَمَا وَكَلِمَتُكُمْ وَاحِدَةً وَأُفْرُكًا جَمِيعٌ فِجْثَتْنِي يَعْزِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدَقَّتْ فَلَمَّا مَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَنَّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَحَنُ حَيْثُ تَمْتَحِنُ وَأَمَّا فَلَمْ تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمْ مَا أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ فَدَفَعْنَاهُ إِلَيْنَا كَمَا أَفْتَدْتُمَا مِثْلَ مِثْلٍ فَصَاءَ عَنِّي ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِيَدِهِ مَقْدُومُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَوْ أَنِّي قَضَيْتُ فِيهِ بِقَضَائِهِ عَنِّي ذَلِكَ حَتَّى تَقْضَوْهُ

آپ لوگ گفتگو نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے، آپ اسی شرط پر وہ جائداد ہمارے حوالے کر دیں جتنا کچھ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا، کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کر دانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا! اگر آپ لوگ بشرط کے مطابق اس کے انتظام و انصرام سے، عاجز ہیں تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجیے میں خود اس کے انتظامات کر لوں گا۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہیر سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہرہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، آپ نے بیان کیا کہ آل حضورؐ کی ازدواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (جب وہ خلیفہ ہوئے) اور ان سے مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے ملنے چاہئیں لیکن میں نے انھیں روکا اور ان سے کہا، تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا ان حضورؐ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں تقسیم ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، ان حضورؐ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا، النبی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے دسابق کی طرح ان کی ضروریات کے لیے ملتا رہے گا جب میں نے ازدواج مطہرات کو حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنی رائے بدل دی عروہ نے بیان کیا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پیٹے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آل حضورؐ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انھیں مصارف میں آپ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں آگیا تھا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں رہا۔ یہ دونوں حضرات اس کا انتظام و انصرام نوبت بنوبت کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ صدقہ جناب زید بن حسن کے انتظام میں آگیا تھا۔ اور یہ حق ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

السَّاعَةِ فَإِنَّ عَجْزَتُنَا عَنَّا فَأَدْعَا إِلَى قَاتَا
الْكُفْيُكَمَا قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْوَحْيُ
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَدَقَّ مَا لَيْتُ
بُنْ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ قَاتِشَتَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلُ
أَنَا وَاجِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُثْمَانَ إِلَى أَبِي مَكْرٍ يَأْتِنَا تَعْنِفُنَا
مِثْلًا فَأَدْعَا اللَّهُ عَجْزَتُنَا عَنَّا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا دُدُّ هُنَّ
فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ
الَّذِي بَعَثَنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
لَا تَوَرَّثُوا مَا شَرَكْنَا مَكَاتَا
يُرِيدُ بِذَلِكَ تَفْذِيهِ إِنْ شَاءَ
يَا كُفْلُ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْكَمَالِ فَأَمْتَقِي
أَرْسَلُ وَاجِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُمُنَّ قَالَ
فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِبَيْدِ
عَبِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عِيَّاشًا فَغَلَبَهُ
عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِبَيْدِ حَسَنِ
بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ حُسَيْنِ بْنِ
عَبِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ
وَحَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا
كَانَ يَتَدَاوَلُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ بِبَيْدِ
ابْنِ حَسَنِ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقًّا ۝

لے یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ اور پہلے بھی نوٹ میں اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جو کچھ بھی مذکور کی اس جائداد (یعنی آگے)

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اِبْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعِيَّاسُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَذِمَّانِ مِنْهُمَا أَرْحَمَهُمَا مِنْ فَتَاهُ وَنَهَمَهُ مِنْ حَبِيبٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزْنِ مَا شَرَكْنَا مَدَقَّةً لَأَنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا السَّالِ وَاللَّهُ لَقَرَّاءَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ۖ

باب ۸۷ قتل کعب بن الاشرف

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكُوبُ ابْنَ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ أَدَّى اللَّهُ دَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْبٌ أَنْ أَقْتُلَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْ لَيْتَ أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَإِنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنِي مَدَقَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَ أَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلِكَنَّ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّجَعْنَا مَدَقَّةً نَحْبُ أَنْ نُدَاعِيَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَمْرٍ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَ قَدْ

۱۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام اور عیاس رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین جو خاک میں تھی اور جو خیمہ میں آپ کو حصہ ملا تھا اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ العیال کل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے حصہ ضرور ملتا رہے گا (حسب سابق) اور خدا گواہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ساتھ عمدہ معاملہ، خود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن معاملت سے مجھے زیادہ عزیز ہے

۱۲۰۸۔ کعب بن اشرف کا قتل

۱۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بیت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے حضورؐ نے اثبات میں جواب دیا، انھوں نے عرض کی، پھر آنحضرتؐ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کر دوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں! آپ حضورؐ نے انھیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) مبارک کی طرف تھا، ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے، اس لیے میں تم سے حق لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھتا، خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے)

(بقیہ صفحہ) اسکے بارے میں اختلاف تھا وہ صرف اس بات کا تھا کہ اس کی نگرانی کون کرے اور اس صدقہ کا متولی کون ہو۔ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر پہلے کچھ غلط بھی رہی بھی ہوگی تو وہ آپ حضورؐ کی اس حدیث کے سبب حضرات کو معلوم ہو جانے کے بعد کہ انبیاء کی میراث تقسیم نہیں ہوتی دور ہو گئی تھی۔ فقہ حنفی میں یہ جزئیہ ملتا ہے کہ جب تک خیانت ظاہر نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ وقف کے متولی واقف ہی کی اولاد میں سے ہوں۔

محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لیے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا ارتکاب کس کس کا ارتکاب ہے، انہیں چھوڑنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق یا دروی نے بیان کیا کہ دو وسق قرض لینے آیا ہوں۔ اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن انشرف نے کہا، ہاں، (میں قرض دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن) میرے یہاں کچھ رہن رکھ دو، انھوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انھوں نے کہا کہ تم عرب کے غولصورت ترین فرد ہو، ہم تمھارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انھوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انھیں اسی پرگایاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا، یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمھارے پاس "دائمۃ" رہن رکھ سکتے ہیں۔ یسفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابوناثر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن انشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انھوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بہری سنے کہا، کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلم اور میرا بھائی ابوناثر ہے۔ عمرو کے سوا دوسرے راوی اسے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلم اور میرے رضاعی بھائی ابو ناثر ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لیے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ اندر گئے تو آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے یسفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا راوی نے، ابوبکر بن جبر و حارث بن اوس اور عبید بن بشر نام بتائے تھے عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انھیں یہ ہدایت

أَمْ ذَا أَنْ تَسْلِقَنَا وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ قَالَ أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لِمَا فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَسَا فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ أَمْ هُنُوْنِي قَالُوا أَيْ شَيْءٍ سَرَيْدُ قَالَ أَرْهَنُونِي نِسَاءً كَعَمْرٍو قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ نِسَاءً نَا وَأَنْتَ أَحْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَأَرْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَخَسِبَ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهْنٌ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَمْرٌو عَزَبْنَا وَبَكْنَا تَرْهَنُكَ اللَّامَةُ قَالَ سَفِينٌ بَعِيْنِي السِّلَاحَ فَنَوَاعِدُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَاءُ لَمِيلًا وَمَعَهُ أَبُو نَابِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الصَّنَاعَةِ فَدَعَا هُمُ إِلَى الْهَيْصِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ أَمْدَأْتَهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَ أَخِي أَبُو نَابِلَةَ وَقَالَ عُبَيْدُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمُهُمْ صَوْنًا كَعْبًا نَهْ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِي أَبُو نَابِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوُدِعِيَ إِلَى قَلْعَةٍ بِبَيْدٍ لَرَجَابُ قَالَ فَوَيْدُ خَلِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قَبِيلَ بَسْفِينِ سَنَّا هُمُ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرُو وَجَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ عَمْرُو أَيْ بَعْضُ بَنِي حَبِيرٍ وَالْهَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبْدُ مَنِ بَشِيرٍ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ يَرْحَلَيْنِ فَقَالَ

إِذَا مَا جَاءَ فَنَاقِي قَاتِلٍ بِشَعْبِهِ
فَأَسْمَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْ رَأْسِهِ فَذُكُّوا
فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثَمَّ
أَسْمِكُمْ فَنَذَلَ إِلَيْهِمْ مَوْشِحًا
وَهُوَ يَنْفَخُ مِنْهُ رِيحُ الطَّيِّبِ
فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَأَنِّيَوْمِ رَجَعْنَا
أَعْمَا طَيِّبٍ وَقَالَ عُبَيْدُ عَمْرٍو وَ
قَالَ عُبَيْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ
وَأكْبَدُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٍو فَقَالَ
أَنَا ذُنُوبِي إِنْ أَشْطَرَّ رَأْسُكَ قَالَ
فَنَسَمَهُ ثُمَّ أَسْمَأَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ
قَالَ أَنَا ذُنُوبِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْهُ قَالَ ذُكُّوا
فَفَتَلَكُمُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرُوهُ بِهِ

باب ۱۵۸ تَبَلُّغُ أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَتَّابِ
وَقِيلَ سَلَامٌ مِنْ أَبِي الْحَقَنِينِ كَانَ
يُجَبِّدُهُ قِيلَ فِي حِمْلِهِ لَهُ بِأَمْرٍ مِنَ
الْجَوَابِ وَقَالَ الرَّهْبِيُّ هُوَ بَعْدَ
كُفِّ بْنِ الرَّشَفِ

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ تَصْوِيفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي زَاهِدًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى
أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ
مَبِيتَهُ لَيْسَ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ فَفَتَلَهُ

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (سر کے) اپنے ہاتھ میں لے
لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا جب تمہیں اندازہ ہو جائے گا میں نے اس
کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے
قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھ لیا گیا۔
آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی
تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے
کبھی نہیں سونگھی تھی۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب
اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں مٹی ہوتی
ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی منظر نہیں۔ عمرو نے بیان کیا کہ
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمہارے سر سونگھنے کی مجھے
اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ
عنہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔
پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی
اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح
اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انھوں
نے اسے قتل کر دیا اور آلِ حفصہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی
(حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

۴۸۳ - ابورافع عبد اللہ بن ابی حقیق کا قتل

اس کا نام سلام بن ابی حقیق بنایا گیا ہے۔ وہ خیر میں رہتا تھا
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سر زمین حجاز میں اپنے ایک قلعہ میں رہتا
تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کا قتل کعب بن اشرف کے بعد
ہوا تھا۔

۱۲۰۹ - مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براد بن عازب رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو ابورافع (پیوڑی
کے قتل) کے لیے بھیجا اور رات کے وقت اس کے گھر میں عبد اللہ بن عتیک
رضی اللہ عنہ نے داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا، اس وقت وہ سو رہا تھا۔

۱۲۱۰ - مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن موسیٰ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے
برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابو رافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور عبد اللہ
بن عقیل رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابو رافع، حضور اکرم کی ایزد کے
در پہلے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی) مدد کیا کرتا
تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا جب اس
کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے
موتی لے کر واپس آچکے تھے (اپنے گھروں کو) عبد اللہ بن عقیل رضی
اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں (اس کے
قلعہ پر) جارہوں لیکن ہے دربان پر کوئی تدبیر کا درگزر جائے اور میں اندر
جائے میں کامیاب ہو جاؤں، چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے
سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی
قضاہ جا جیت کر رہا ہو، قلعہ کے تمام افراد اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان
نے انھیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر آواز دی، خدا کے بندے، اگر اندر آنا ہے
تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت
کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور
کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اب میں ان
کنجیوں کی طرف بڑھا اور انھیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول
لیا۔ ابو رافع کے پاس اس وقت کہا نیاں اور واستائیں بیان کی جارہی
تھیں۔ وہ اپنے خاص بالا خانے میں تھا۔ جب داستان کو اس کے بیان
سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں
میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لیے کھولتا تھا۔ انھیں اندر سے بند
کر دیا کرتا تھا، اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم
بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک
میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک
تارکک کمرے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ (سوتا) تھا، مجھے کچھ اعزازہ نہیں
ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس لیے میں نے آواز دی، یا ابو رافع! وہ بولا کون
ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلواریں ایک ضرب لگائی، اس وقت میں

بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
السَّيِّدِ قَالَ كَيْفَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ
رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَقِيلٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ
يُؤَدِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُعِينُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ فِي حِمْنٍ لَهُ بِأَرْضِ
الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْنَاهُ وَقَدْ عَزَبَتْ
الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ تَبَرَّحَهُمْ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ لِي مُصَاحِبِي اجْلِسُوا مَا كَانَ
فَإِذَا مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلنَّبِيِّ اب
لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَنْتَبِهُ حَتَّى دَنَا مِنَ
الْبَابِ ثُمَّ تَفَنَّنَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَفْضِيهِ
حَاجَةً وَفَتَا دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ
النَّبَوِيُّ يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تَرِيدُ أَنْ
تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ
الْبَابَ فَدَخَلْتُ حَتَّى كُنْتُ قَلْبًا دَخَلَ
النَّاسُ أَعْلَى الْبَابِ ثُمَّ عَلِقَ الدَّغَالِيَقُ
عَلَيَّ وَتَبَّ قَالَ فَكُنْتُ إِلَى الدَّغَالِيَقِ
فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو
رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِيْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَاقِي لَدَى
قَلْبًا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرَةَ صَعِدَتْ
إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ
عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَوَّاهُ
ثُمَّ يَخْلُصُونَ إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَأَنْتَفَيْتُ
إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُطْلِعٍ وَسَطٍ
عِيَالِهِ لَمْ أَذِرْهُ أَبَ يَنْ هُوَ مِنَ النَّبِيِّ
فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنَ هَذَا أَفَا هُوَ نَبِيٌّ
تَحَوَّلَ الصَّوْتُ فَأَضْمَرْتُهِ حَتَّى بَدَأَ السَّيْفُ وَ

سبب گھرا یا ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چینا تو میں کرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے پوچھا۔ البورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف بڑھ کر میں نے تلوار کی ایک مزب لگائی، انھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے سپٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کیے، آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پٹنی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور اگر دروازے پر پہنچ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب دسح کے وقت (مرغ نے بانگ دی تو اسی وقت قتل کی تفصیل پر ایک لپکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل جاز کے تاجر البورافع کی موت ہو گئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے البورافع کو قتل کر دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلا دیے تو آپ حضورؐ نے اس پر دست مبارک پھیرا۔ اور اس کی بکت سے پاؤں اتار اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوڑ آئی ہی نہیں تھی۔

أَنَا دَهَشْتُ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَنَزَحْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُ غَيْرَ مُعَيَّدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ يَا مَلِكُ الْوَيْلُ إِنَّ رَحْبَةَ فِي الْبَيْتِ ضَرَبَتْ بِكَ بِالسَّيْفِ قَالَ فَا ضَرْبَةً ضَوْبَةً أَتَخَشُّهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ طَبَعَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَخَرَفَتْ أَفَى قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ يَا أَبَا رَافِعٍ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى دَرَجَةِ لَسَا فَوَضَعْتُ رَحْبِي وَأَنَا أُمْسِي أَفَى حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي السَّيْلَةِ مُضْمِرَةً فَأَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبَتْهُمَا بَعْمًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتَلْتُهُ فَكَلَّمَا صَاحَ الدَّيْلُ قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ وَقَالَ أُنْثَى أَبَا رَافِعٍ تَأْجِرُ أَهْلَ الْحَبَابِ مَا تَطَلَّقْتُ إِلَى أُمَّيَّاقٍ فَقُلْتُ النَّحَاءُ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَتَقَمَّيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّيْ ثُمَّ فَقَالَ أَلْبَسْتُ رَجُلًا فَبَسَطْتُ رَحْبِي فَسَحَّهَا فَكَانَ نَبَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ - ۶

۱۲۱۱ - ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح نے حدیث بیان کی، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحٌ هُوَ ابْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ فِي
 نَاسٍ مَعَهُمْ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى دَلُّوا هِزْلَ الْحِصْنِ
 فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ امْكُثُوا
 أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَإِنِّي نَظَرْتُ مَا
 نَتَكَلَّفْتُ أَنْ أَدْخَلَ الْحِصْنَ فَقَدْ وَاحْتَارَا
 لَهُمْ قَالَ خَرَجُوا بِقَبَسٍ تَطْلُبُونَهُ قَالَ
 فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرِفَ مَا لَمْ تَعْرِفْ رَأَيْتُ
 صَافِيًا أَقْبَضِي حَاجِبَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبَ
 الْبَابِ مَنْ أَمَّا أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
 خَلِيدٌ خُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ
 ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطٍ حِمَارِ عَبْدِ
 بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَسَّوْا عَيْنًا أَيْ
 رَافِعٍ وَ تَحَدَّ نُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ
 مِنَ السَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ
 فَلَمَّا هَدَّاتِ الْأَمْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ
 حَرَكَتَهُ خَرَجْتُ قَالَ وَمَا بَيْتُ صَاحِبِ
 الْبَابِ حَيْثُ وَ مَنَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي
 كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهِ فَقَبِضْتُ بِهِ بَابَ
 الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ أَنْ تَنْدَرَ فِي الْقَوْمِ
 أَنْطَلَقْتُ عَلَى مَهْلٍ ثُمَّ عَمِدْتُ إِلَى
 أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَعَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ
 مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ مَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ
 فِي سَكْمٍ فَإِذَا لَبِيتُ مُظْلَمٌ كَدُّ
 طَفِيءٍ سِرَّاحِلَةٍ فَلَمَّا أَذِيرَ أَيْنَ الرَّحْبِ
 فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مِنْ هَذَا قَالَ
 فَعَمِدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَصْرَيْتُهُ وَ
 صَاحٍ فَلَمَّا نَعْنُ سَبِيًّا قَالَ ثُمَّ حَيْثُ
 كَأَنِّي أُغَيِّثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ
 وَ عَمِدْتُ صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أَمُحِبُّكَ لِمَ

کو چن صحابہؓ کے ساتھ ابورافعؓ (کے قتل) کے لیے بھیجا۔ یہ حضرات اندر
 ہوئے۔ جب اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ
 عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہر جائیں، پہلے میں جاتا
 ہوں، دیکھوں کیا صورت حال ہے۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا کہ قلعہ کے قریب پہنچ کر (میں اندر جانے کے لیے تدابیر کرنے
 لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گڑھا گم تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس گڑھے
 کو تلاش کرنے کے لیے قلعہ والے اس کا ایک شعلہ لے کر باہر نکلے۔ بیان
 کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں مجھے کوئی پہچان نہ دے، اس لیے میں نے اپنا سر ڈھک
 لیا، جیسے میں قضا حاجت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد دربان نے آواز
 دی کہ اس سے پہلے کہ میں دروازہ بند کر لوں جسے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے
 وہ جدی آجائے۔ میں نے (موقعہ غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہو
 گیا۔ اور قلعہ کے دروازے کے پاس ہی جہاں گدھے باندھے جاتے
 تھے۔ وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابورافعؓ کے ساتھ کھانا کھایا
 اور پھر اسے قصبے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب (قلعہ کے
 اندر) اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے، اب سنا چکا تھا کہ اس کو
 حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی تھی، اس لیے میں باہر نکلا۔ آپ نے بیان کیا کہ
 میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کئی ایک طاق میں رکھی ہے،
 میں نے پہلے کئی اپنے قصبہ میں لی اور پھر سب سے پہلے قلعہ کا دروازہ
 کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرا علم ہو گیا تو میں
 بڑی آسانی کے ساتھ راہ فرار اختیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے ان
 کے گھروں کے دروازے کھولنے شروع کئے (جن کے بعد ابورافعؓ کا مخصوص
 گھر پڑتا تھا) اور انھیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا، اب میں زمینوں سے ابورافعؓ
 کے بالا خانے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے گھر میں اندر چلا تھا، اس کا چراغ گل
 کر دیا گیا تھا۔ میں یہ نہیں اذان کر پاتا تھا کہ ابورافعؓ ہے کہاں! اس لیے
 میں نے آواز دی! یا ابورافع! اس پر وہ بولا کہ کون ہے؟ آپ نے بیان کیا کہ
 پھر کداز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تموار سے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلائے لگا۔
 لیکن یہ وار اوجھا پڑا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر دوبارہ میں اس کے قریب
 پہنچا گویا اس کی نڈ کو آیا ہوں میں نے آواز بدلی کہ پوچھا، کیا بات پیش
 آئی، ابورافع! اس نے کہا، تیری مال پر تباہی آئے، ابھی کوئی شخص میرے

الْمُرِيلُ وَخَلَّ عَلَى رَحْلٍ فَضَرَبَ بِنَجْدٍ بِالسَّيْفِ
فَقَالَ وَقَعَدْتُ لَكَ أَنْفِثًا فَأَصْرَبْتُ أُخْرَى
فَلَمْ تَعْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَأَقَامَ أَهْلُ قَالِ
شَمًّا جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ
الْمُعْتِثِ فَإِذَا مَسْتَلَقِي عَلَى ظَهْرِي فَأَنْعَمَ
السَّيْفُ فِي بَطْنِي ثُمَّ اسْتَكْبَنِي عَلَيْهِ
حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظَمِ ثُمَّ خَرَجْتُ
وَهَبًّا حَتَّى أَتَيْتُ السَّلْمَ أُمَامِدَ أَنْ
أَنْزِلُ فَأَسْقَطَ مِنْهُ مَا تَخَلَّعْتُ رِحْلِي فَعَصَبَتْهَا
ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَخْبِلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا
فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبَى لَدَا بَرَحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ
فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةَ فَقَالَ أَنْعَى أَمَا
رَأَيْتُمْ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا فِي قَلْبِي فَأَذْكُرْتُ
أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ ۝

باب غزوة أحد

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ عَدُوَّتُ مِنْ
أَهْلِكَ تَتَوَيَّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ
لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ
حَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
إِنْ يَسْسِسْكُمْ قَدْ رُمُ فَعَدَّ مَسَّ الْقَوْمِ
قَدْ رُمُ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَاؤُهَا
سَبِينَ النَّاسِ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَبَيَّضَهُ مِنْكُمْ شُرَكَاءَ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَلَيَمَحْضَ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمَحْضَ الْكَافِرِينَ
يَوْمَ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْحَبَّةَ وَ

کمرے میں آگیا تھا اور تلوار سے مجھ پر چمک دیا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ
مجھ میں نے اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حمد کیا۔ اس حملہ میں بھی وہ
قتل نہ ہو سکا۔ مجھ وہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھ گئی اور چلانے
لگی آپ نے بیان کیا کہ مجھ میں فریادیں سن کر پہنچا اور میں نے اپنی
آواز بدل لی اس وقت وہ چپٹ لیا ہوا تھا میں نے اپنی تلوار اس کے
پیٹ پر رکھ کر زور سے اسے دبا یا۔ آخر جب میں نے بڑی ٹوٹنے کی
آواز سن لی تو میں وہاں سے نکلا، بہت گھرایا ہوا۔ اب زنیہ پر اچکا تھا
میں اترا چاہتا تھا کہ نیچے گر پڑا جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا میں نے
اس پر پٹی باندھی اور منگوڑے ہونے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا میں
نے ان سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری
سناد میں تو بہاں سے اس وقت تک نہیں بہو گے کہ جب تک اس کی موت
کا اعلان نہ سن لوں۔ چنانچہ سحر کے وقت موت کا اعلان کرنے والا رتلہ کی
فصیل پر چڑھا اور اعلان کیا کہ ابراہیم کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ
نے بیان کیا کہ مجھ میں چلنے کے لیے اٹھا، مجھے (فروست میں) کوئی تکلیف
محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس سے پہلے کہ میرے ساتھی حضور اکرم کی خدمت
میں پہنچیں، میں نے انھیں پالیا اور انھیں خوشخبری سنائی۔

۴۸۴ - غزوة أحد

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ صبح
کو اپنے گھروں کے پاس سے نکلے مسلمانوں کو قتال کے لیے
مناسب مقامات پر لے جاتے ہوئے اور اللہ بڑا سننے والا ہے
بڑا جاننے والا ہے" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "اور نہ ہمت
ہارو اور نہ غم کرو، تمہیں غالب رہو گے اگر تم مؤمن رہو گے۔ اگر
تمہیں کوئی زخم پہنچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ
چکا ہے" اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے
ہی رہتے ہیں، تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو جان لے۔ اور
تم میں سے کچھ کو شہید بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست
نہیں رکھتا، اور تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو میل کچیل سے
صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ شاید تم اس گمان میں
ہو کہ جنت میں داخل ہو گے، حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان

لَمَّا تَعْلَمَ اللَّهُ السَّيِّئَاتِ مِنْ حَاجَتِنَا
مِنْكُمْ وَتَعْلَمَ الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ
تَقْتُلُونَ النَّوْتَ مِنْ قَتْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ
رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ وَقَوْلِهِ
وَلَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحْسُرُونَ
بِأَذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَتِلْتَمَ وَ
ثَنَّا مِنْكُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَبْتُمْ
مَنْ كَبُرَ مَا أَرْحَكُ مَا تَحْبُونَ
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَوَّكُمُ عَنْهُمْ
لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ
وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَمْوَالًا أَلْفًا ۝

لوگوں کو جانا نہیں جنہوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو
جانا۔ اور تم قوت کی تمنا کر رہے تھے قبل اس کے کہ اس کے
سامنے آؤ، سو اس کو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا۔
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا
اپنا وعدہ نصرت، جب کہ تم انہیں اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔
یہاں تک کہ جب تم خود ہی کمزور پڑ گئے اور باہم جھجھک پڑے،
حکم رسول کے باب میں، اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے
دکھا دیا تھا جو کچھ کرتے چاہتے تھے۔ بعض تم میں وہ تھے جو دنیا
چاہتے تھے اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت چاہتے تھے،
پھر اللہ نے تم کو ان میں سے ٹھکانا۔ تاکہ تمہاری پوری آزمائش
کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگزر کی اور اللہ ایمان
لانے والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (اور آیت) ”اور
جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ مت
خیال کرو“ الآیۃ

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارِبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جَبْرِيلُ اخِذْ
بِرَأْسِ قَرَسِهِ عَلَيْهِ إِذَا دَاةُ الْحَرْبِ -
۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
حَدِيثٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أُحُدٍ
تَعَدَّ ثَمَانِي سِنِينَ كَأَلْمُودِيعٍ لِلدَّحْيَاءِ
وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَعَمَ الْمُنْبَرُ فَقَالَ إِنْ
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ قَرْطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ
شَهِيدٌ وَإِنْ مَوَّعِدَكُمْ الْحَوْصُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ
رَأْسِي مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَأَسْتَأْخِشُ عَلَيْكُمْ

۱۶۱۲۔ مرحوم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب
نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد
کے موقع پر فرمایا، یہ جبریل علیہ السلام ہیں، ہتھیار بند، اپنے گھوڑے
کی لگام ہٹھامے ہوئے۔
۱۶۱۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں زکریا بن عبد
نے خبر دی، انہیں ابن المبارک نے خبر دی، انہیں حیاۃ نے، انہیں یزید
بن ابی حبیب نے، انہیں ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد سال بعد وفات
سے کچھ پہلے (غزوہ اُحد کے شہداء کے لیے دعا کی، جیسے آپ زہد
اور مردوں سب کو دواغ کر رہے ہو۔ اس کے بعد آپ منبر پر رونق افروز ہوئے
اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے
رقیامت کے دن تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس وقت مجھ
میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے بارے میں مجھے
اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے، ہاں میں تمہارے بارے

میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لیے باہم منافست نہ کرنے لگو۔ عقیبن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری دیوار تھا۔

۱۲۱۴ھ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن اسحاق نے اور ان سے ہراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر جب مشرکین سے مقابلہ کے لیے ہم پہنچے تو ان حضورؐ نے تیر اندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (سپاہی پر) متعین کر دیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ ہم ان پر غالب آگئے ہیں پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آگئے، تم لوگ ہماری مدد کے لیے نہ آنا۔ پھر جب ہماری مدد بھیڑ کفار سے ہوئی تو ان میں جھگڑا مچ گئی میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں (جو ان کی بہت بڑھانے کے لیے آئی تھیں)، ”سپاہیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگی جا رہی ہیں، سپاہیوں سے دوپٹے پرے اٹھائے ہوئے جس سے ان کے پارسیب دکھائی دے رہے تھے۔“

عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے (تیر انداز) ساتھی کہنے لگے کہ غنیمت غنیمت اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اس لیے تم لوگ مال غنیمت لٹنے نہ جاؤ لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ان کی اس حکم عدد دل کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے سپاہی پر سے آواز دی کیا تمھارے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے گا پھر انھوں نے پوچھا، کیا تمھارے ساتھ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اُن حضورؐ نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرمادی، انھوں نے پوچھا، کیا تمھارے ساتھ ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کر دیئے گئے، اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا، خدا کے دشمن! تم جھوٹے ہو، خدا نے ابھی انھیں بخش دیل کرنے کے لیے باقی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے کہا مہبل (ایک بہت بلند

أَنْ تُشْرِكُوا وَلِكُنِي مُخْشِي عَلَيْكُمْ اللَّهُ شَاءَ أَنْ تَنْفُسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ أَخْرَجَ نَظْرَةً نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۲۱۴ھ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اسْحَاقَ قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ مَدْيَنَ وَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ شَاءَ الرُّمَاقُ ذَامَرَعَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا فَخَشِيَ رَأْيُنَا النَّبَاءَ يَشْتَدُونَ فِي الْجَبَلِ وَنَعْنُ عَنْ سَوْقِهِمْ فَذَابَتْ خَلَاهُمْ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيْمَةُ الْغَنِيْمَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَوْ تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَصْحَبُ سَبْعُونَ قَبِيلًا وَ أَشْرَفَ أَبُو سُهَيْلٍ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ حَمْدٌ فَقَالَ لَا تَحْبِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَا تَحْبِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ هُوَ لَدَاءٌ فَتَبَوْا فَتَلَوْا كَانُوا أَحْيَاءَ لَا حَابُوا فَتَلَوْا يَمْلِكُ غَمْرٌ لِنَفْسِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُهَيْلٍ اْعْلُ هُبَلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبِيبُوهُ قَالُوا مَا يَقُولُ قَالَ

رہے، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے۔ ابوسفیانؓ نے کہا، ہمارے پاس عزیٰ (رمت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی، کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابوسفیانؓ نے کہا، آج کا دن، بد کے دن کا بدلہ ہے، اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے حق میں اور کبھی تمہارے حق میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کو ملکہ کیا ہوا پاؤ گے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن مجھے برا بھی نہیں معلوم ہوا۔

۱۲۱۵۔ مجھے عبداللہ بن محمدؓ نے خبر دی، ان سے سفیانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہؓ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہؓ نے غزوہ احد کی صبح کو شراب پی۔ (ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)

۱۲۱۶۔ ہم سے عبدانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہؓ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہؓ نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیمؓ نے ان سے ان کے والد ابراہیمؓ نے کہ (ان کے والد) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ کا روزہ تھا، تو آپ نے فرمایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کی جنگ میں) شہید کر دیئے گئے۔ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے، لیکن انھیں جس جادو کا کفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتا تھا اور اگر پاؤں چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا، اور حمزہ رضی اللہ عنہ۔ اسی جنگ میں) شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے۔ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمارے لیے دنیا میں فراغت اور وسعت دی گئی، یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی، ہمیں تو اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتار روئے کہ کھانا تناول نہ فرما سکے۔

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیانؓ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہؓ نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ

قُورُوا اللّٰهَ اَعْلٰی وَاَحَدٌ قَالَ اَبُو سَفْیَانَ لَنَا الْعُزٰی وَلَا عَزٰی لَكُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجِیْبُوہُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُورُوا اللّٰهَ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ قَالَ اَبُو سَفْیَانَ یَوْمَ یَوْمٍ یُّؤْمِرُ بِدَارِ الْحَرْبِ سِجَالٌ وَتَحْبُودٌ مِّثْلَةُ لَحْمٍ اَمْزَلِیْہَا وَتَحْمُؤُیْ۔

۱۲۱۵۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمَدٍ حَدَّثَنَا سَفْیَانٌ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ حَبَابٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرُ یَوْمَ اَحَدٍ نَّاسٌ ثُمَّ قَتَلُوْا شَہِدًا۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰہِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ اِبْرٰہِیْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَقْبٰی بَطْعَامٍ وَكَانَ صَاحِبًا فَقَالَ قَتَلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَهُوَ حَیْرٌ مِّنِّیْ کَفِیْ فَا بُرْدَةٌ اِنْ عَطِیَ رَاسُہُ مَدَّتْ رِحْلَہُ وَاِنْ عَطِیَ رِحْلَہُ مَدَّتْ رَاسُہُ وَاَمَّا ہُوَ قَالَ وَ قَتَلَ حَمْزَةُ وَهُوَ حَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بَسِطَ وَ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ نَّشْکُوْنَ حَسَنًا تَا عَجَلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْیَانٌ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِیْعَ حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ أَحْمَدُ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَمِنَ أَمَّا
قَالَ فِي الْحَيَّةِ فَأَلْفَيْ شَمَاتٍ فِي بَيْدِهِ
ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ :-
۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ
خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي وَحْبَةَ اللَّهِ
فَوَحِبَ أَجْرُ نَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى
أَوْ ذَهَبَ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أُخْبَرِ
شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْنَبُ ابْنِ
عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أَحْمَدٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ
إِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ
خَرَجَتْ رَحِلَاهُ وَإِذَا غُطِيَ بِهَا
رَحِلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا
رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الرَّذْخَةَ أَوْ قَالَ
اسْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الرَّذْخَةِ وَمِنَّا حَتَّى
أُتِيتُ لَمْ تَمُرْهُ فَهُوَ يَهْدِي بَعْدَ :-
۱۲۱۹ - أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ أَبِي عَنَّا قَالَ
عَبْتُ عَنْ أَوَّلِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا أَشْهَدَ فِي أَنَّهُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَدْنِي اللَّهُ
مَا أَحَدٌ فَلَقِي يَوْمَ أَحْمَدٍ فَمَزِمَ النَّاسُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْتَدِرُ إِلَيْكَ مَنَابِرَ
بِالْمَشْرِعُونَ فَتَقَدَّمَ يَسْلِفِهِ
فَلَقِي سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا
سَعْدُ إِنِّي يَا أَحْمَدُ رِيحَ الْخَبَةِ دُونَ

احد کے موقع پر پوچھا، یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں
جاؤں گا؟ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں! انھوں نے کھجور پھینک
دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور رٹنے لگے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔
۱۲۱۸ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے
خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا
تھی، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے تھا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات
تو وہ تھے جو گزرتے گئے اور کوئی اجر انھوں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا
انھیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، احد کی لڑائی میں
آپؐ نے شہادت پائی تھی ایک دھاریا چادر کے سوا اور کوئی چیز ان کے
پاس نہیں تھی (اور وہی ان کا کفن بنی) جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے
تھے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپانے تو سر کھل جاتا، آل حضورؐ نے
فرمایا کہ سر چادر سے چھپا دو اور پاؤں پر رذخہ گھاس ڈال دو یا آل
حضورؐ نے یہ الفاظ فرمائے تھے کہ (اسقوا علی رجليه من الرذخه من الذخر)
بجائے (اجعلوا علی رجليه من الرذخه من الذخر کے) اور ہم میں بعض
وہ تھے جنھیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس
سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۲۱۹ - ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ ان کے چچا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ پھر آپ
نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا،
اگر ان حضورؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا
موقع دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوہ احد
کے موقع پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی تو انھوں نے کہا
اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس کے لیے
معذرت خواہ ہوں، اور مشرکین نے جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس
سے برکت اور اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر اپنی تلواریں کر کے بڑھے،
راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے کہا،

سعد کہاں جا رہے ہو؟ میں تو اہل بیت کی دامن میں جنت کی ہوائیں محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھ گئے اور شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش بچانی نہیں جا رہی تھی۔ آفران کی بہن نے ایک تیل یا ان کی انگلیوں سے ان کی لاش کی شناخت کی، نیز سے، تلوار اور تیر کے تقریباً انہی زخم ان کے جسم پر تھے (رضی اللہ عنہ)

۱۲۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب ہم قرآن مجید کو ترتیب وار لکھنے لگے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) تو مجھے سورۃ احزاب کی ایک آیت (لکھی ہوئی) نہیں ملی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے بار بار سنا تھا۔ پھر جب ہم نے اس کی تلاش کی تو وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں ہمیں ملی۔ (آیت یہ تھی) ”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ مُّؤْتُوا مَاعَاهَدًا ۚ وَاللّٰهُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةٌ ۚ فَهُمْ مُّكْتَبُونَ“ (وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ) پھر ہم نے اس آیت کو اس کی سررہ میں قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق لکھ دیا۔

۱۲۲۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا، وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان کیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لیے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے (منافقین کی جماعت، بہانہ بنا کر) واپس چلے گئے۔ پھر صحابہؓ کی ان واپس ہونے والے منافقین کے بارے میں دوڑیں ہو گئی تھیں، ایک جماعت تو کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے جنگ کرنی چاہیے اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ ان سے ہمیں جنگ نہ کرنی چاہیے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ”پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اور سرکشی کی وجہ سے انھیں کفر کی طرف لوٹا دیا ہے“ اور ان حضوروں نے فرمایا کہ ”دین“ طہیہ ہے، سرکشوں کو یا اس طرح اپنے سے دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی

اَحَدٌ فَتَضَىٰ فَقَتِلَ كَمَا عُرِفَ حَتّٰى عَزَمَتْهُ اُخْتُهُ بِشَاطِرٍ اَوْ بِنَايَةٍ وَّيَمُ بِفَنَمٍ وَتَشَاكُؤُنَ مِنْ طَلْعَةِ وَضُكَيْةٍ وَرُمِيَةٍ بِسَهْمٍ ۝

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي شَهَابٍ اَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اُمُّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْاَحْزَابِ حِينَ فَسَحْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاَهَا فَوَحَدَنَا هَا مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ مُّؤْتُوا مَاعَاهَدًا ۚ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ ۚ فَهُمْ مُّكْتَبُونَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ ۚ فَالْحَقْنَاَهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ ۝

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاُحُدِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ اَمْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقَاتِلْهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا تَقَاتِلْهُمْ فَتَزَلْتُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَسَاسُكُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ لَنْتَهَا طَيِّبَةٌ تَكْنِي الدُّنُوبَ كَمَا تَكْنِي الْمَنَامَ

کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۴۸۵۔ (قرآن مجید کی آیت) جب تم میں سے دو جامعین اس کا خیال کر بیٹھیں کہ بہت مار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مدد کرتا رہتا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔

۱۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی ”وَإِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا“ (ترجمہ عنوان میں گزر چکا) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی، جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے (آیت میں) کہ ”اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار ہے“

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا، کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کہ ثیبہ سے، اہل حضورؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا، جس کے ساتھ تم کھیل کرتے ہیں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے والد احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے، نو لڑکیاں چھوڑیں، گویا میری نو بہنیں موجود ہیں، اسی لیے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انھیں جیسی ناخبر بہ کار لڑکی ان کے پاس لاکے بٹھا دوں۔ بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے، انھیں غور سے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

۱۲۲۴۔ ہم سے احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے فرس نے، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور قرین چھوڑ گئے تھے اور چھ لڑکیاں بھی جب دختروں سے کھجور ادا سے جانے کا وقت قریب آیا تو، آپ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ

خَبَثَ الْفِطْرَةِ۔

۴۸۵۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ هَذَا الرَّامِيَّ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحْبَبُ أَفْعَالَهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا ذَا؟ أَمْكُرًا أَمْ ثَيْبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيْبًا قَالَ فَهَلْ جَارِيَةٌ مَلَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً غُرَقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنَّ امْرَأَةً تَسْتَطِيعُ وَتَقْدُومُ عَلَيْهِنَ قَالَ أَصَبْتَ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فَرَسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دُبًّا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ هَذَا النَّحْلُ

عمر و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جیسا کہ آنحضرت کے علم میں ہے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرضخواہ آپ کو دیکھ لیں (اور قرض کے مطالبہ میں نرمی برتیں) آل حضور نے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کی کجیور کا الگ الگ ڈھیر لگا لو، میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھر آپ کو بلائے گیا۔ جب قرضخواہوں نے آپ کو دیکھا تو جیسے اس وقت مجھ پر زور زیادہ بھر پڑا اٹھے۔ (قرضخواہ ہیروئی تھے) آل حضور نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین مرتبہ پھرے، اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا، اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ۔ آل حضور برابر انھیں نہپ کے دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت ادا کر دی۔ میں اس پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کجیور بھی بڑے جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر بچا دیئے بلکہ اس ڈھیر کو بھی جب میں نے دیکھا جس پر آل حضور بیٹھے ہوئے تھے (اور جس میں سے آپ نے قرض ادا کیا تھا) کہ جیسے اس میں سے ایک کجیور کا دانہ بھی کم نہیں رہا۔ ۱۲۲۵۔ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انھیں نراس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش کے تیرے کھال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برباؤ، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي خَدَّ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَوَكَّلْتُ دَيْتُ كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَذْكَ الْعُرْمَاوُ فَقَالَ إِذْ هَبْ فَيَبْدُرُ كُلُّ شَيْءٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَاثَمَهُمْ أُعْرُوِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَا نَكْتُهُ وَأَمَا أَنُحْيِي أَنْ يَبْذِي اللَّهُ أَمَانَةً وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي يَمْرُؤَ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى رَأَى أَنْظُرُوا إِلَى النَّبِيِّ الْيَدِيِّ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِيًا لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً ۖ ۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ بَيْعًا يَلَاحِظَانِ عَنْهُمَا شِيَابُ بَيْضٍ كَأَنَّ شِدَّ الْقِتَالِ مَا دَرَأَتْهُمَا قَبْلُ وَلَا يَحْدُ ۖ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ نَشَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَرْمِرْ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي ۖ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو نُوَيْمٍ
أُحِبُّهُ -

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ سَعْدُ
بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ لِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ
أَبَدَ بِهِ كِلَيْهِمَا مِرْبَدٌ حِينَ
قَالَ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ
يَقَاتِلُ -

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُو بِيْهِ
بِحَدِّ عَمْرِو سَعْدٍ -

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ بَنِي صَفْوَانَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُو بِيْهِ
بِحَدِّ إِدْرِيسَ بْنِ مَالِكٍ حَتَّى
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ
إِسْمِي ذَاكَ أَبِي وَأُمِّي -

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى أَبُو عُمَرَ
أَنَّ لَهُ بَيْتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ

۱۲۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحُد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہمت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن المسیب نے، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے موقع پر میری ہمت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا، ان کی ملا حضور اکرم کے اس ارشاد سے تھی جو آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسمعون نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے ابن شداد نے بیان کیا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد رضی اللہ عنہ کے سوا میں نے کسی (کی ہمت افزائی) کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر نہیں سنا۔

۱۲۳۰۔ ہم سے بسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن مالک رمالک سعد رضی اللہ عنہ کے والد ابی وقاص کا اصل نام تھا، اسے سوا میں نے اور کسی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا میں نے خود سنا کہ اُحُد کی لڑائی کے موقع پر آل حضور فرما رہے تھے، سعد! خوب تیرا سوا، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۳۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو عثمان بیان کرتے تھے کہ ان غزوات میں سے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے قتال کیا بعض غزوہ (احد) میں ایک موقع پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہ

کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ابو عثمان نے یہ حدیث حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی تھی۔

۱۲۳۲۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان حضرات میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرنے نہیں سنا، صرف طلحہ رضی اللہ عنہ سے غزوہ احد کے متعلق حدیث سنی تھی۔

۱۲۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اسی ہاتھ سے آپ نے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

۱۲۳۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں جب مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے اور پیا ہو گئے اور آں حضورؐ میدان جنگ میں اپنی جگہ پورے استقلال اور بہادری کے ساتھ کھڑے رہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی، اپنے چمڑے کی ڈھال سے حفاظت کر رہے تھے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور

کمان خوب کھینچ کر تیر چلا کرتے تھے۔ اس دن انھوں نے دو یا تین کمانیں توڑ دی تھیں مسلمانوں میں سے کوئی اگر تیر کا ترکش لیے ہوئے گزرنا تو ان حضورؐ ان سے فراتے کہ تیر ابو طلحہ کے لیے ہیں رکھئے تجاؤ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ مشرکین کو دیکھنے کے لیے سر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی ڈھال کے اوپر سے اٹھا کر جھانکتے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، سر مبارک اور پڑاٹھائے کہیں مشرکین کی طرف سے کوئی تیر آں حضورؐ کو اگر زد مل جائے، میری گردن آپ سے پہلے سے ہر اور میں نے دیکھا کرام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکرؓ (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے اٹھاٹے ہوئی ہیں۔

النَّبِيُّ يُقَاتِلُ فِيهِمْ عَنِ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ

عَنْ حَدِيثِ يُونُسَ ۝

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَ الْمِقْدَادَ وَ سَعْدَ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ ۝

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ مِثْلَ طَلْحَةَ سَلَامَةً وَ فِي يَدَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ۝

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ إِخْتَدَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَلَّمَ مُجَوِّبَ عَاقِبِهِ بِحِفْظَةٍ لَهَا وَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا زَامِيًا شَدِيدَ التَّوَدُّعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ كَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةِ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ ائْتُرْهَا لِأَنِّي طَلْحَةَ قَالَ وَ يُشِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا بِي أَنْتَ وَ أُمِّي لَا تَشْرُفُ بِصِيْلِكَ سَمْعُكَ مِنْ سَهَامِ الْقَوْمِ فَخَرِي دُونَ خَيْرِكَ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَ

اُمِّ سَلَمَةَ وَرَتَّبَهَا لِمُسْتَسْرَتَاتٍ اُرِيَهَا اَمْرًا سَوِيًّا
تَقَرَّبَ اَنْ يَقْرَبَ عَلَى مَوْتِهِمَا تَقَرَّبَ فِي اَفْوَاحِ
الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَّعَتْ فَمَلَأَتْهَا ثُمَّ تَجَلَّيْتُ اَنْ تَقَرَّبَ
فِي اَفْوَاحِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَكَّه السَّيْفُ مَنْ يَدِي
اِنْ طَلَعَتْ اِمَّا مَرْتَنَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا -

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَاةٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
أَحْمَدٍ هُبِنَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَّخَ إِبْلِيسُ
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ
فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَأُخْلِدَتْ هِيَ وَ
أَخْدَاهُمْ فَصَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ
الْإِيمَانِ فَقَالَ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَبِي أَيْ قَالَ قَالَتْ
لَوْلَا اللَّهُ مَا أُخْلِدْتُ ذَا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ
حُذَيْفَةُ يُخَفِّرُ اللَّهُ لَكُمْ قَالِ عَمْرُوهُ
فَوَاللَّهِ مَا دَا لَكَ فِي حُذَيْفَةَ بِهَيْئَةٍ
خَبِيرٍ حَتَّى لَقِيَ بِاللَّهِ لَبِصْرَتْ عَلَيْكَ مِنَ
الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصُرْتُ
مِنْ لَبِصْرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ
لَبِصْرَتْ وَأَبْصُرْتُ

فَاحِدٌ -

بُودِيَّةٌ بِنْتُ

بَابُ ۲۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ
تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ
إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا
وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
حَلِيمٌ -

کران کی بیڈیاں نظر آرہی ہیں اور مشکینہ سے اپنی بیٹیوں پر لیے ہوئے
دوڑ رہی ہیں اور اس کا پانی مسلمانوں کو (خصوصاً جو زخمی ہو گئے
تھے) پلا رہی ہیں، پھر جب اس کا پانی ختم ہو جاتا ہے تو وہ واپس
آتی ہیں اور مشک بھر کر لے جاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں۔ اس
دن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یاقین مرتبہ تلواریں گر گئی تھیں۔

۱۲۳۵ - محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عروہ احد میں پہلے مشرکین
شکست کھا گئے تھے، لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، چلایا کہ
اے عباد اللہ (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ۔ اس پر
آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے گتھم گتھا
ہو گئے۔ حذیفہ بن میان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد میاں رضی
اللہ عنہ بھی انھیں میں ہیں (جنہیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے)
وہ کہنے لگے، اے عباد اللہ! میرے والد ہیں، میرے والد عروہ
نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس خدا گواہ ہے مسلمانوں نے
انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک قتل نہ کر لیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ
نے صرف اتنا فرمایا کہ خدا تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ
اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ (اپنے والد کے قتل کرنے والوں کے لیے)
برابر مغفرت کی دعا کرتے رہتے تھے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے (کہونکہ
یہ قتل محض غلط فہمی اور ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہوا تھا)۔ لہرت، یعنی
میں علی وجہ البصیرت اس معاملہ کو سمجھتا ہوں اور ابصرت، آنکھ سے دیکھنے
کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بصرت اور ابصرت ہم معنی ہیں۔

۲۸۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً تم میں سے جو لوگ اس
دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں
تو یہ تو میں اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے انھیں ان کے
بعض کرتوتوں کے سبب لغزش دے دی تھی اور بیشک اللہ
انھیں معاف کر چکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا احکم والا۔

لے گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ
کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ
عُمَانَ بْنِ مَرْثَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ النَّبِيَّ
فَدَايَ قَوْمًا حَبَشًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ
قَالُوا هَؤُلَاءِ قَدَشٌ قَالَ مَنْ الشَّيْخُ قَالُوا
ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّا قَالُوا فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْ شَيْءٍ
مُحَمَّدٌ شَيْءٌ قَالَ أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا
النَّبِيِّ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ
قَرِيبًا أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ
تَغَيَّبَ عَنْ سَبَرٍ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ إِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ
بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
تَخَالَفَ بِحُبِّكَ دِرْبَيْنِ لَكَ عَمَّا
سَأَلْتُ عَنْهُ أَمَا فَدَايَ كَيْدًا أَحَدٍ
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا
تَغَيَّبَهُ عَنْ سَبَرٍ فَإِنَّهُ كَانَ
مُحْتَمِلًا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ
لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
لَكَ أَحَبَّ رَجُلٍ مِمَّنْ شَقِيحٌ بَدْرًا

۱۲۲۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ابو حمزہ نے خبر دی،
ان سے عثمان بن مرثب نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج
کے لیے آئے تھے اور لکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے
ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ
کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور آپ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ
مجھ سے واقعات (صحیح اور واضح طور پر) بیان کر دیجئے، اس گھر کی
حرمت کا واسطہ دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے
کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد کے موقع پر راہ فرار اختیار کی تھی؟
آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے۔ انھوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ
عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ فرمایا کہ ہاں یہ بھی ہوا
تھا۔ انھوں نے پوچھا، اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان (بیعت
حدیبیہ) میں بھی تیجے رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ آپ نے فرمایا
کہ ہاں، یہ بھی صحیح ہے اس پر ان صاحب نے دمار سے غرضی کے (اللہ اکبر
کہا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، میں تمہیں بتاؤں گا اور جو
سوالات تم نے کیے ہیں، ان کی میں تمہارے سامنے تفصیل بیان کر دوں گا۔
احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
نے ان کی یہ غلطی معاف کر دی ہے۔ بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے
متعلق جو تم نے کہا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور یہاں تھیں انھیں

لے غزوہ احد کے موقع پر تمام مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حمل کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی۔ اور حیزہ صحابہ کے سوا تمام حضرات
منتشر ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور وہ ایک صحابہ کے ساتھ، جن کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے کہ کفار کے تمام حملوں
کا انتہائی پامردی سے مقابلہ کر رہے تھے۔ حضور کا دیر کے بعد ان حضور نے صحابہ کو آواز دی اور پھر تمام صحابہ جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی اس غلطی کو عاف
کر دیا تھا اور اپنی معافی کا خود قرآن مجید میں اعلان کیا، اکثر صحابہ منتشر ہو گئے تھے۔ اور انھیں میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے مسلمانوں کو اس غزوہ میں اگرچہ
نقصان بہت اٹھانا پڑا تھا لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمانوں نے غزوہ احد میں شکست کھائی تھی کیونکہ مسلمانوں نے متنبہ ہونے والے تھے اور ان کے
تادم یعنی آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ چھوڑا تھا شکست دفع کا مدار کیا نہ کہ اس کے ساتھ فوج کی سپاہی پر ہوتا ہے۔ فوج یعنی صحابہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین میں اگرچہ حضور دیر کے لیے انتشار پیدا ہو گیا تھا، لیکن پھر یہ سب حضرات جلوس میدان میں آ گئے تھے یہ بھی نہیں ہوا تھا کہ صحابہ نے میدان چھوڑ دیا
ہو۔ بلکہ ایک غیر متوقع صورت حال سے گھبراہٹ اور صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا تھا، مگر ایک اخذ اتفری کی صورت تھی کہ جب اللہ کے نبی نے انھیں نکارا۔
تو وہ فوراً منبہل گئے اور پھر اگر آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔

وَسَمِعْنَاهُ وَأَمَّا تَعْيِبُهُ لَعَنَ بَيْعَةَ
السَّيِّئُونَ فَنَامَتْهُ تَوَكَّانَ
أَحَدٌ أَعَزُّ بَيْطُنَ مَكَّةَ مِنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَمَّاتٍ لِبَعْثِهِ مَكَانَهُ فَبَعَثَ
عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَةُ السَّيِّئُونَ
تَعْبِدُ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو
النُّيْمِيُّ هَذَا بَيْدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ
بِهَا عَلَى سَيْدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ
إِذْ هَبَّ بِمِلْءِ الدُّنِّ مَخْلَفَ -

باب ۳۸۔ اِذْ تَصْعِدُونَ وَكَانَ تَكُونُ عَلَى
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ مَيْدُ عُوذُكُمْ فِي
أُحُدٍ مَكَّةَ فَإِنَّ بَيْعَهُ عَمَّا بَيْعَهُ تَكْنِيذُ
تَحْدُثُوا عَلَى مَا قَا كَكُ وَلَا مَا أَمَّا كَكُ وَاللَّهُ
حَبِيرُ بَا تَعْمَلُونَ لَصَعِدُونَ تَذْ هَبُونَ
أَمْعَدَ وَصَعِدَ قَوْفَ النَّبِيِّ
۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
السَّيِّئَةَ بْنَ عَمَّازٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحَابَةِ يَوْمَ مَحَبٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيرٍ وَاقْبَلُوا مَعْمُومِينَ فَنَذَاكَ
إِذْ بَدَّ عُوذُكُمْ الرَّسُولُ فِي أُحُدٍ هُمْ -

باب ۳۸۔ تَعْبِدُ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو
النُّيْمِيُّ هَذَا بَيْدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ
بِهَا عَلَى سَيْدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ
إِذْ هَبَّ بِمِلْءِ الدُّنِّ مَخْلَفَ -

نے دیکھا اور دینار کی تیاری کے لیے چھوڑا تھا اور فرمایا تھا کہ جس
اس شخص کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی
کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم
شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو اگر وہادی مکہ میں عثمان بن عفان سے
زیادہ کوئی شخص ہر دلعزیز ہوتا تو ان حضورؐ آپ کے بجائے اتھی کو بھیجتے
اس لیے عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا پڑا۔ اور بیعت رضوان اس وقت
ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ بیعت لیتے ہوئے ان حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے واسطے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا
ہاتھ ہے اور اسے اپنے ربائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ
کی طرف سے ہے۔ اب جاسکتے ہو اللہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

۳۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ وقت یاد کرو جب تم چلے
جا رہے تھے اور مکر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو
پکار رہے تھے اور تمہارے پیچھے کی جانب سے سو اللہ نے
تمہیں غم دیا غم کی پاداش میں تاکہ تم رنجیدہ نہ ہو اور اس چیز پر
جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس مصیبت سے
جو تم پر پڑے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

۱۲۳۷۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ذہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہ بن عازز
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیرا نازل کے) پیل دستہ کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ
عنہ کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خوردہ ہو کر آئے۔ آیت اذین عوہم
الرسل فاحذروہم، اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۳۸۸۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) مجھ اس نے اس غم کے بعد
تمہارے اوپر راحت نازل کی، بحسب غم و غم کی،

کہ اس کام میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت
وہ تھی کہ اسے اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی یہ اللہ کے بارے میں
خلاف حقیقت خیالات اور جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے
تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ کہہ
دیجیے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ یہ لوگ دلوں میں ایسی بات

چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہمارا اختیار جلتا تو ہم بیان نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے جب بھی وہ لوگ جن کے لیے قتل مقدمہ ہو چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے اور یہ سب اس لیے ہوا کہ اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے صاف کر داور اللہ تعالیٰ باطن کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔“

۱۲۳۸۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن ذریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں غزوہ احد کے موقع پر ظہارینت و سکون پیدا کرنے کے لیے اونگھنے آگھیرا تھا اور اسی حالت میں میری تلوار کئی مرتبہ گر پڑی تھی، مگر جاتی راتھ سے پھوٹ کر، بے اختیار تو میں اسے اٹھا لیتا۔ پھر گر جاتی اور میں اسے اٹھا لیتا۔

۷۸۹۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔ اللہ فرما ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انھیں عذاب ہے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔“

حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آگئے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے فحاش پا سکتی ہے جس نے اپنی ہی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس پر مذکورہ بالا آیت ”لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ“ نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ شیبانی نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب آنحضرت فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے ”اے اللہ! غلال! غلال! غلال! یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام، کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے“ یہ دعا آپ سميع الله لمن حمده، اذ بالث الحمد کے بعد کرتے

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَهُنَا خَلَّ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَكَزْتُمُ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَّا مَضَّا جِجْهَهُمْ وَلَيْسَتْ لِي إِلَهٌ مَّا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي صُدُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

۱۲۳۸۔ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَّاسًا يَسْقُطُ وَاحِدُهُ وَ يَسْقُطُ وَاحِدُهُ۔

۷۸۹۔ لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

قَالَ حُسَيْدٌ وَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شَخَّ إِلَيْنَا مَكَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكَوعِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ۔

حَمْدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَارْتَمَعُوا ظِلْمُونَ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْدًا عَمَّا عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَ سَهْمِيلُ بْنُ عَمْرٍو وَالْخَرِثُ بْنُ هِشَامٍ فَتَنَزَّلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَارْتَمَعُوا ظِلْمُونَ

باب ۴۹۹ فِي كَرَامَةِ سُلَيْطِ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَجَبِيُّ بْنُ مُبَكِّرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرَّةً بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَائِهِ هَلِ الْمَدِينَةُ فَبَقِيَ مِنْهَا مِثْرٌ طَهِيْدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلُّهُمْ بِنْتُ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمَّ سُلَيْطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سُلَيْطٍ مِمَّنْ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّمَا كَانَتْ تَزْفِرُنَا الْغُرَبَ نَزِمَ أَحِبُّ

باب ۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَمْشِ حَدَّثَنَا عَمَّا عَلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَفْصَحِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَبَّارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ هَذَا لَكَ فِي وَحْشِي نَسَأْتُ عَنْ قَتْلِ حَمْرَةَ قَتَلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِي يُسَكِّنُ حِمَصَ نَسَأْنَا

تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ فَأَرْتَمَعُوا ظِلْمُونَ،، تک نازل کی، (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے)۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بد دعا کرتے تھے، اس پر آیت،، وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْشِ شَيْءٌ سے فَارْتَمَعُوا ظِلْمُونَ،، تک نازل فرمائی۔

۴۹۰۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

۱۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس، ان سے ابن شہاب نے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چار درجے تقسیم کروائیں۔ ایک عمرہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے، عرض کی ایا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے نکاح میں ہیں، ان کا اشارہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط، ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ اُحُد میں وہ ہمارے لیے مشک اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

۴۹۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۲۴۲۔ مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ صمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن عدی بن حیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم حصہ پہنچے تو مجھ سے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو وحشی (ابن حرب حبشی جنھوں نے غزوہ اُحُد میں بحالت کفر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے ان کی لاش کا مشہ بنایا تھا) سے کچھ دلچسپی ہے۔ ہم چل کے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مشورہ واقعات معلوم کرتے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چلنا چاہیے۔ وحشی

کا قیام حص میں تھا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے ان کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مکان کے سامنے میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے کوئی بڑا سا کپتا ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ پھر سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ بیان کیا کہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمامہ کو اس طرح لپیٹ لیا تھا کہ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں دیکھ سکتے تھے۔ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے وحشی! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، خدا کی قسم العینہ میں اتنا جاننا ہوں کہ عدی بن حنیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا، اے ام قتال بنت ابی العیسٰی کہا جاتا تھا، پھر مکہ میں اس کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور میں اس کے لیے کسی آنکھ کی تلاش کے لیے گیا تھا، پھر میں اس بچے کو اس کی (رضاعی) ماں کے پاس لے گیا اور اس کے حوالہ کر دیا، غالباً میں نے تمھارے پاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہ اس پر عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ڈھٹا لیا اور کہا، ہمیں آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیم بن عدی بن حنیار کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ کو میرے چچا (طعیم) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انھوں نے بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لیے نکلے عینین احد کی ایک پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان واوی حامل ہے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہولیا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے) لڑنے کے لیے صف بستہ ہو گئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن عبد العزیٰ نکلا اور اس نے آواز دی ہے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ اس کی اس دعوت مبارزت پر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نکل کر آئے اور فرمایا، اے سباع، اے ام انار کے بیٹے جو عورتوں کے شتے کیا کرتی تھی، تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے آیا ہے؟ بیان کیا

عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ فَصَرَّحَ كَمَا تَمَّ حَبِيبٌ قَالَ لَحْمُنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ سَبِيرٌ فَسَلَّمْنَا فَدَوَّ السَّلَامَ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ مُعْتَجِزٌ بَعِيَا مَتِّمَ مَا بَرَى وَحَشِيٌّ رَأَى عَيْنَيْهِ وَرَحْبَتَيْهِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ يَا وَحَشِيٌّ أَلَعُوْنِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنْ لَمْ أَعْلَمْ أَنَّ عَبْدِي بَنَ الْخَيْبِ مَذْذُوجَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعَيْبِ قَوْلَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَذِنُهُ لَهْ فَحَسَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَأَوْلَاهَا أَبَاهُ فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَتَلٍ مَلِكٍ قَالَ فَكَشَفَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْبِرُنَا بِقَتَلٍ حَمَزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمَزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بِنْتُ عَبْدِ بَنَ الْخَيْبِ مَذْذُوجَ فَقَالَ لِي مَوْلَى جَبْرِ بَنَ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمَزَةَ بَعِيَّتِي فَأَنْتَ حَرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِجَبَالٍ أَحَدٍ مَبِينَةٍ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا صُطِفُوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِرٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ آدَمَ ارْمِ قِطْعَةَ الْبُطُورِ بِحَادٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ

لے عورتوں کا غشتہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لیے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی غشتہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے غشتے مرو کیا کرتے تھے، عورتوں کے غشتے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ اگر ہم اس پر عمل کر لیں تو جو احق سنتیں عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے غشتے کا اب بھی رواج ہے لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں (یعنی برصغیر)

كَامِسِ الدَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةٍ نَحْتُ
صَفْرَةَ لَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ حِزْبِي
فَأَصْعَقَهَا فِي شَتَبِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ مَيْمَنٍ
وَرَكِبَهُ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بِهِ
فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقْبَلْتُ
بِمَكَّةَ حَتَّى شِئْنَا فِيمَا أَسْلَمَ ثُمَّ
خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَجِئُ
الرَّسُولَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى
قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي أَنْتَ وَخَشْيِي
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ
قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ
قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا
قَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ مُسَيِّئَةً الْكَذَابِ قُلْتُ
لَا تُخْرِجَنِي إِلَى مُسَيِّئَةٍ لَعَلِّي أُقْتَلُ
فَا كَفَى بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
فَكَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ
قَاتِلُهُ فِي ثَلَاثَةِ حَبَاةٍ كَأَنَّهُ حِمْلٌ أَوْ رَقِ
ثَا ثَرَايِسَ قَالَ فَدَمَيْتُهُ بِحِزْبِي

(بقیہ صفحہ ۱۰) اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جس طرح مرد دل کا خنزیر سنت ہے، عورتوں کا خنزیر بھی سنت ہے۔ چو نکو سباع بن

کہ پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور قتل کر دیا۔ اب وہ گذرے ہوئے دن کی طرح بوچکا تھا۔ وحشی نے بیان کیا کہ ادھر میں ایک چٹان کے نیچے حمزہ کی تاک میں تھا اور جوں ہی وہ مجھ سے قریب ہوئے میں نے ان پر اپنا جھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ ان کی ناف کے نیچے جا کر لگا اور سرین کے پار ہو گیا۔ بیان کیا کہ یہی ان کی شہادت کا سبب بنا۔ پھر جب قریش واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا اور مکہ میں مقیم رہا۔ لیکن جب مکہ بھی اسلامی سلطنت کے تحت آ گیا تو میں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا (اپنی اطاعت اور اسلام کے لیے) تو مجھ سے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ انبیاء کسی پر زیادتی نہیں کرتے اس لیے تم مطمئن رہو، اسلام قبول کرنے کے بعد تمہاری پچھلی تمام غلطیاں معاف ہو جائیں گی (چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب میں آں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا اور آپؐ نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا یہی نام وحشی ہے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کی، جہاں حضورؐ کو اس معاملے میں معلوم ہے وہی صحیح ہے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا، کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی صورت مجھے کبھی نہ دکھاؤ۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نکل گیا۔ پھر آں حضورؐ کی جب وفات ہوئی تو مسیلہ کذاب نے خدج کیا۔ اب میں نے سوچا کہ مجھے مسیلہ کے خلاف جنگ میں ضرور شرکت کرنی چاہیے، ممکن ہے میں اسے قتل کر دوں اور اس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی مکافات ہو سکے۔ انھوں نے میان کیا کہ پھر میں بھی اس کے خلاف جنگ کے لیے مسلمانوں کے ساتھ نکلا، اس سے جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔ بیان کیا کہ (میدان

عبد العزیٰ کی ماں عورتوں کے خنثے کیا کرتی تھی، اس لیے حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔ متعذر صفحہ ۱۱) اسے اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انھوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس میں بھی اتنا بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔ اس لیے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انھیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آں حضورؐ کے سامنے آجاتی اور پھر یہ بھی سوچئے کہ آں حضورؐ، روحی وانی وادی فدا، اپنے چچا کو اتنا بے دردی سے قتل کرنے والے کی محبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

جنگ میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص (مسلم) ایک دیوار کی دروازے سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری صحابی بھیٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا (عبدالعزیز بن عبداللہ نے) بیان کیا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ مسیلہ کے قتل کے بعد ایک لڑکے نے حجت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ”امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی حضرت وحشی) نے قتل کر دیا۔“

۴۹۲۔ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم پہنچے تھے۔

۱۲۴۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنہوں نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دوران مبارک رکے ٹوٹ جانے کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی خلف) پر انتہائی سخت ہے جسے اس کبھی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے محمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا جنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا تھا (غزوہ احد کے موقع پر)۔

۱۲۴۵۔ مجھ سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور انہوں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (غزوہ احد کے موقع پر) آنے والے انہوں کے متعلق پوچھا کیا تھا، تو آپ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے مجھے اچھل چلا دیا۔

فَمَا مَنَعَهَا بَيْنَهُمَا تَنَاقُصًا حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَعْبَيْنِ قَالَ دَوْمَةُ شَبَّ لَكُمِ رَحْبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَمَّتْهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتَيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْغَضَبِ فَأَخْبَدَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ حَارِثَةُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ۔

باب ۱۲۴۳ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الْخِرَاجِ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِمْ يُشِيرُ إِلَى رِبَاعَيْنِ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَحَبَّ سَبِيحُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، خون کو دھو رہی تھیں، علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ نکلا اور ماہیے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور پھر اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس عمل سے خون رونا بند ہو گیا۔ اسی دن آنحضرت کے آگے کے ورنان مبارک ٹوٹے تھے، اُن حضور کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور خود مبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔

۱۲۴۶۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوا جسے اللہ کے نبی نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس پر نازل ہوا جس نے یعنی عبداللہ بن قثمیہ نے لعنۃ اللہ علیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا تھا۔

۴۹۳۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آیت) وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ نے عروہ سے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ میرے بھانجے! تمھارے والد زبیر اور زمانا! ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی انھیں می سے تھے، احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی اور مشرکین واپس جانے لگے تو اُن حضور کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لیے آپ نے فرمایا کہ ان کا تعاقب کرتے کون جائے؟ اس وقت سریر صحابہؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں تھے۔

كَانَ يَحْسِلُ حُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَجَمَادٍ وَوَيْقَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِرَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلَى يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْبَحْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَانْصَفَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رِجْلُهَا تَقِيْمِي وَجَعَهُ وَكُسِرَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ۝

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بن بن بن

بَابُ الشَّذِيْنِ اسْتَحَابُوا

بِلِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الشَّذِيْنِ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنَ الْبَعْدِ مَا أَمَّا بِهِمُ الْقُرْآنُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لَعَزُوزَةٌ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الزَّكِيْنَ وَأَبُوكَ حَكِيْمٌ لَمَّا أَمَّا بَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ خِذْ هَبْ فِي أَثَرِهِمْ فَإِنَّكَ بِمَنْهُمْ سَابِعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو كُبَيْرٍ وَالزُّبَيْرُ ۝

لہ یہ اس لیے تاکہ مشرکین پر نہ سمجھیں کہ احد کے نقصان نے مسلمانوں کو نہ ڈھال کر دیا ہے اور اگر ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

بَا ۴۹۴ مَن قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ
مِنْهُمْ حَنْزَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ وَالْيَمَانُ
وَأَسْنُ بْنُ النُّظَرِ وَمُصْعِبُ بْنُ عُمَيْرٍ

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي حَدَّ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ
هَبِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا
نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا
أَعَزُّ نِيْزًا الْقَيْمَةِ مِنَ الْأَنْفَارِ قَالَ قَتَادَةُ
وَحَدَّثَنَا أَسْنُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ
مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَ نِيْزًا
مِثْرَ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَ نِيْزًا الْيَمَامَةِ
سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ مِثْرَ مَعُونَةَ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ نِيْزًا الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ
مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الَلْبِثُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَدَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَجْتَمِعُ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ مِنْ قَتْلِيٍّ أَحَدٌ فِي
نَوْبٍ وَ أَحَدٍ شَمًّا يَقُولُ أَنَّهُمْ أَكْثَرُ
أَحَدُ الْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدِمَهُ
فِي النَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَ أَمَرَ بِهِ فَنُفِخَ بِهِ مَا بَيْنَهُمْ وَ لَمْ يُجِبْ
عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُعْصَلُوا وَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ ابْنِ الْمُسْكِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَمَا قُتِلَ أَبِي
حَجَلْتُ أُبْنِي وَ أَكْشَفْتُ النَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ
أَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْزُو فِي
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ يَمِينَهُ وَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيَهُ أَوْ صَا تَبْكِيَهُ

۴۹۴۔ جن مسلمانوں نے غزوہ احد میں شہادت حاصل کی تھی
انھی میں حمزہ بن عبد المطلب، ابو حذیفہ الیمان، انس بن نضر اور
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

۱۲۴۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
قتادہ نے بیان کیا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے
میں اس سعادت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ افراد
شہید ہوئے اور وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت سے اٹھے گا،
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ غزوہ احد میں قبیلہ
انصار کے ستر افراد شہید ہوئے، بیڑ معونہ کے واقعہ میں اس کے ستر
افراد شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے۔ بیان
کیا بیڑ معونہ کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آیا تھا اور
یمامہ کی جنگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلحہ کذاب
سے لڑی گئی تھی۔

۱۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے
اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے احد کے شہداء کو (دفن کے لیے) ایک ہی کپڑے میں دو دو صحابہ
کو گھسن دیا اور آپ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے عالم سب سے
زیادہ کون ہیں؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا جاتا تو طح
میں آپ انھیں آگے کرتے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان سب پر
گواہ ہوں گا، پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کا حکم دیا اور ان کی
منار نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا۔ اور ابو الوئید نے بیان کیا، ان سے
شعبہ نے، ان سے ابن المنکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب میرے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) شہید کر
دیئے گئے تو میں روئے نکلا تو جابر ان کے چہرے سے کپڑا مہاتا رہا صحابہ
مجھ روکتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا۔ (فاطمہ بنت عمرو
رضی اللہ عنہا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی روئے لگی تھیں تو انھیں حضور
نے ان سے فرمایا کہ روؤ مت راکھ حضور نے نہ تنکیر فرمایا یا مائیکہ

راوی کو شک تھا، فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پیر دل کا سایہ کھٹے ہوئے تھے، تا آنکہ اسے اٹھا لیا گیا۔

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوربدہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوہ احد میں اٹھائی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو وہ اس سے بھی زیادہ اچھی صورت میں ہو گئی۔ جیسی پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام کار و بار برابر حکمت ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خواب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقدس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا تھی۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں اجر دیتا۔ اب بعض حضرات تو وہ تھے جو اللہ سے جا ملے اور دنیا میں (انہوں نے اپنا کوئی اجر نہیں دیکھا) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے تھے، غزوہ احد میں آپ نے شہادت پائی تھی اور ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز انہوں نے نہیں چھوڑی تھی۔ اس چادر سے رکھن دیتے وقت جب ہم ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتا تھا اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، ان حضرات نے ہم سے فرمایا کہ چادر سے سر چھپا دو اور پاؤں پر لاؤ تو گھاس رکھ دو یا ان حضرات نے فرمایا کہ انہوں نے رجلیہ من الاذخر (اجعلوا علی رجلیہ الاذخر کے بجائے، دو نزل جملوں کا منوم ایک ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہیں ان کے اس عمل کا پھل (اسی دنیا میں) دے دیا گیا اور وہ اس سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

۴۹۵۔ احمد ہاڑم سے محبت رکھتا ہے،

مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعْبُدُهُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى رَفَعَتْ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بِحَدَّثِ ابْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي مَرُؤِيَّاتٍ إِنِّي هَزَرْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَوْجُأُ مُصِيبٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَرْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَاجَاءٌ بِهِ اللَّهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا لِي فِيهَا بَعْدًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعَشَى عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا جُرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُنَّ ثُبَّتْنِي وَحَبَا اللَّهُ فَوَحَبَ أَخْبَرَنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَتْنَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أُحْبِرِهِ شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكُلَّ كَيْدُكَ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلُهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَحَبَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ إِذَا خَرَأَوْا وَقَالَ الْفُتُو عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ الْأَذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَتَيْتُ لَمْ تَمْرُتْهُ فَهُوَ يَهْبِي بِهَا۔

۴۹۵۔ اُحْمَدُ يَحْبِبُنَا۔

عباس بن سہل نے ابو حمید کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں قرہ بن خالد نے، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (احد کے بارے میں، یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عرو نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زخیر سے واپس ہوتے ہوئے (احد کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو با حرمت علاقہ قرار دیا تھا۔ (آپ کے حکم کے مطابق) اور میں (آپ کے حکم کے مطابق) ان دو پتھر لیے میدانوں کے درمیانی علاقے (مدینہ منورہ) کو با حرمت قرار دیتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حمیب نے، ان سے ابو الحزین نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے حق میں وعدا کی، جیسے مردوں کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے جاؤں گا میں تمہارے حق میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوض (کوٹھ) کو دیکھ رہا ہوں، مجھے دنیا کے خزانوں کی کجی عطا فرمائی گئی ہے، یا (آپ نے فرمایا) مفاتیح الارض (مفاتیح خزانہ الارض کے بجائے، دونوں جہول کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں)، خدا گواہ ہے کہ میں تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد مشرک کرنے لگو گے۔ بلکہ مجھے اس کا خطرہ ہے کہ تم دنیا کے لیے منافست کرنے لگو گے۔

۴۹۶۔ غزوہ رجب

غزوہ بدر معونہ جو قبائل رعل و ذکوان کے ساتھ پیش آیا تھا

قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا خُضَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا حَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ -

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَوْلَى الصُّلَيْبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَمَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا حَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَبْرَاهِيْمَ حَرَمًا مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَمْتُ مَا بَيْنَ رَدَّتْهَا -

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَنَبِرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَوَاتَهُ عَلَى الْمَنِيَّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَيْمَنَةِ فَقَالَ إِنِّي خَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْأَنْزَلِ وَإِنِّي

أَعْطَيْتُ مَفَاتِيحَهُمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلِكُنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَا فَنَسُوا فَنِيحًا -

بَابُ ۴۹۶ غَزْوَةُ الرَّحْبِ

وَبَعْدُ وَذِكْرُ الْوَأَنِّ وَبَيْتِ الْمَعُونَةِ وَحَدَّثَ

۱۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ غزوہ رجب اور غزوہ بدر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے یہ دونوں مختلف اوقات میں پیش آئے تھے غزوہ رجب کا تعلق دوسرا تھا کہ اس جماعت سے ہے جس میں عامر اور حبیب رضی اللہ عنہما شریک تھے یہ حادثہ قبائل عضل و قدارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بدر معونہ کا تعلق ان شرارتی صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے تھے اور جنھیں قبائل رعل و ذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

عَضُدٌ وَ الْقَارِئَةُ وَ عَامِمٌ بِنِ ثَابِتٍ
وَ خُبَيْبٍ وَ أَخْصَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا عَامِمٌ بِنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا

أَحَدًا -

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَ أَمْرًا عَلَيْهِمُ
عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ حَدَّثَنَا عَامِمُ بْنُ عُمَرَ
مِنْ الْخَطَّابِ فَإِذَا طَلَعُوا حَتَّى إِذَا كَانَ
مَسِيرُ عُسْفَانَ وَ مَكَّةَ ذُكِرُوا الْحَبَّ
مِنْ هَذَا يُلْ يُقَالُ لَهُمْ مَبْنُو الْحَيَّانَ
فَتَتَّبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَاةٍ
فَا تَنْصُؤُوا أَثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنَزِلًا
مَنْزِلُوهُ فَوَحَّدُوا فِيهِ نَرِي تَمْرًا وَ دَوَا
مِنْ الْمَسْبُوتِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرٌ شَرِيبٌ
فَتَتَّبِعُوا أَثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُواهُمْ
فَلَمَّا اسْتَهْمَى عَامِمٌ وَ أَخْصَابُهُ لَحِقُوا
إِلَى مَدْفَنٍ وَ جَاءَ الْقَوْمُ فَاحَاطُوا بِهِمْ
فَقَالُوا لَكُمْ لَعْنَةُ الْعَهْدِ وَ الْمِيثَاقِ إِنَّ
نَزَلَكُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا
فَقَالَ عَامِمٌ وَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي
ذِمَّةٍ كَا ذِمَّةِ التَّمْرِ أَخْبَرَنَا خُبَيْبُ بْنُ
فَقَالُوا لَهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَامِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ
بِالنَّبْلِ وَ بَقِيَ خُبَيْبٌ وَ رَضِيٌّ وَ
رَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَ
الْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمَكُوا
مِنْهُمْ حَلَّوْا أَثَارَهُمْ فَتَبِعُوهُمْ

قبائل عضل و قارہ کا واقعہ اور عامر بن ثابت اور آپ کے ساتھیوں
رضی اللہ عنہم کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عامر بن
عمر نے حدیث بیان کی کہ غزوہ رجب، غزوہ احد کے بعد پیش آیا
تھا۔

۱۲۵۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی
سفیان ثقفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک جماعت رکھ کر قریش
کی سرگرمیوں کی خبر لانے کے لیے بھیجی اور اس کا امیر عامر بن ثابت رضی اللہ
عنه کو بنایا، آپ عامر بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں، یہ جماعت رداد ہوئی اور
جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچی تو قبیلہ نذیل کی ایک شاخ کو
جسے بنو لحیان کہا جاتا تھا، ان کا علم ہو گیا اور قبیلہ کے تقریباً سو تیراڑوں
نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے نشانات قدم کو تلاش کرتے ہوئے چلے آئے
ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کامیاب ہو گئے، جہاں صحابہؓ کی جماعت نے پڑاؤ کیا
تھا۔ وہاں انھیں ان کھجوروں کی گھٹلیاں ملیں جو صحابہؓ درمیز سے لائے
تھے (اور وہیں بیٹھ کر انھیں کھا یا تھا) قنید والوں نے کہا کہ یہ تو بیشرب
کی کھجور کی گھٹلی ہے۔ اب انھوں نے پھر تلاش شروع کی اور صحابہؓ کو
پالیا۔ عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب یہ صورت حال
دیکھی تو صحابہؓ کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ
والوں نے وہاں پہنچ کر قبیلہ کو اپنے گھر سے میں لے لیا اور صحابہؓ سے
کہا کہ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اگر تم نے ہتھیار ڈال
دیئے تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر عامر رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی حفاظت و امن میں، اپنے کو کسی صورت
میں بھی نہیں دے سکتا، اے اللہ! ہمارے ساتھ ہمیشہ آئے و لے
حالات کی اطلاع اپنے نبی کو پہنچا دے۔ چنانچہ حضرات صحابہؓ نے
ان سے قتال کیا اور عامر رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ان
کے تیروں سے شہید ہو گئے۔ حضرت خبیب، زید، اور لکھ صہابی رضی
اللہ عنہ ان کے حملوں سے ابھی محفوظ تھے۔ قبیلہ والوں نے انھیں پھر
حفاظت و امن کا یقین دلایا۔ یہ حضرات ان کی یقین دہانی پر اتر آئے۔

فَقَالَ الرَّحْبُلُ الثَّلَاثُ الشَّيْءُ مَعَهُمْ هَذَا اَوَّلُ
فَاتَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَوَّزُوهُ وَعَالَهُوهُ
عَلَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَنَقَلُوهُ وَانْطَلَقُوا
بِخَبِيبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاغَوْهُمْ بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى
خَبِيبًا بِكَبْوَ الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ نُوفَلٍ وَ
كَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ مَدْيَنَ
فَمَكَتْ عَلَيْهِمْ اَسِيرًا حَتَّى اِذَا احْبَعُوا
فَتَلَكَ! سَتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ
الْحَارِثِ لَيْسَتْ جَدًّا بِهَا فَاعَارَتْهُ فَالَتْ
تَحْفَلَتْ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَهَرَجَ اِلَيْهِ حَتَّى اَمَاةُ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَنَدٍ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ
فَزَعَتْ فَزَعَةً عَرَفَتْ ذَلِكَ مَعِي وَفِي
مَكَّةَ الْمَوْسَى فَقَالَ اَخْبَسِيْنِ اَنْ
اَسْأَلَهُ مَا كُنْتُ لِي فَعَلْتُ ذَلِكَ اَنْ
شَاءَ اللهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ اَسِيرًا
قَطُّ خَيْرًا مِنْ خَبِيبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهُ
يَا كُلُّ مِنْ قِطْفِ عَيْبٍ وَمَا بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَارْتَهَ فَمُوثٌ فِي
الْخَدِيدِ وَمَا كَانَ اِلَّا سِرْدَقٌ رَزَقَهُ
اللهُ فَخَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
فَقَالَ دَعُونِي اُمِّيَّةً وَكَلْعَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ كَا اَنْ
شَرَدُوا اَنْ مَا فِي حَزْمٍ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ
فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ السُّكْعَتَيْنِ عَلَيْهِ
الْقَتْلُ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ احْصِهِمْ
عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ه

مَا اُمِّيَّةً حِينَ اَقْتُلَ مُسْلِمًا
عَلَى اُمِّيَّةٍ شَقِيقٌ كَانَ بَدُو مَضَرَّعِي

پھر جب قبیلہ والوں نے انھیں پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا تو ان کی
کمان کی تانٹ اتار کر ان حضرات کو انھیں سے باندھ دیا تیسرے صحابی
جو خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، انھوں نے کہا کہ یہ تمھاری سب
سے پہلی غداری ہے، انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، پہلے
توقید والوں نے انھیں گھسیٹا اور اپنے ساتھ لے جانے کے لیے زور لگاتے
رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انھیں وہیں قتل کر دیا رضی اللہ
عمنہ اور خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر
انھیں مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے
بیٹوں نے خرید لیا، خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں حارث کو
قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔
جس وقت ان سب کا خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق ہو چکا تھا تو
اتفاق سے انھیں دنوں حارث کی ایک لڑکی (زینب بنت حارث
رضی اللہ عنہا) سے آپ نے استرانا لگا تھا۔ موئے زینب صاف
کرنے کے لیے اور انھوں نے آپ کو استرا دے بھی دیا تھا، ان کا بیان
تھا (اسلام لانے کے بعد) کہ میرا لڑکا میری عقلیت میں خبیب رضی اللہ عنہ
کے پاس چلا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا، میں نے حواس سے اس حالت
میں دیکھا تو بہت گھرائی، انھوں نے میری گھبراہٹ کو بھانپ لیا۔ استرا ان
کے ساتھ میں تھا، انھوں نے مجھ سے کہا، کیا تمھیں اس کا خواہ ہے کہ میں اس
بچے کو قتل کر دوں گا۔ انشاء اللہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ ان کا بیان تھا
کہ خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے
انھیں انگوڑا خوشتر کھاتے ہوئے دیکھا، حالانکہ اس وقت مکہ میں کسی طرح
کا پھل موجود نہیں تھا، جبکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی تھے۔ وہ تو
اللہ کی بھیجی ہوئی روزی تھی۔ پھر حارث کے بیٹے انھیں لے کر حرم کی حدود
سے باہر گئے قتل کرنے کے لیے۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا قتل
کرنے سے پہلے (کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔) انھوں
نے اجازت دے دی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے
فرمایا کہ اگر تم یہ خیال ذکر کرنے لگتے (اگر میں نماز طویل کرتا، کہ موت سے گھبرا
گیا ہوں تو اور زیادہ پڑھتا) خبیب رضی اللہ عنہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جن سے

لے کر انھیں اس بات یقین تو ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا، کہیں خدا انھیں میرے بچے کو استرے سے ذبح نہ کر دیں۔

قتل سے پہلے دو رکعت نماز کا طریقہ چلا ہے۔ اسی کے بعد آپ نے ان کے لیے بدعا دی، اے اللہ! انھیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھے، جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ کی راہ میں مجھے قتل کیا جائے گا، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کسے ہونے لگے جس میں برکت دے گا، پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انھیں شہید کر دیا اور قریش نے عامر رضی اللہ عنہ کی لاش کے لیے آدمی بھیجے، تاکہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لاش جس سے انھیں بچایا جاسکے۔ عامر رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک بہت بڑے سردار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیل کا بادل کی طرح ایک دل بھیجا اور ان مکھیلوں نے ان کی لاش کو قریش کے آدمیوں سے محفوظ رکھا اور یہ لوگ ان کی لاش میں سے کوئی بھی عضو نہ جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۲۵۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سہرہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۵۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہؓ کی ایک جماعت تبلیغ اسلام کے لیے بھیجی تھی۔ انھیں ”القرآء“ کہا جاتا تھا۔ بنو سہم کے دو قبیلے بدل اور دو ان نے ایک کنویں کے قریب ان کے ساتھ قتل و کشت کی یہ کہیں ”بنو مہودہ“ کے نام سے مشہور تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان سے کہا کہ خدا گواہ ہے، ہم تمہارے خلاف لڑنے یہاں نہیں آتے ہیں، بلکہ ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ضرورت پر آمون کیا گیا ہے لیکن تمہارے ان قبیلوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا اور صرف ایک صحابی کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر بچ نکلے تھے۔ اور مدینہ آکر اطلاع دی تھی اس واقعہ کے بعد ان حضرات نے صبح کی نماز میں ان کے لیے ایک مہینے تک بدعا کی تھی۔ اسی دن سے دعائے قنوت کی ابتداء ہوئی، ورنہ اس سے پہلے ہم بدعا، قنوت کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعاء کون کون کے بعد پڑھی جائے گی یا قرأت قرآن سے فارغ ہونے کے بعد درود کر کے سے پہلے، انس رضی اللہ

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْيَلَاءِ وَأَنْ يَشَارَ
بِبَارِكِ عَلَى أَوْصَالِ شَيْءٍ مُنْزَعٍ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا عَقْبَةُ بْنُ
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَ
فَرَسًا إِلَى عَامِرٍ لِيَقْتُلَهُ بِشَيْءٍ
مِنْ جَسَدِهِ يَغْرِقُوهُ بِهِ وَ
كَانَ عَامِرٌ قَتَلَ عَظِيمًا
مِنْ عَظَمَاءِ يَهُودِ يَوْمَ بَدْرٍ
فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ
الطَّلَّةِ مِنَ السَّمَاءِ بِرُخْمَتِهِ
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ
عَلَى شَيْءٍ - ۶ -

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسِيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ
قَتَلَ جُبَيْبًا هُوَ أَبُو سَهْرَةَ - ۶ -

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ
رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ
فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَاتَانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ
يَزْعَلُ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بَيْتٍ يُقَالُ لَهَا
بَيْتُ مَعُونَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا
إِيَّاكُمْ أَسَدْنَا أَنْتَا خَيْرٌ مُخَنَّا زُونَ
فِي حَاجَتِنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَتَلُوهُمَا حَتَّى حَادَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا شَهْرًا فِي
مَكَّةَ الْعَدَاةِ وَذَلِكَ بَدَأُ الْقُنُوتِ
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ
سَأَلَ رَجُلٌ أَسْنَأَ عَنِ الْقُنُوتِ أَوْ بَعْدَ

عمر نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ قرأتِ قرآن سے فارغ ہونے کے بعد۔

۱۲۵۸- ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ صوب کے بعض قبائل کے لیے مددعا کرتے تھے۔

۱۲۵۹ - مجھ سے عبدالاعلیٰ ابن محماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کو انصاریہ اور بنو لحیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسلام کی تبلیغ کے لیے مدد چاہی۔ اہل بیت نے ستر انصاری صحابہؓ سے ان کی مدد کی، ہم ان حضرات کو ”الفرقاء“ (قادی کی جمع) کہا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں یہ حضرات دن میں پندرہ بار جمع کرتے تھے (معاشرہ حاصل کرنے کے لیے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بڑھو نہ پہنچے تو ان قبیلہ والوں نے انھیں دھوکہ دیا اور انھیں شہید کر دیا۔ جب اہل بیت کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بدو دعا کی، عرب کے انھیں چند قبائل رعل، ذکوان، عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہؓ کے بارے میں قرآن میں آیت نازل ہوئی اور ہم اس کی تلاوت کرتے تھے، پھر وہ آیت منسوخ ہو گئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو پہنچا دیجئے کہ ہم اپنے رب کے پاس آگئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی معنوں سے) اس نے خوش و خرم رکھا ہے۔ (اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رعل، ذکوان، عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے بدو دعا کی حتیٰ خلیفہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ بنو زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ستر صحابہؓ فقید انصار سے خلق رکھتے تھے اور انھیں بڑھو نہ کے پاس شہید کر دیا گیا تھا۔ قرآن سے کو کتاب اللہ ہے، عبدالاعلیٰ کی روایت کی طرح۔

السَّكُونِ أَوْ عِنْدَ فَرَاحٍ مِنَ الْقِيَاءِ قَالَ
لَا بَلَّ عِنْدَ فَرَاحٍ مِنَ الْقِيَاءِ -

١٣٥٨- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ -

١٢٥٩ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَنْدَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِغْلًا وَذُكْوَانَ وَعَصِيَّةً وَبَنِي الْحَيَّانِ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُلُّهُمْ قُرَّاءُ فِي رَمَائِهِمْ كَانُوا يَخْتَطِبُونَ بِالْعُقَارِ وَيَصَلُّونَ بِالتَّلِيلِ حَتَّى كَانُوا يَسِيرُ مَعُوقَةً فَتَلَوْهُمْ وَغَدَوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّتْ شَهْرًا فِي الصَّبْرِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانَ وَعَصِيَّةٍ وَبَنِي الْحَيَّانِ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِسْمُ ذَلِكَ رُفِعَ بَلَّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا إِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيْنَا وَأَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّتْ شَهْرًا فِي مَكَلَةِ الصَّبْرِ مَدَّ عَمُوا عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانَ وَعَصِيَّةٍ وَبَنِي الْحَيَّانِ سَأَلَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَلَوْا بِسِيرِ مَعُوقَةٍ قُرْآنًا كَمَا بَاخُوهُ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِذَ خَالَهٗ أَخَاهُ رَدْمَ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رُثَيْبُ الشَّرِكِيِّ عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ حَتَّى بَنَى ثَلَاثَ خِصَالٍ فَقَالَ سَيَكُونُ لَكَ أَهْلٌ الشَّمْلُ وَلِي أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ يَا هَلِ عَطْفَانِ بِالْفِ وَالفِ فَطُعِينَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ قَلْدٍ فَقَالَ عَدُوٌّ كَعْدَةُ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ قَلْدٍ اسْتَوَى بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَأَنْطَلَقَ حَرَامُ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَغْدَجٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي قَلْدٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُوا فِي كُنْتُمْ وَإِنْ فَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَمَحَا بِكُمْ فَقَالَ اتَّوَمِينُوا فِي أَمَلِكُمْ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحِبُّهُمْ ثُمَّ وَادُّهُمْ إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَاهُ بِالرَّمْحِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَنَزَلَتْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقَتَلُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الدَّاعِيهِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَسْخُوحِ إِنَّمَا مَدَّ لِقَيْنَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَارْضَانَا وَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ مَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ

۱۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل ام سلمہ رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کے بھائی (حرام بن طحان رضی اللہ عنہ) کو بھی ان کو بھی ان ستر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رئیس المشرکین عامر بن الطفیل نے حضور اکرم کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں اس نے کہا کہ یا تو یہ کیجئے کہ یہاں آبادی پر آپ کی حکومت رہے اور شہر ہی آبادی پر میری رہے یا مجھے آپ کا جانشین منتخب کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفانیوں کو لے کر آپ پر چڑھائی کروں گا۔ اس پر ان حضور نے اس کے لیے بددعا کی (اولم فلاں کے گھر میں وہ طاعون میں مبتلا ہوا۔ کہنے لگا کہ آل فلاں کی عورت کے گھر کے حوان اونٹ کی طرح مجھے بھی غلام کر لیا ہے۔ میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مرکب ہر حال ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حرام بن طحان رضی اللہ عنہ، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور ایک تیسرے صحابی جن کا تعلق بنی قلد سے تھا، آگے بڑھے حرام رضی اللہ عنہ نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے) نبو عامر تک پہنچ کر پہلے ہی کہہ دیا کہ آپ دو نزل میرے قریب ہی کہیں رہیں۔ میں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو آپ لوگ قریب ہی ہیں اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں (اور صورت حال کی اطلاع کریں)۔ چنانچہ قید میں پہنچ کر انھوں نے ان سے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں؟ پیچہ وہ ان حضور کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قید والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے آکر آپ پر نیزہ سے وار کیا، ہمام نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ نیزہ آراہ ہو گیا تھا حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس وقت نکلا، اللہ اکبر، کہہ کے رب کی قسم، میں نے تو کامیابی حاصل کر لی۔ اس کے بعد ان ایک صحابی کو بھی مشرکین نے پکڑ لیا (جو حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا) انھیں شہید کر دیا، پھر اس مہم کے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ صرف لنگڑے صحابی بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، بعد میں وہ آیت مسوخ ہو گئی، آیت یہ تھی، ”إِنَّا قَدْ لَقَيْنَا رَبَّنَا فَخَرِّصْنِي عَنَّا وَاسْرَ صَانَا“ (ترجمہ

۱ گزر چکا، اُن حضورؐ نے ان قبائل رعل، ذکوان، بنو لیان اور عصبیہ کے لیے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تھی تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۲۶۱۔ مجھ سے حیان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؓ نے خبر دی، انھیں معمرؓ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عطاء مر بن عبداللہ بن انس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب حرام بن لیحان رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ماموں تھے نہر معونہ کے موقع پر زخمی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انھوں نے لیل اپنے چہرہ اور سر پر لگا لیا اور فرمایا، میں کامیاب ہو گیا، کعبہ کے رب کی قسم!

۱۲۶۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب قریش کی اذیتیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی۔

اُن حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ بھی یہیں ٹھہرے رہو۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اپنے لیے ہجرت کی اجازت کے متوقع ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا، مجھے اس کی امید ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر آنحضرتؐ ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) منتشر لیٹ لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ (گھر کے اندر منتشر لیٹ لاکر) فرمایا کہ تخلیہ کر لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ صرف میری دونوں لڑکیاں یہاں موجود ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے، مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا مجھے بھی رفاقت کی سعادت حاصل ہوگی؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں اور میں نے انھیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ آپ نے آنحضرتؐ کو ایک اونٹنی جس کا نام ”الحجباء“ تھی، دے دی۔ دونوں حضرات سواری پر کوردانہ بولے اور غار، یہ غار نور پہاڑی کا تھا، میں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل بن سخرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ شیشی

وَذَكَوَانًا وَبَنِي لُحْيَانَ وَعُصَيْبَةَ
الْبَنَيْنِ عَصُومًا اللَّهُ وَرَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي حَيَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ عَمْرِو اللَّهِ
بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَمَا
طَلْعِنَ حَرَامُ بْنُ لِيحَانَ وَكَانَ خَالَهُ سَيِّدُهُ
سَيِّدُ مَعُونَةَ قَالَ يَا لِمَ هَكَذَا فَنَضَعَهُ عَلَى
وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَنْدَ عَلَيْهِ
الرُّذَى فَقَالَ لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ تُبْذَرَ لَكَ فَمَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي
كَأَرْجُوا ذَلِكَ قَالَتْ فَا نْتَظِرُكَ أَبُو بَكْرٍ
فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ مُطَهَّرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِي
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ أَشْعَرَتَا
أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
ثَلَاثَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَغْدُوَهُمَا لِلْخُرُوجِ
فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْحَبَابَةُ فَذَكَرْنَا فَانْطَلَقَا
حَتَّى أَتَيْنَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَى بَيْنَهُمَا
فَمَا مَرَّ بِنُفْهِيرَةٍ عِنْدَ مَا لَعِبَ اللَّهُ
بِالْطُّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَحْوَجَ عَائِشَةَ لِمَا

والی ادلتی حتی تو عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام رعام موشیوں کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آنحضرتؐ زاد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے (غارتوں میں آپ حضرات کی خوراک اسی کا دودھ تھی) اور پھر اسے چرانے کے لیے لے کر روانہ ہو جاتے تھے اس طرح کوئی چرواہا اس راڈ پر مطلع نہ ہو سکا۔ پھر جب آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ بھی پہنچے تھے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے۔ بیڑ معوز کے حادثہ میں عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ ابو اسامہ سے روایت ہے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ جب بیڑ معوز کے حادثہ میں قاری بھی شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید کئے گئے تو عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ یہ عامر بن نفیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ شہید ہو جانے کے بعد ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھالی گئی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو لاش آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھی، پھر وہ زمین پر رکھ دی گئی و مشرکین کی دستبرد سے بچانے کے لیے ان شہداء کے متعلق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (جبریل علیہ السلام نے) بتا دیا تھا۔ چنانچہ آل حضورؐ نے ان کی شہادت کی اطلاع صحابہؓ کو دی اور فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھی شہید کے بیٹے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انھوں نے اپنے رب کے حضور میں عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو اس کی اطلاع دے دیجئے کہ ہم آپ کے یہاں پہنچ کر کس طرح خوش اور مسرور ہیں اور آپ بھی ہم سے راضی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کے ذریعہ) مسلمانوں کو اس کی اطلاع دے دی، اسی حادثہ میں عروہ بن اسامہ بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے (پھر زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جب تولد ہوئے) تو ان کا نام عروہ، انھیں عروہ بن اسامہ رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس حادثہ میں شہید ہوئے تھے (اور زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر انھیں کے نام پر رکھا گیا۔

وَكَاثَتْ لَدَى بَكْرِ مَنَعَهُ نَكَانَ يَدُوحَ يَمَا
وَقَيْدًا وَاعْلَاهُمْ وَيُصْبِرُ قَبْلَ لِحْجَةٍ
الْيَمِينِ شَحْدًا تَسْرُحُ فَلَا يَفْطَنُ بِهِ
أَحَدٌ مِنَ الْبَعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ
مَعَهُمَا يُعْقِبَانِ حَتَّى حَادَا الْمَدِينَةَ
عَامِرُ بْنُ نُفَيْرَةَ لَيَوْمَ بَيْتِ مَعُونَةَ
وَعَبَّ ابْنُ أَسَامَةَ قَالَ قَالَ مِشَارُ
بْنُ عَمْرٍو وَهَذَا خُبْرِي ابْنِي قَالَ لَمَّا
قُبِلَ الْبَيْنَ بَيْتِ مَعُونَةَ وَأُسْمُو
عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الظُّمَرِيُّ قَالَ لَهُ
عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ مَنْ هَذَا فَأَسَارَى
قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ
هَذَا عَامِرُ بْنُ نُفَيْرَةَ فَقَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رَفِيعٍ
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ لَمْ نُنْظُرْ إِلَى
السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّدْصِ ثُمَّ
وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَنَحَاهُمْ
فَقَالَ إِنْ أَصْحَابُكُمْ قَدْ أَصِيبُوا
وَلَا تَهْمُ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا
وَبَنَّا أَخْبِرْنَا إِخْوَانَنَا جَمَاعًا
رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ فَخَبَرَهُمْ
عَنْهُمْ وَأُصِيبَ بِيَوْمِئِذٍ
فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ نُفَيْرَةَ
أَسْمَاءُ بْنُ الصَّلْتِ تَشْمِي
عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو وَمُنْدَرُ
بْنِ عَمْرٍو وَشَيْ

بِهِ

مُنْدَرُ بْنُ

۱۲۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو مجاہد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی، اس دعا قنوت میں آپ نے رعل اور ذکوان کے لیے بددعا کی۔ آپ فرماتے تھے کہ قبیہ عصبیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی و عصیان کیا۔

۱۲۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بر معوضہ کے حادثہ میں شہید کیا تھا۔ تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی تھی، آپ قبائل رعل بنو لحيان اور عصبیہ کے لیے ان نمازوں میں بددعا کرتے تھے، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں اصحاب کے بارے میں جو بر معوضہ کے حادثہ میں شہید کر دیئے گئے تھے، قرآن مجید کی آیت نازل کی، ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے لیکن بعد میں وہ منسوخ ہو گئی تھی۔ (آیت کا ترجمہ) ”ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آگے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی اور خوش اور ہم بھی اس کے یہاں راضی اور خوش ہیں“

۱۲۶۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ کدال صاحب نے تو آپ ہی کے واسطے سے مجھے بتایا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت کو جو ”القرآن“ کے نام سے مشہور تھی اور جو ستر کی تعداد میں تھے مشرکین کے بعض قبائل کے یہاں بھیجا تھا۔ مشرکین کے ان قبائل نے حضور اکرم کو ان

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي جَحْلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا مَدْعَاً عَلَى رِغْلٍ وَذِكْوَانَ وَفَعَلَ عُصْبَةُ عَصَبٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا تَعْيِيَّ أَهْلَ بَيْتِهِ بِمِثْرِ مَعْوِذَةٍ ثَلَاثِينَ مَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذِكْوَانَ وَعُصْبَةَ عَصَبٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ أَنَسٌ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ مِثْرِ مَعْوِذَةٍ قُرْآنًا قَرَأْنَا لَا حَتَّىٰ شَيْخٌ بَعْدَ بَلْعُوٍّ أَقْرَمْنَا لَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضَىٰ عَلَنَا وَوَضِعْنَا عَنْهُ۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ مَدْعَاً أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا مَدْعَاً كَانَ بَعْثَ نَاسًا يَقَالُ لَهُمُ الْقُرْآنُ وَ هُمْ سَبْعُونَ رَحِلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ

مِنْهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هُؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْهُمْ وَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ فَفَقَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ الزَّكُوعُ شَهْرًا ابْتَدَعُوا عَلَيْهِمْ -

باب ۴۷ غزوة الخندق وهي الأحزاب
قال مؤسلي بن عقيب كانت في
شوال سنة أربع

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا حَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَجْزِهِ وَغَزَاهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ -

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْفُلُ الثَّرَابَ عَلَى الْكِنَادِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ -

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ عَمِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَمِيدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي عُنْدِ قَوْمٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُبُودِ قَالَ أَلَسْتُمْ إِنْ الْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ

صحابہ کے بارے میں پہلے حفظ و امان کا یقین دلایا تھا، لیکن یہ لوگ صحابہ کی اس جماعت پر غالب آ گئے اور غدار کی، اور انھیں شہید کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موقع پر رکوع کے بعد ایک مہینے تک تنوت پڑھی تھی اور اس میں ان مشرکین کے لیے بد دعا کی تھی۔

۲۶۹ - غزوہ خندق، اس کا دوسرا نام غزوہ اہزاب ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق شوال سنہ ۳ ہجری ہوا تھا۔

۱۲۶۶ - ہم سے یعقوب بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو انھوں نے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا (تاکہ لڑنے والوں میں انھیں بھی شامل کر لیا جائے) اس وقت آپ چودہ سال کے تھے، تو آنحضرت نے انھیں اجازت نہیں دی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جب آپ نے ان حضوروں کے سامنے پیش کیا تو ان حضوروں نے اجازت دے دی۔ اس وقت آپ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

۱۲۶۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے، صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھود رہے تھے اور میں ہم اپنے کانڈھوں پر منتقل کر رہے تھے اس وقت ان حضوروں نے دعا کی، اے اللہ! آخرت ہی کی زندگی بس زندگی ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

۱۲۶۸ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح سویرے ہی خندق کھود رہے ہیں، ان کے پاس ملازم نہیں تھے کہ ان کے بجائے وہ اس کام کو انجام دیتے، جب ان حضوروں نے ان کی اس مشقت، بھوک اور فاقہ کو دیکھا تو دعا کی اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی

مغفرت کیجئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے جواب میں کہا ہم ہی ہیں جنہوں نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اسے جہاد کا عہد کیا ہے، جب تک ہماری جان میں
جان ہے۔

۱۲۶۹۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ہرینہ کے چاروں طرف مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہو
گئے اور مٹی اپنی پیٹھ پر منتقل کرنے لگے اس وقت وہ بیشتر بڑھاپے
تھے، ہم نے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر عہد کیا، جب تک ہماری
جان میں جان ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا کی، اے اللہ! بغیر تو صرف آخرت ہی کی حیر ہے، پس انصار
اور مہاجرین کو آپ برکت عطا فرمائیے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک مٹھی جو آنا اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ایسے روغن میں جس کا مزہ بھی بگڑ
چکا ہوتا ملا کر پکا دیا جاتا، یہی ماحضر ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رکھ دیا جاتا،
صحابہ مبھوکے ہوتے، یہ ان کے حلق میں چپکتا تھا اور اس میں بدلہ بھی
ہوئی تھی۔

۱۲۷۰۔ ہم سے خلا دین یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن
ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جابر رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ خندق
کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی ٹپکی،
جس پر کہال اور بھادڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لیے خندق کی
کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ٹپا رہی ہوگی
ہے۔ ان حضروں نے فرمایا کہ میں اندازتہا ہوں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے
اس وقت دھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا پیٹ پیچھے سے بندھا ہوا
تھا۔ تین دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا تھا، نغصہ
نے کال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا چٹان (ایک ہی ضرب
میں) بالوکے ڈھیر کی طرح بہ گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے
گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیے (گھر آکر) میں نے اپنی بڑی سے
کہا کہ آج میں نے حضور اکرم کو (خافق کی وجہ سے) اس حالت میں دیکھا

فَاَعْرِضْ لَآ نَصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ فَقَالُوا حَبِيبُنَا لَهُ
نَحْنُ الشَّيْنُ يَا كَعُوَامُ مُحَمَّدًا
عَلَى الْجَهَادِ مَا يَقْبَلُكَ اَمْرًا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٌ شَا عَمْرُو بْنُ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يُخْفِرُونَ الْحَنْدُ فِي حَوْلِ الْمَدِينَةِ
وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ
نَحْنُ الشَّيْنُ يَا كَعُوَامُ مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا يَقْبَلُكَ اَمْرًا
ثُمَّ قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَأَخِيرُ الْأَخِيرِ
خَيْرُ الْآخِرَةِ - فَأَبْرَكَ فِي الْأَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرَةِ قَالَ لِيُتَوَنَّ بِكَ كَعُوَامُ الشَّعِيرُ فَيُضَنَّهُ
لَهُمْ بِأَهَالِهِ سَبْعَةَ تَرْمِغٍ بَيْنَ يَدَيْ الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ
جِياعٌ وَهُمْ يَشْتَعُونَ فِي الْخَلْقِ وَالْهَارِمْ مُشْتَبِهٌ -

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلْدٌ وَبْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
ابْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا
بِیَوْمِ الْحَنْدِ فِي خَنْدَرٍ عَرَضَتْ كُدَيْةٌ شَدِيدَةٌ
فَجَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
هَلْ لَهَا كُدَيْةٌ عَرَضَتْ فِي الْحَنْدِ فَقَالَ
أَنَا نَزِلٌ ثُمَّ نَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحُجْرَةٍ
لَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ رَدَدْنَا وَقَدْ وَاقَا فَآخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلُ
فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهِيلًا أَوْ أَهْلِيَهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشِدَّ لِي إِلَى الْبَيْتِ
فَقُلْتُ لِمَ رَأَيْتُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ
شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَابَتْ
الْعَنَاقُ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ

کہ صبر ہو سکا، کیا تھا رے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں، کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ میں نے بکری کے بچے کو زبحہ کیا اور میری بیوی نے جو پیسے بچہ گوشت کو کم کرنے لاندی میں رکھا رکھنے کے لیے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انا گودھا جاچکا تھا اور گوشت چو لھے پر پکھنے کے قریب تھا۔ حضور اکرمؐ سے میں نے عرض کی، گھر کھانے کے لیے مختصر سی چیز تیار ہے، یا رسول اللہ! آپ اپنے ساتھ ایک دو آدمیوں کو لے کر تشریف لے چلیں، اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنا ہے؟ میں نے آپؐ سے سب کچھ بتا دیا۔ اہل حضورؐ نے فرمایا کہ بہت ہے اور نہایت عمدہ و طیب۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ چو لھے سے لاندی نہ اتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں، میں ابھی آ رہا ہوں۔ پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ سب لوگ چلیں۔ تمام انصار اور مہاجرین تیار ہو گئے۔ جب جابر رضی اللہ عنہ گھر میں پہنچے تو اپنی بیوی سے انھوں نے کہا، اب کیا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لارہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا، اہل حضورؐ نے آپؐ سے کچھ پوچھا بھی تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں، اہل حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اندر داخل ہو جاؤ، لیکن ارحام نہ ہرنے پائے اس کے بعد اہل حضورؐ روٹی کا چوراکہ لے لگے اور گوشت اسی پر ڈالنے لگے، لاندی اور تیز روڑوں ڈھکے ہوئے تھے۔ اہل حضورؐ نے اسے لیا اور صحابہؓ کے قریب کر دیا۔ پھر آپؐ نے گوشت اور روٹی نکالی، اس طرح آپؐ برابر روٹی چوراکہ لے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ رضی اللہ عنہم شکم سیر ہو گئے اور کھانا باقی بھی بچ گیا۔ آخر میں اہل حضورؐ نے جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں حدیر میں بھیجو، کیونکہ آج کل لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔

۱۲۶۱ - مجھ سے عمر دین علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انھیں سعید بن میناء نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا، کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ انتہائی جھوک میں

فِي السُّبُرَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجَبِينَ قَدْ انْكَسَرَتِ السُّبُرَةُ بَيْنَ الرَّثَائِيَةِ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْفَجَ فَقُلْتُ طَعِمْتُ لِي فَقُمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ السُّبُرَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِي فَقَالَ قَوْمُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ وَجِئْتُ بِهَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَصَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُجَبِّدُ السُّبُرَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيُغَوِّفُ حَتَّى سَبَّعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ صَلَّى هَذَا وَ

أَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ

أَصَابَتْهُمْ

مَتَاعَةٌ

۱۲۶۱ - حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ شَنَّالٍ عَامِرٌ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمُصًا شَدِيدًا فَأَتَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ

مبتدا میں۔ میری بیوی ایک ہتھیار لکال کر لائیں جس میں ایک صاع جوڑھے گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چلی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور آل حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ رض کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا رہیں جتنا کھانا ہے، کہیں اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر چلے آؤ، چنانچہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے کان میں یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جوڑھے میں جو ہمارے پاس تھے، اس لیے آپؐ دو ایک صحابہؓ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں لیکن حضور اکرمؐ نے بہت بلند آواز سے فرمایا اے اہل خندق! جا رہے تھے اسے لیے کھانا تیار کر دیا ہے بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد آل حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک میں آنے جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا، ادھر حضور اکرمؐ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا، میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آل حضورؐ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا دی، ہانڈی میں بھی آپؐ نے مٹھوک کی آمیزش کی اور برکت کی دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے رشکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرات واپس آئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

۱۲۷۲۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ روایت (حسب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے

عَنْكَ شَيْءٌ خَارِيٌّ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْمًا شَدِيدًا ۚ فَأَخْرَجَتْهُ إِلَى حِوَاتِنِهِمْ صَاعٌ مِّنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِهِمْ مَّةٌ دَاجِيَةٌ فَذَبَحْنَاهَا وَطَحْنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَعْنَاهُ إِلَى خَدَائِجِنَا وَقَطَعْنَاهَا فِي مَبْدِ مَتَعَاتِنَا وَلَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَكَذَا تَقْضِي حَبْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَّعَهُ لِحَمَتِهِ فَنَارُؤُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهِمْ مَّةً لَنَا وَطَحْنَاهَا صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَيْنَا وَنَغْبِرُ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ مَنَعَ سُورَةً فَنَحَى هَلَاكِيكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُجْبِرُنَّ عَجِيئَتَكُمْ حَتَّى أَجِثَ فُجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِدْمِ النَّاسِ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ فَأَخْرَجْتُ لَنَا عَجِيئَةً فَبَصَنَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَنَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ خَازِنَةً فَلْيَخْزِرْ مَعِي وَاحْتَدِ حِي مِرْتُ مِرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوها وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَوْ أَنَا أَكَلْتُ حَتَّى تَرَكُوا وَاحْتَرَقُوا وَإِنْ بُرْمَتُنَا لَتَغَطَّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِيئَتُنَا لَيُخْبِرَنَّ كَمَا هُوَ۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَوَكُودٍ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ

مِنْكُمْ وَإِذْ مَنَعْتُكَ الْإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ
كَانَ ذَلِكَ بِيَوْمِ الْخُسُوفِ -

بنو بن بن

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ
الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ الثَّرَابُ يَوْمَ الْخُسُوفِ
حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ غَمَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ -

وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْتَدَيْنَا
وَلَا نَقَصَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنزَلْنَا سَبْعِينَ عَشْرَ لَيْلًا
وَكُنَّ الْأَقْدَامُ إِنْ رَفَعْنَا
إِنْ أَرَادُوا تَبَعُوا عَلَيْنَا
إِذَا أَمَادُوا فَنَشْتَأَبِنَا

وَسَمِعَ بِهَا مَوَدَّةَ ابْنِ أَبِي

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحَكَمِيُّ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُمُ بِالضَّبَاوِ
أَهْلَكُمْ عَادُوا بِالنَّبِيِّ -

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بَنْزَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ كَمَا كَانَ
يَوْمَ الْخُسُوفِ وَخُذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيهِ يَنْقُلُ
مِنْ ثَرَابِ الْخُسُوفِ حَتَّى وَاسَى عَيْنِي
الْغُبَارُ حَلَدَةً بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرًا
الشَّعْرِ فَمَسَحَهُ بِرُجُلِهِ بِكَلِمَاتِ بْنِ دَوَّاحَةَ
وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ يَقُولُ -

اور تمہارے نشیبی علاقہ سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں چکا چوند ہو
گئی تھیں اور دل حلق تک آگئے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ
آیت غزوہ خندق کے واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

۱۲۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اٹھا اٹھا کر لارہے تھے، یہاں تک کہ آپ کا بطن مبارک غبار
سے اٹ گیا تھا۔ اہل حضورؐ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔

۱۲۴۴۔ خدا کی قسم، اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے
نہ نماز پڑھتے، پس آپ ہمارے دلوں پر سکینت و طمانیت نازل کیجئے اور
اگر ہماری مدد بھڑ بھڑ جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے، جو لوگ
ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں، جب یہ کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی
نہیں مانتے، ”آئینا آئینا“ ہم ان کی نہیں مانتے، ہم ان کی نہیں مانتے
پر آپؐ کی آواز بلند ہوجاتی۔

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے حکم نے حدیث بیان
کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، پر دایا ہوا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عادی بچھا
ہوا سے ہلاک کر دی گئی تھی۔

۱۲۴۵۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا
کہ میں نے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے
کہ غزوہ ازاب یعنی غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے دیکھا کہ خندق کے اندر سے آپ بھی مٹی اٹھا اٹھا کر لارہے ہیں،
حضور اکرمؐ کے بطن مبارک کی جلد مٹی سے آٹ گئی تھی، آپؐ کے رسیٹے
سے پیٹ تک، گھنے بالوں کی ایک لکیر اٹھی میں نے خود سنا کہ اہل حضورؐ
ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یا شعراء مٹی منتقل کرنے ہوئے پڑھ رہے
تھے، آپؐ کی زبان مبارک پر ان کے یہ اشعار جاری تھے۔

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا هُنَا بَيْنَا
وَلَا نَمَدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَا شَرِكُنْ سَكِينَتَنَا عَلَيْنَا
وَتَكُنْ لَنَا قَدَامَ رَأْيِنَا
إِنَّ الْأُولَى مَتَدَّ بَعْدُ عَلَيْنَا
وَأَنْ أَرَادُوا فِئْتَةً أَمِينَا

قَالَ ثُمَّ بَيَّنَّ صَوْنَهُ بِأَخِيرِهَا

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ أَذَلُّ بَعْدِ رَسُولِهِ مَنْ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ -

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَآخِذُوا ابْنَ طَارِسٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنِسْوَاتِهَا تَتَطَفُّ
قُلْتُ تَنْدُ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَكْرَهُنَّ
فَكَمْ يَجْعَلُ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ أَلَيْسَ
فَاتَهُمْ يَتَنَظَّرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونُوا فِي
اِخْتِباسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَكَمْ تَدْعُهُ حَتَّى
دَهَبَ فَلَمَّا تَفَقَّ نَ النَّاسُ خَطَبَ مَعُودِيَّةً
قَالَ مَنْ كَانَ يَرِيدُ أَنْ يَبْكُكُمْ فِي هَذَا
الْأَمْرِ فَلْيَطْبِعْ لَنَا قَوْلَهُ فَلَمَّحْنُ أَحَقُّ
بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ
مُسْلِمَةَ فَهَلَا أَحَبُّنُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَكَلَّمْتُ حَبِيبِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ
أَحَقُّ بِطَلْعِ الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ
وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ

”اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم مدد
کرتے نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر اپنی طرف سے سکینت و طمانین
نازل فرمائیے اور اگر ہماری مٹ بھڑکے تو ہمیں ثابت قدمی
عنایت فرمائیے۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں جب
ہم سے کوئی فتنہ چاہتے ہیں (یعنی یہ کہ ہم اسلام کو چھوڑ دیں)
تو ہم ان کی نہیں سننے، بیان کیا کہ آل حنفزہ آخری کلمات کو
کھینچ کر پڑھتے تھے۔“

۱۲۷۶۔ مجھ سے عبد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے، آپ عبد اللہ بن دینار
کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں میں نے شرکت کی، وہ
غزوہ خندق ہے۔

۱۲۷۷۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
خبر دی، انھیں معمر بن راشد نے، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان
سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے
ابن طارِس نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے اور ان سے ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا تو
ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے
کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جو کیفیت ہے وہ آپ بھی دیکھ رہی
ہیں (یعنی علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات اور جنگیں اور مجھے
حکومت کے معاملات میں کوئی عمل دخل حاصل نہیں ہے) حفصہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں کے اجتماع میں جاؤ، لوگ تمہارا انتظار کر رہے
ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا موقع پر نہ پہنچنا مزید اختلافات اور تشدد
کا سبب بن جائے۔ آخر حفصہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر عبد اللہ رضی اللہ
عنه گئے پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے غصہ
دیا اور کہا کہ خلافت کے مسئلے پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ہمارے سامنے آکر
گفتگو کرے، یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا)
زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ! حبیب بن
مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس پر کہا کہ آپ نے وہیں اس

صَلَمَةُ حَفَرِيٍّ بَيْنَ الْجَمْعِ
وَسَفِيَةُ السَّامِ وَحُمْدُ
عَلِيٍّ عَزِيدٌ ذَلِكَ كَذَبٌ
مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ
ثَالِ حَبِيبٌ حَفِظَتْ
وَعَصْمَتٌ ثَالِ
مَحْمُودٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّزَاقِ
وَلَوْ
سَأَلْتُمَا :-

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَعَزُ وَهُمْ
وَلَا يَجُزُّ دُنَا :-

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ
أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ
مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أُحِّبِّي الْأَحْزَابُ
عَنْهُ إِنْ نَعَزُ وَهُمْ وَلَا يَجُزُّ دُنَا
عَنْ نَسِيرٍ إِلَيْهِمْ :-

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا
هَيْثَمُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
بُيُوتَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَوةِ
الدُّسُطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ :-

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا النَّمِيطِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

کا جواب کہول نہیں دیا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وقت اپنا
دامن سمیٹ لیا تھا اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ
خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام
کے لیے جنگ کی جتنی بہکین پھریں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں
اختلاف کی خلیج اور وسیع نہ ہو جائے اور غزوہ نری ہو جائے احد میری
بات کا مطلب میری منشا کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے
وہ نعمتیں یاد آگئیں جو اللہ تعالیٰ نے (ممبر کرنے والوں کے لیے) جنوں
میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے
اور بچا لیے گئے۔ محمود نے عبد الرزاق کے واسطے سے (نسوانہا کے بجائے
لفظاً) فرساتھا بیان کیا (چوٹی کے معنی میں)

۱۲۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان سے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے موقع پر (جب کفار کا لشکر
ناکام واپس ہو گیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر
کبھی نہ آسکیں گے۔

۱۲۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم
نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق
سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب عرب
کے قبائل (جو غزوہ خندق کے موقع پر مدینہ چڑھ کر آئے تھے) ناکام
واپس ہو گئے تو آل حضور نے فرمایا کہ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ
ہم پر چڑھ کر نہ آسکیں گے بلکہ ہم ان پر فوج کشی کریں گے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا جس طرح ان کفار نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ (نماز
عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبول اور
گھروں کو آگ سے بھر دے۔

۱۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

بیان کی ان سے پہلی نے ان سے الرسول نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر سورج غروب ہونے کے بعد (لوگ) واپس ہوئے آپ کفار قریش کو راہِ ہجدا کہہ رہے تھے، آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سورج غروب ہونے کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا (جنگ کی مصروفیات کی وجہ سے) اس پر آنحضرت نے فرمایا، خدا گواہ ہے، نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا، آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادیِ بھان میں اترے۔ آلِ حضورؐ نے نماز کے لیے وضو کی ہونے بھی وضو کی پھر عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۲۸۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منذر نے بیان کیا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہٗ احزاب کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں تیار ہوں۔ پھر آلِ حضورؐ نے پوچھا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ پھر آلِ حضورؐ نے قبیہ مرتبہ پوچھا کہ کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر آلِ حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر (اسلامی لشکر) کو فتح دیا اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور احزاب (قبائل عرب) کو تنہا مغلوب کیا (غزوہٗ خندق کے موقع پر) پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں فراری اور عبیدہ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (قبائل) کے لیے (غزوہٗ خندق کے موقع پر) بد دعا کی کہ لے اللہ ان کے

عَنْ عَجَلِيٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ حَتَّى بَسَّ كَعْدَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْحَنَانِ فَنَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۖ ۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُسْكَدِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبُّيُّؤُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبُّيُّؤُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبُّيُّؤُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رِجْلَ نَبِيِّ حَوَارِيٍّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الرَّبُّيُّؤُ ۖ

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَكَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا يُعْزِزُهُ وَحْدَهُ عَسَىٰ وَغَلَبَ الْحَزَابُ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ ۖ

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا الْقَزَّازِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ

نازل کرنے والے جلدی حساب لینے والے قبائل عرب کو شکست دیکھے
اے اللہ! انھیں شکست دے دیجئے اور جھنجھوڑ دیجئے۔

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے
خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم اور نافع نے اور انھیں
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے،
حج یا عمرے سے واپس آتے تو سب سے پہلے مین مرتبہ تکبر کہتے، پھر
فراتے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک
اسی کے لیے ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،
ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے
رب کے حضور میں سجدہ ریز اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، اللہ نے
اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور احزاب کو تنہا شکست دی
۲۹۸ - غزوہ احزاب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

واپسی، پھر بنو قریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ

۱۲۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق
سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس
آئے اور کہا، آپ نے ہتھیار اتار دیئے، اب راگواہ ہے، ہم نے ابھی ہتھیار نہیں
اتارے، ان پر فوج کشی کیجئے۔ آل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کس پر؟
جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان پر اور انھوں نے (یہود کے قیدی، بنو قریظہ کی طرف
اشارہ کیا، چنانچہ حضور اکرمؐ نے بنو قریظہ پر فوج کشی کی۔

۱۲۸۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ جیسے اب بھی وہ غبار میں دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھ سو
اور فرشتوں کی وجہ سے قیدی بنو غنم کی گلی میں اٹھا تھا، جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف کارروائی کی تھی۔

۱۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جابر
بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنزِلَ الْكِتَابِ سُبُوحٌ الْحَبَابِ
أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزَلْهُمْ :-
۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ
الْعُمْرَةِ نَبَّأُ فَيَكْبُرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
أَيُّبُونَ نَافِعُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ
مَدَدَى اللَّهِ وَعُدَاةُ وَفُكْرُو عِبَادِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

۲۹۸ بِأَدْنَى مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْأَحْزَابِ وَفُجِرَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَفُجِرَ صَوْتُهُمْ :-
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
فَالَتْ عَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْغَزَاةِ فِي وَصْنِهِ اسْتَلْحَ وَاغْتَسَلَ امَّاكًا
جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَصَعْتَ
الاسْتَلْحَ وَاللَّهُ مَا نَزَعْنَاكَ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ
فَالَيْ أَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَاشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ :-
۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ حَزِيمٍ
عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَدَلٍ عَنْ أَبِي رَزَافٍ قَالَ
كَأَنِّي انْظُرُ إِلَى الْخُبَارِ سَاهِطًا فِي رُفَاقِ بَنِي غَنَمٍ
مَوْكِبِ جَبْرِيلَ حِينَ صَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ -

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے فرمایا کہ تمام مسلمان عصر کی نماز بنو قریظہ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں (بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے بعض حضرات رجو کچھ پیچھے رہ گئے ہوں گے) عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہو گیا۔ ان میں سے کچھ صحابہؓ نے تو کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے (کیونکہ ان حضورؐ نے بنو قریظہ میں نماز عصر پڑھنے کے لیے فرمایا ہے) اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ آنحضورؐ کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا۔ بعد میں ان حضورؐ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپؐ نے کسی نے عمل پر نیکر نہیں فرمائی (کیونکہ دونوں جاہلوں نے اپنی فہم کے مطابق ٹھیک عمل کیا تھا۔

۱۲۸۹۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہؓ اپنے باغ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند کھجور کے درخت متعین کر دیتے تھے (کہ اس کا پھل حضور اکرمؐ کی خدمت میں بدر کے طور پر بھیج دیا جائے) یہاں تک کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو ان حضورؐ نے ان ہدایا کو واپس کر دیا امیر سے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ لینے کے لیے اس حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضورؐ وہ کھجور ام امین رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آگئیں اور کچھ امیری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ پھل تمہیں نہیں ملیں گے، اس حضورؐ مجھے عنایت فرما چکے ہیں، یا اسی طرح کے الفاظ انھوں نے بیان کیے۔ اس پر ان حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنے لو (اور ان کا مال انھیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہے جا رہی تھیں کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ آنحضورؐ نے انھیں میرا خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا پھر انھوں نے مجھے چھوڑا، یا اسی طرح کے الفاظ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیے۔

۱۲۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے بیان کیا، انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ انھوں نے نماز کا وقت ہو جائے، پھر بھی نہ پڑھی جاتے۔ بلکہ صرف بنو قریظہ تک پہنچنے میں محبت مطلوب تھی۔

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ إِذْ هُزِبَ لَدَيْهِمُ الْيَتَامَى وَالصُّفَرَاءُ فِي صَبْحٍ قَدِ ابْطَلَتْ فَأَذَرَكَهُمْ نَعْمُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَ لَدُنْصَلِّيَ حَتَّى نَأْتِيَهَا وَثَالَ بَعْضُهُمْ مَلْ نَصَلِّيَ لَمْ يَرِدْ مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُ يُعْتَفُ وَاحِدًا مِنْهُمْ -

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اسْوَدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا شَيْخٌ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّحْبُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّخْلَاتِ حَتَّى أَتْنَاهُ قَرِيبَةً وَالتَّصْبِيرِ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُوْنِي أَنْ أَقِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ التَّذْيِينَ كَانُوا عَطَّوْهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَغْطَاهُ أَمْراً أَيْمَنَ فَيَأْتِ أَمْراً أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبُ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالتَّذْيِ لَإِلَهِ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَفَكَرَ أَغْطَاهُ نِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالتَّذْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أَغْطَاهَا حَبِيبُ أُمِّهِ قَالَ عَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ كَمَا قَالَ -

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

ابو امامہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ گھر سے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جنگ کے قریب ہوئے جسے آں حضورؐ نے ناز پڑھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا تو ان حضوروں نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یا آں حضورؐ نے فرمایا (اپنے سے بہتر کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بنو قریظہ نے آپ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے ہیں چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا آں حضورؐ نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

۱۲۹۱۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن غیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے قریش کے ایک شخص، جہان بن عرفہ نامی نے ان پر تیر چلایا تھا اور وہ ان کے بازو کی رگ میں آگے لگا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا، تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب حضورؐ کو غزوہ خندق سے واپس ہوئے اور مہتیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے وہ اپنے سر سے غبار چھاڑ رہے تھے۔ انھوں نے آں حضورؐ سے کہا، آپ نے مہتیار رکھ دیئے! خدا کی قسم، ابھی میں نے مہتیار نہیں اتارے ہیں، آپ کو ان پر فوج کشتی کوئی ہے۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کون پر؟ تو انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ آں حضورؐ بنی قریظہ تک پہنچے۔

۱۔ مدینہ ہجرت کے بعد حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور آس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے معاہدہ امن و صلح کر لیا تھا لیکن یہودی براہِ اسلام کے خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے۔ درپردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی برابر ہوتی رہتی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جو انتہائی فیصلہ کن غزوہ تھا، جب مشرکوں کو اس میں شکست ہو گئی تو ان حضوروں نے فرمایا تھا کہ اب کبھی انھیں ہم پر اس طرح چڑھ کر کئے کی بہت نہ ہوگی اس غزوہ میں خاص طور سے بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس لیے غزوہ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ حکم فرمایا کہ انھیں اب مہلت نہ ملنی چاہیے۔

۱۔ مَا مَنَّا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ فَزْزِظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى حِمَابٍ فَلَمَّا دَفَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مَقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِي ذُرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتُ بِكُمْ اللَّهُ وَرَبِّمَا مَالَهُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ :-

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْخُدْرِيُّ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ جَبَانُ بْنُ الْعَدْوِيِّ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُدْرَةِ وَنَحِمَ السَّلَامَ وَاعْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْعَبَارِ فَقَالَ قَدْ وَصَّيْتُ السَّلَامَ وَاللَّهُ مَا وَصَّيْتُ

اَخْرَجَ الْيَهُودَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا بَنَ فَأَشَارَ إِلَى مَنِيٍّ قَوْلَهُ فَمَا تَأْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَارْفِي أَوْ حُكْمٌ فِيهِمْ أَنْ تَقْتُلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِّي النِّسَاءَ وَالْأَرْبَابَ وَأَنْ تُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ قَالَ هَيْهَاتُ مَا خُبِرْتُ أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيَبَى أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ نَارِي أَطْنُ إِنَّكَ تَدْرِي وَضَعْتَ الْحَرْبَ مَبِينًا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قَرِيبٌ شَيْءٌ فَإِذَا بَقِيَ لِحَرْبٍ أُجَاهِدَهُمْ فَبَقِيَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتُ مَا فُجِرُهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا مَا ذَفَعَتْ مِنْ لَبَنِهِمْ فَكَلِمَةً عَنْهُمْ وَفِي الْمُسْحِدِ خِيَمَةٌ مِنْ لَبَنِي غِفَارِ الرَّاءِ ثُمَّ سَيْدُ الْيَهُودِ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الشَّيْءُ يَا قَيْنَانِ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْدُو جُرْهُدٌ دَمَا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ صَيْفَالِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ السَّبْرَاءِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَنٍ أَهْجَمُ أَوْ حَاجِجُ وَحَبْرِيْلُ مَعْلَقٌ وَمَنَاذِرُ بَرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ السَّبْرَاءِيِّ بْنِ عَزَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انھوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد احد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ آل حسنور نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کا اختیار دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے افراد ان کے جنگ کے تابع ہیں، قتل کر دیئے جائیں ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے، ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ وعدہ کی تھی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور انھیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ آپ ختم کر دیں گے لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ باقی ہے تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں، اور اگر لڑائی کے سلسلے کو آپ نے ختم ہی کر دیا ہے تو پھر میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیجئے۔ آپ کے زخم تقریباً ٹھیک ہونے لگے تھے اور اسی میں میری موت واقع کر دیجئے، چنانچہ سینہ پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔ مسیح بن قیس بنو غفار کے کچھ صحابہ کا بھی ایک خیمہ تھا خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبراتے اور انھوں نے کہا، اے اہل خیمہ! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں آ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ کی وفات اسی میں ہوئی، فرضی اللہ عنہ وارضاه۔

۱۲۹۳- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو، یا آل حسنور نے اس کے بجائے ”عاجم“ فرمایا، جبریل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں، اور ابراہیم بن ملہان نے شیبانی کے واسطے سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن قریظ

سے ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بیٹے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بکری آئی اور اس نے ان کے سینہ پر اپنا کھردھ دیا جس سے ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔

کے موقع پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبریلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۹۹۔ غزوہ ذات الرقاع

اسی کا دوسرا نام غزوہ محارب حنفہ و بنی ثعلبہ بھی ہے جو قبیلہ غطفان میں سے تھے حضور اکرمؐ نے اس غزوہ میں مقام نخل پر پڑاؤ کیا تھا۔ یہ غزوہ غزوہ خیبر کے بعد بڑا سب کبوترکہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے بعد مدینہ آئے تھے (اور غزوہ ذات الرقاع میں ان کی شرکت رواترول سے ثابت ہے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا، انھیں عمران عطار نے خبر دی انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف دو قروں میں پڑھی تھی۔ اور یحییٰ بن سواد نے بیان کیا، ان سے زیادہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسوی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تھی۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کيسان سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے، وہاں آپ کا قبیلہ غطفان کی ایک عات سے سامنا ہوا، لیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی، اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے (اچانک حملے کا) خطرہ تھا اس لیے آل حضورؐ نے دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ اور زید بن سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ فدا القرو میں شریک تھا۔

۱۲۹۳۔ ہم سے محمد بن علا نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابورودہ نے اور ان سے ابوسوی اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرْيَةَ لِحْصَانَ ابْنِ ثَابِتٍ أَهَجَ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَهُ ۝

بَابُ ۴۹۹ عَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَجِيءَ عَزْوَةَ مُحَارِبِ حَنْفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ فَتَنَزَّلَ نَخْلًا وَ هِيَ تَعُدُّ خَيْبَرَ لِرَأَى أَبَا مُوسَى جَاءَهُ تَعْدُ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي عَزْوَةِ السَّابِغَةِ عَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ مِيزِي قَرِيٍّ وَقَالَ مَكْرُمٌ سَوَادُكَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبِ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ اسْحَقٍ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتِي الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ عَزْوَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ ۝

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَافَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے قرعہ ایک اونٹ تھا جس پر کچے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے۔ رسید بن لویل اور بشتت سفر کی وجہ سے ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، مانع بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی ٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لیے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پیوں سے باندھا تھا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر آپ کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہیے تھی، آپ اصل میں پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کا کوئی عمل خیر لوگوں کے سامنے آئے۔

۱۲۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے یزید بن رومان نے، ان سے صالح بن خوات نے، ایک ایسی صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی، کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت دوسری جماعت مسلمانوں کی دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آل حضورؐ نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آل حضورؐ نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور رکوع و سجود کے بعد آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز جو باقی رہ گئی تھی پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زبیر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام محل میں تھے پھر آپ نے نماز خوف کا تذکرہ کیا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نماز خوف کے سلسلے میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں، یہ روایت ان سب میں زیادہ بہتر ہے۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی، ان سے ہشام نے، ان سے زید بن اسلم اور ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی النمار میں (نماز خوف) پڑھی تھی۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَحَدَّثَنَا كُفْرًا بَيْنَنَا بَعْضُهُمْ تَحْقِيقُهُ فَتَقَبَّلَتْ أَفْعًا مَنَا وَتَقَبَّلَتْ قَدَامَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِصْرَقَ فَتُسَبِّتُ غَزَاةً ذَاتَ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا تَحْقِيقُهُ مِنَ الْخِصْرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يَهْدِي هَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ شَيْخِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذَاتَ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّهَ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَبَتَّ قَائِمًا وَاسْتَوَى إِلَيْهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّهَ الْعَدُوَّ وَجَّهَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمْ الرُّكْعَةَ الَّتِي تَبَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ تَبَتَّ جَالِسًا وَاسْتَوَى إِلَيْهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ قَدْ كَرَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْعَاسِمَ بْنَ مَعْشَرٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ بَنِي النَّمَارِ۔

۱۲۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے ان سے صالح بن خوات نے، ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز خوف میں امام فدیہ رو بہ کر کھڑا ہو گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نمازیں بشریک ہوگی، اس عرصہ میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی، انھیں کی طرف رخ کیے ہوئے امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور دو سجود کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی، جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام اس دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے گا اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائے گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجود خود کرے گی۔

۱۲۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبن نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن خوات نے اور ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۲۹۷۔ محمد سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، انھوں نے قاسم سے سنا، انھیں صالح بن خوات نے خبر دی اور ان سے سہل بن ابی حمزہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۱۲۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب بن خبزی نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن خبزی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کے لیے گیا تھا، وہاں ہم دشمن کے آگے سے سانسے کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلے میں صف بندی کی۔

۱۲۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُودُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ بِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ الْأُولَى فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثَلَاثَتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ خَوَاتٍ قَالَ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَيْتِ خُزَايِمَةَ الْعَدُوِّ وَفَصَفْنَا لَهُمْ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي
الْعَاطِفَيْنِ وَالطَّائِفَةِ الْخَرِي
مَوَاجِهَتَا الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فِي
مَقَامٍ اصْحَابِهِمْ خَجَاءً وَلِلَّهِ فَصَلَّى
بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ
هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ -

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ
أَنْ حَاجَبُوا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ رُكْعَةٍ -

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ
ابْنِ شَجَابٍ عَنْ سَيَّانَ بْنِ أَبِي سَلَانَ الدُّوَلِيِّ
عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
رُكْعَةٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ مَا دُرُكَتْهُمْ الْقَائِلَةُ
فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعِصَاهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ
فِي الْعِصَاهُ يَسْتَفْظِلُونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ
سُمْرَةٍ فَقَلَقَ بَيْنَهُمَا سَيْفٌ قَالَ حَاجِبُ
فَمَنْ نَوْمَةً نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا جِئْنَا فَإِذَا
عِنْدَكَ أَعْرَابِي حَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَاجٍ
فَمَا سَتَيْقُظْتُ وَهُوَ فِي مَيْدٍ هَلَّا هَلَّا فَقَالَ لِي مَنْ
يَمْنَعُكَ مَنِيَّ قُلْتُ اللَّهُ فَمِمَّا هُوَ حَالِسٌ ثُمَّ لَمْ

علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ نماز دخول پڑھی اور دوسری جماعت
اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی پھر یہ جماعت جب اپنے
دوسرے ساتھیوں کی جگہ نماز پڑھ کر اچلی گئی تو دوسری جماعت آئی
اور آنحضرتؐ نے انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ
نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو
کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی
ایک رکعت پوری کی۔

۱۳۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث
بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے
حدیث بیان کی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔

۱۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی
نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی عتیق نے،
ان سے ابن شہاب نے ان سے سنان بن ابی سنان دوولی نے،
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔ پھر حباب بن جابر نے
تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قبیلہ کا وقت ایک داوی میں آیا، حباب ببول
کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے،
اور صحابہ و رشتہوں کے ساتھ کے لیے پوری داوی میں پھیل گئے حضور اکرم
نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت
پر لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کبھی تھوڑی ہی دیر میں سونے
ہوئے بوٹی تھی کہ آل حضورؐ نے ہمیں لپکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے
تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص
نے میری تلوار (مجھ پر) کھینچ لی تھی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو
منگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا، تمہیں میرے ہاتھ سے
آج کون بچائے گا، میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے حضور
اکرمؐ نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔ اور ابان نے کہا کہ ہم سے بھیجی بن ابی کثیر
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم

يَعَايَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
 أَبَانُ حَدَّثَنَا عَجَّازُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِأَذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ
 تَرَكْنَا هَاجِلًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
 نَحْبُكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَعْلِقٌ بِالشَّجَرَةِ فَأَخْذَرْنَاهُ فَقَالَ تَخَافُنِي
 قَالَ لَقَدْ قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ فَهَمَدَا
 أَمْعَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِمَّتِ
 الصَّلَاةُ فَكُنَّا بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا
 وَصَلَّى بِالنَّطَاقَةِ الْآخِرَى رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلْيَقُومَ رَكَعَتَيْنِ
 وَقَالَ مَسْدُودٌ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَنَّ
 عُثْمَانَ بْنَ الْخَارِثِ وَقَاتِلٌ فِيهَا مُحَارِبٌ خَصِمْتَا
 قَالَ أَبُو الزَّكَاكِيِّ عَنْ جَابِرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ
 فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً خُذِيَ صَلَاةُ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو
 هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْحُومٌ
 بَأْسَافَ غَزْوَةٍ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خَلْقَةٍ
 وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيِّينَ -

قَالَ بَنُو إِسْحَقَ وَذَلِكَ سَنَةُ سِتٍّ وَقَالَ

ایک ایسی جگہ آئے جہاں نہایت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہمہ آل
 حضور کے لیے مخصوص کر دیا تاکہ آپ والے آرام فرمائیں۔ بعض میں مشرکین میں
 سے ایک شخص آیا، اُن حضور کی تلوار درخت سے ٹک رہی تھی۔ اس سلفہ
 تلوار اُن حضور پر چھینچ لی اور پوچھا، تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ اُن حضور نے فرمایا کہ
 نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا، آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ اُن
 حضور نے فرمایا کہ اللہ! پھر مجھ پر نے اسے ڈانڈا دھمکایا۔ اور نماز کی اقامت
 کہی گئی نماز خوف کی تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ایک جماعت کو
 دو رکعت نماز پڑھائی جب وہ جماعت اُن حضور کے پیچھے سے اہٹ
 گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح تین
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو
 رکعت۔ اور مسدود نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابو ہریرہ نے
 کہ اس شخص کا نام جس نے آپ پر تلوار چھینچی تھی (عثمان بن حارث) تھا۔
 اور اُن حضور نے اس غزوہ میں قبیلہ محارب حصفہ سے جنگ کی تھی۔ اور
 ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ مقام نخل میں تھے تو آپ نے نماز خوف پڑھی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد
 میں پڑھی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم کی خدمت میں
 (سب سے پہلے) غزوہ خیبر کے موقع پر چار رکعت پڑھے تھے۔

۵۰۰ - غزوہ بنی المصطلق - یہ غزوہ قبیلہ بنو خزاعہ سے ہوا تھا

اس کا دوسرا نام غزوہ مرسیع ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ غزوہ سنہ ۶ھ میں ہوا تھا۔ اور یحییٰ بن

سلفہ اس روایت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے امام کی اقتداء میں پڑھی جا
 سکتی ہے۔ کیونکہ مجاہدوں کی یہ جماعت سفر میں تھی اور سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت باقی رہ جاتی ہے۔ روایت سے یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز صرف دو رکعت تھی۔ اُن حضور نے چار رکعت پڑھی جس میں سے دو رکعت یقیناً نفل تھی اور فرض پڑھنے والے صحابہ
 نے اگر اس میں آپ کی اقتداء کی لیکن محدثین احناف نے لکھا ہے کہ اس روایت کا تعلق بھی اسی واقعہ سے ہے جو سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت
 میں بیان ہوا لیکن راوی واقعات کے بیان کرنے میں بہت سے امور کو نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ چونکہ اُن حضور نے پہلی جماعت کے بعد انتظار کیا
 اور جب یہ جماعت اپنی نماز پوری کر کے چلی گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان کے ساتھ سلام پھیرا، اس لیے راوی نے
 اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چار رکعت کی نسبت کی، کیونکہ دونوں جماعتوں نے مجموعی طور پر جب چار رکعت پوری کر لیں تب اُن حضور نے سلام
 پھیرا تھا۔ سہیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

عقبر نے بیان کیا کہ ۴۳ھ میں ۔ اور نعمان بن راشد نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ واقعہ انک غزوہ مرسیع میں پیش آیا تھا ۔

۱۳۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے، انھیں محمد بن یحییٰ بن حیان نے اور ان سے ابو مجریز نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اندر موجود تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور عزل کے متعلق ان سے سوال کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق کے لیے نکلے، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے۔ رجن میں عورتیں تھیں، پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی۔ اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی، دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے تاکہ ان عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہو، سہارا ابوہریرہؓ جی تھا کہ عزل کر لیں گے لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، آپ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس حضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ قیامت تک جو جان وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور اکم رہے گی۔

۱۳۰۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن علی کی، ان سے عبد اللہ بن زراق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیری نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے۔ دو پہر کا وقت ہوا تو آپ ایک وادی میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے۔ اُن حضور نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے تلوار لٹکادی صحابہؓ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے منتشر ہو گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ اُن حضور نے ہمیں پکارا۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک عربی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ شیخ میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا۔ یہ میری نئی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا، آج مجھ سے تمھیں کوئی بچا جانے گا میں نے کہا کہ اللہ! (وہ شخص صرف

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النَّعَّامُ
ابْنُ رَاشِدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الرَّاشِدِ
فِي غَزْوَةِ الرُّسَيْمِ
۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ بَحِيَّةٍ بَنِ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ
أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمُسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدَ
الْحَدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعُزْلِ قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةٍ بَيْنَ الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبِيلًا مِنْ سَبِيلِ
الْعَرَبِ فَاسْتَمَعْنَا النَّبِيَّ وَاسْتَدْنَتْ عَلَيْنَا
الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعُزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعُزِلَ وَقُلْنَا
نَعُزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَظْهُرِنَا ثَبَلَّ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ
كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْرِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً
نَجِدَ فَلَمَّا أَدْرَكْتُمُ الْقَائِلَةَ وَهُوَ فِي وَادٍ
كَثِيرِ الْعِصَاةِ فَنَزَلَ فَحُتَّ شَجَرَةٌ وَاسْتَظَلَّ
بِهَا وَعَلَى سَيْفٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ
فَيَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا
فَإِذَا غَرَابٌ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمَانِي
وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَنْتُ وَهُوَ نَائِمٌ
عَلَى رَأْسِي فَخُتِرَ صُلْتُ قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِيثَاقِي

اس ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ، تلواریں کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دیکھ لو، یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

۵۰۱۔ غزوۃ انصار

۱۳۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۃ انصار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ واقعہ انک

لفظ انک، نجس اور نجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں۔

۱۳۰۵۔ حکمہ

۱۳۰۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابیہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن علقمہ بن مسعود نے حدیث بیان کی اور ان سے نجیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوہر مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل انک تہمت لگانے والوں نے ان کے منہ سے وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا۔ (ابن شہاب نے بیان کیا کہ تمام حضرات نے رجن چار حضرات کے نام انھوں نے روایت کے سلسلے میں لیے ہیں، مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو ان کی حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی اور واقعہ کا بیان بھی وہ بہت جچا لگا کرتے تھے، بہر حال میں نے وہ حدیث ان تمام حضرات سے محفوظ کی، جنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے مجھ سے بیان کی تھی، اگرچہ بعض حضرات کو دوسرے حضرات کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔

مجھ بھی ان میں باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ ان حضرات نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے اور جس کا نام آتا، تو ان حضرات انھیں اپنے ساتھ

قُلْتُ اللَّهُ فَنَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهَذَا قَالَ وَلَهُ يُعَاذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب غزوۃ انصار

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرَّاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْصَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلِهِ مَتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُنْطَوِّعًا۔

باب حدیث انک

وَالْإِنْكَ يَسْئَلُ النِّجْسَ وَالنَّجِسَ يُقَالُ إِنْكَهُمْ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلْقَمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِنْكَ مَا قَالُوا وَ كَلَّمَهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهِمَا وَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَدْعَى لِحَدِيثِهِمَا مِنْ بَعْضٍ وَ أَقْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَ كُنْتُ سَمِعْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ السَّيِّئَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَ بَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَ إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَدْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ سَبِينَ أَسْوَاحِهِمْ فَأَتَيْتُ خَرَجَ سَمْعُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا قَرَعَ

بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا
سَهْبِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُزِيلَ الْحِجَابُ
فَكُنْتُ أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُخْزِلُ فِيهِ
فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِمْ تَذَلُّكَ وَخَفَلُ
دَنُوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَاتِلِينَ أَذْنَ لَيْلَةٍ
بِالْحَجِيلِ فَفُتْتُ حِينَئِذٍ أَذْنُوا بِالْحَجِيلِ
فَسُئِلْتُ حَتَّى جَاءَ وَذُبْتُ الْحَيْشُ فَكُنْتُ
فَقُتْتُ شَأْفِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَكُنْتُ
مَدْرِي فَإِذَا عَقْدِي فِي مِنْ حَزِيمٍ أَطْعَامٍ
مِنْهُ انْقَطَعَ فَدَجَجْتُ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي
فَحَسْبِي ابْتِغَاءً قَالَتْ وَأَقْبَلُ التَّهْطُ
السَّيِّئِينَ كَانُوا مُرَحِلُونِي فَاحْتَمَلُوا
هَوْدَجِي فَارْحَلُوا عَلَى بَعِيدِي السَّيِّئِ
كُنْتُ أَسْكَبُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يَحْسَبُونَ
أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النَّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا
فَكُلُّهُنَّ يَهْبِلْنَ وَلَمْ يَغْتَشِهِنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا
يَا كُنَّ الْمُتَلَقَّةُ مِنَ الطَّعَامِ فَكُلَّ يَسْتَنكِرُ الْقَوْمُ
خِيفَةَ الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا النَّحْلَ نَسَارُوا
وَوَحَدَاتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْحَيْشُ فُجِرْتُ
مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَائِرٌ وَلَا بِحُجُبٍ
فَتَمَسَّتْ مَنَازِلِي السَّيِّئِ كُنْتُ يَدُهُ وَخَلَلْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَى قَبِيلِنَا
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَازِلِي غَلَبَتْنِي عُيُنِي فَمِتْتُ وَ
كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيُّ ثُمَّ لَكَرْنِي
مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَاصْبَحَ عِنْدَ مَنَازِلِي فَرَأَى سَوَادَ
إِنْسَانٍ تَائِبٍ فَعَرَفَنِي حِينَ سَأَلَنِي وَكَانَ دَائِي

سفر میں لے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے
موقع پر جب آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آنحضرت کے ساتھ
سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا
ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے
ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے، پھر جب حضور اکرم اپنے اس
غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے
قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑا تھا) جہاں سے آنحضرت نے کوچ کا
رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور
تھوڑی دیر چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی (قضاء حاجت
کے لیے)۔ پھر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے
پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے جو اپنا سینہ ٹوٹا تو وفادار زمین کا ایک
شہر کے مہرہ کا بنا ہوا میرا غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور
اپنا ہاتھ تلاش کرنے لگی اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ آپ نے بیان کیا کہ جو لوگ
مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انھوں نے
میرے ادب پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہو کر آئی تھی، انھوں نے مجھا
کر میں ہودج کے اندر ہی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں،
ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ بہت معمولی خوراک
انھیں میسر آتی تھی اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے
پکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی، یوں بھی اس وقت
میں ایک کم عمر لڑکی تھی غرض ادب کو اٹھا کر وہ روانہ ہو گئے۔ جب
لشکر گذر گیا تو مجھے بھی اپنا ہاتھ مل گیا۔ میں قیام گاہ پر آئی تو وہاں کوئی
بھی موجود نہ تھا۔ بچا رہنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں
وہاں آئی جہاں میری اصل قیام گاہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میری
عدم موجودگی کا انھیں احساس ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس
آئیں گے۔ اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔
صفوان بن معطل سلمیٰ ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آئے
تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز کم ہو گئی ہو تو اٹھالیں) انھوں نے ایک سوئے
ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان
گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے جب وہ پہچان گئے۔ تو

سیار ہوتی، میں مشاہدہ کر چکی تھی، حضور اکرم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے، کیسی طبیعت ہے، صرف اتنا کہ واپس تشریف لے جاتے حضور اکرم کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن شر (جو بھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔

مرضی سے جب افادہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ "منافع" کی طرف گئی۔ منافع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے قضاء حاجت کی جگہ تھی، ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے متصل بن گئے۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے تھے اور میدان میں قضاء حاجت کے لیے جاتے تھے اور میں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ آپ نے بیان کیا، الغرض میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا، قضاء حاجت کے لیے گئے۔ ام مسطح، ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ صحیر بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ انھیں کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ بن عبد مناف بن مطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔۔۔ پھر میں اور ام مسطح، غلام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الحجہ کشیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انھوں نے اس پر کہا، کیوں، مسطح کی باتیں آپ نے نہیں سنیں؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ ہم نے اس حضور سے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میرا لڑہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کر لی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے حضور اکرم نے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے گھر جا کر پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی فواہیں ہیں؟

وَسَلَّمَ فَيَسَلِّمُهُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ يَبْكُ ثُمَّ
يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ بِرَبِّي وَكَأَشْعُرُ
بِالسَّوْحَى حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَهْتُ فَوَجَدْتُ
مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَتَاجِيعِ وَكَانَ
مُتَبَرِّزًا وَكَأَنَّهَا تَخْرُجُ إِذَا لَبَسَتْ
إِلَى تَلْبِيزٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفْفَ
فَوَيْلًا مِنْ يَوْمِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ
الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِيَّةِ قَبْلَ
الْعَاطِطِ وَكَأَنَّهَا ذِي بَأْسٍ كُفِّفَ
أَنْ تَتَّخِذَ هَاعِنْدَ يَوْمِنَا قَالَتْ
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ
ابْنَةُ أَفِي دُهِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرَةَ ابْنِ عَامِرٍ
حَالَةً أَفِي مَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحٌ
بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ
أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا
مِنْ شَأِنِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي
مَرْطَبِهَا فَقَالَتْ تَعَسَى مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا
يَسَى مَا قُلْتُ أَسْتَيْتِينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا
فَقَالَتْ أَيْ هُنَاكَ وَلَكَمْ تَسْمَعِي مَا قَالِ
قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالِ فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ
أَهْلُ الْإِفْلَاقِ قَالَتْ فَأَرَدْتُ مَرَضًا عَلَى
مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَبْكُ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا ذَنْ لِي
أَنْ أَتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَرِيدُ أَنْ أَسْتَفِينَ
الْخَبِيرَ مِنْ قَبْلِهِمَا قَالَتْ فَأَذَنْ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لِي مَيَّ نَا أُمَّ مَنَّا مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ

يَا بَنِيَّ هَذِي عَلَيَّ فَوَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَتْ
امْرَأَةً قَطُّ وَهَيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يَجْعَلُ لَهَا
صَوْرًا يُرِيدُ كَثْرَنَ عَلَيْهَا فَكَانَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا
فَالْتِ فَبُكَيْتُ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ
لَا يَذُفَانِي دَمْعٌ وَكَانَ الْكُفْلُ بَيْنَهُمَا
أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَالْتِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثْتُ النَّوْحُ
بَيْنَهُمَا وَكَيْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
فَالْتِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ
مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا تَعْلَمُ
إِلَّا خَيْرًا وَآ مَا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَمْ يُصْنِقِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالتَّيْسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَرَسُولُ الْخَارِجَةِ قَدْ صَدَّقَكَ
فَالْتِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِرَبِيعَةَ هَذِي رَأَيْتُ مِنْ شَيْئِ
يُرِيدُ فَكَانَتْ بِرَبِيعَةَ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً قَطُّ أَعْيَضُ
عَنْهَا خَارِجَةً حَدِيثُ السَّبِيحِ تَنَامُ
عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي الدَّاجِرَ فَنَأْكُلُهُ
فَالْتِ فَتَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ قِيَمِهِ فَاسْتَعْدَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمُسْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعِدُّ رُفِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ
سَلَعَنِي عَنْهُ إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي وَآلِهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا

انہوں نے فرمایا، یہی فکر نہ کرو، خدا کی قسم، ایسا شاید ہی کہیں ہو، ابھرا ایک
نوعصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا
ہو اور اس کے سونپیں بھی ہوں اور پھر بھی اس پر تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں
اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو اہم المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر
کہا، سبحان اللہ، (میری سونپوں کا اس سے کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں
میں چرچا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ جویں نے روزنا شروع کیا، تو
رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہیں ٹپکتے
تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی، بیان کیا کہ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کو
علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں
اب تک وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے
تو حضور اکرم کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ ان حضور کی بیوی (مراد
خود انہی ذات سے ہے) کی رات اور ان حضور کی ان سے محبت کے متعلق
جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی اہل میں مجھے خیر و بھلائی کے
سوا اور کچھ نہیں معلوم ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں
آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمائیں، وہ
حقیقت حال بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر اہل حضور نے بریرہ رضی
اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی
ہے جس سے تمہیں شک و شبہ ہو (عائشہ رضی اللہ عنہا پر)۔ بریرہ رضی اللہ
عنہا نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں
نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو قابل گرفت ہو اور بُری ہو، اتنی بات
ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، آتا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری اگر اسے
کھا جاتی ہے (یعنی نوعمر کی وجہ سے غفلت ہے)۔ انہوں نے بیان کیا کہ
اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے
ہو کر عبد اللہ بن ابی دھانق کا معاملہ رکھا، آپ نے فرمایا، اے معشر مسلمان،
اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری اہل
کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہل میں خیر کے سوا
اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن

رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا
 مَعِيَ خُلْدٌ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ مَا لَكَ
 فَخَاهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ
 اللَّهِ شَمْلٍ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْزِرُكَ
 فَإِنْ كَانَ مِنَ اللَّهِ فَبِئْسَ مَكْرِبْتُ عُنُقًا
 وَإِنْ كَانَ إِخْوَانًا مِنَ الْخَزَرِجِ
 أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَخَاهُ
 رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرِجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ
 بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ خَتَنِهِ وَهُوَ سَعْدُ
 عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ قَالَتْ وَ
 كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلِحَبْرٍ
 اخْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِيَعْدُ كَذِبَتْ
 لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَيَّ
 قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتُ
 أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ
 ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِيَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
 كَذِبَتْ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنَّكَ
 مَنَّا فَبَدَّلَ عَنِ الْمَنَاقِبِ فَقَالَ رَجُلَانِ
 الْأَوْسُ وَالْخَزَرِجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يُقَتِّلُوا
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا
 عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمَّا بَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
 وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ كُلَّهُ
 وَمَا قَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا قَالَتْ
 وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ
 وَيَوْمًا مِثْلَ قَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا حَتَّى
 رَفِيَ لَا ظَنُّ أَنْ أَلْبَكَاةَ فَإِنِّي كُنْتُ فِي بَيْنَا
 أَبَوَايَ جَالِسًا عِنْدِي وَأَنَا أَجْبَى فَاسْتَأْذَنْتُ
 عَلَى أُمِّ أُمِّ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَتْ فَادْنَيْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ

معتل رضی اللہ عنہ، جوام المؤمنین کو اپنے اوٹ پر لائے تھے اکیسے
 جس کے بارے میں بھی یہی خبر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا، وہ جب بھی
 میرے گھر میں آتے تو میرے ساتھ ہی آئے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا
 کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنی عبد الاشہل کے ہم رشتہ، کھڑے
 ہوئے اور عرض کی، میں، یا رسول اللہ! آپ کی مدد کر دوں گا، اگر وہ شخص
 قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا
 ہوا تو آپ کا اس کے منہ پر بھی جو حکم ہوگا ہم بجا لائیں گے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی رخ کھڑے ہوئے، حسان
 رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں، یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ
 عنہ، آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور
 مخلصین میں تھے، لیکن آج قبیلہ کی حیثیت ان پر غالب آگئی تھی، انہوں
 نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، تم اسے
 قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے، اگر وہ تمہارے
 قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام دیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ
 عنہ، جو سعد بن معاذ کے چچرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن
 عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، ہم اسے
 ضرور قتل کریں گے، اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی
 طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں
 قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت
 تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرنے لگے، تو
 سب حضرات چپ ہو گئے اور آل حضور بھی خاموش ہو گئے۔ ام المؤمنین
 نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی، نہ میرا آنسو ٹھہرتا تھا اور
 نہ آنسو ٹھہرتی تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین و ابو بکر صدیق اور
 ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئے، دوڑتے اور ایک دن میرا
 روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو ٹھہرتا تھا اور نہ میرا
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے
 والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روتے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار
 کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے انہیں اجازت دے دی

تَسْبِيحِي مَجِيءٌ قَالَتْ ذَبْنًا عَنَّا عَلَى ذَلِكِ
وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَسَ قَالَتْ وَكَهْ
يَجْلِسُ عِنْدِي مَثَدُ قَبِيلٍ مَا قَبِيلَ قَبِيلَهَا
وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُؤْخِإُ إِلَيَّ فِي شَأْنِي بَشِيئٌ
قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ حِينَ حَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
إِنَّهُ مَكْعَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ
مِيرَئِيَّةً تَسْتَبِيرُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ
الْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُؤْفَى
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا فَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَمَّ وَبُعِيَ حَتَّى مَا أَحْيَسُ مِنْهُ
فَطَرَفَةٌ فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْتِي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَفِي وَابْنِهِ
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْتِي فِيمَا قَالَ قَالَتْ أَفِي وَابْنِهِ
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السَّنَةِ
لَا فَرَأَيْتِ الْقُرْآنَ كَثِيرًا أَفِي وَابْنِهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي
أَنْفُسِكُمْ وَهَذَا فَتَمُّ بِهِ فَلَنْ قُلْتُ لَكَوَأَفِي
بِرَيْئَةٍ لَقَدْ تَصَدَّقْتَنِي وَلَنْ اِعْتَرَفْتُ لَكَوُ
بِأَمْرِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ أَفِي مِنْهُ بِرَيْئَةٍ لَتَصَدَّقْتَنِي
فَوَاللَّهِ لَوْ أَحْبَبْتُ لِي وَلَكَوُ مَثَلُ إِذَا أَبَا
يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَقِيمُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ لَحَوْلَتْ وَاضْطَجَعَتْ
عَلَى قَرْنَيْهَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَفِي حَبِيلَةٍ بِرَيْئَةٍ

اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی اٹالت
میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے سلام
کیا اور بیٹھ گئے۔ بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی،
آں حضور میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے
بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا
کہ بیٹھنے کے بعد آں حضور نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا، انا بعد
لے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں، اگر تم
واقعی اس معاملے سے بری ہو تو اللہ تمہاری برادرت کر دے گا، لیکن اگر
تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور
میں توبہ کرو، کیونکہ میرے حبیب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے
اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا
ہے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم اپنا کلام پورا کر چکے تو
میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا
تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ان کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا گواہ ہے
میں کچھ نہیں جانتا کہ آں حضور سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔ پھر میں نے
اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب
دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا، خدا کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آں حضور سے
مجھے کیا کہنا چاہیے، اس لیے میں نے خود ہی عرض کی، حالانکہ میں بہت
کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں نے نہ زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ کہ خدا کی قسم
مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا،
اور بات آپ لوگوں کے دل میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق
کی اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری
تصدیق نہیں کر سکتے اور اگر اس گناہ کا اقرار دوا عتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے
لگ جائیں گے، پس خدا گواہ ہے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف
علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا
”فَصَبْرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ“۔ پس میری
بہتر ہے اور اللہ ہی مدد مطلوب ہے، اس بارے میں جو تم کہہ رہے ہو

پھر میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی دیکھو کہ
 کمزور اور بیمار تھیں اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملے سے قطعاً
 بڑی تھی اور وہ خود میری برأت کرے گا۔ کیونکہ میں واقعی بڑی تھی لیکن
 خدا گواہ ہے مجھے اس کا کوئی دہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے
 ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی کرے گا، کیونکہ میں اپنے کو اس
 سے بہت کتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کام نہ فرمائیں،
 مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے
 جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، اتنی
 حضور اکرمؐ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی گھر کا آدمی ان
 سے اٹھا تھا کہ اُن حضورؐ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور آپؐ پر وہ
 کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح
 پسینے کے قطرے آپؐ کے چہرے سے گرنے لگے۔ ملاحظہ فرمادیں کہ
 موسم تھا۔ یہ اس وحی کی ثقل کی وجہ سے تھا جو آپؐ پر نازل ہو رہی تھی،
 ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ قسم فرما
 رہے تھے، سب سے پہلا کلمہ جو آپؐ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا، آپؐ
 نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برأت کر دی، انھوں نے بیان کیا
 کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ اُن حضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے
 کہا، نہیں، خدا کی قسم میں ان کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی، میں اللہ عزوجل
 کے سوا اور کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برأت کر دی) (کی
 بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: ”إِنَّ السَّيِّئِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا“
 (جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) دس آیتیں اس سلسلے میں
 نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برأت کے لیے نازل
 فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات
 ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا
 کی قسم، مسطح نے حربہ عائشہ کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں
 اس پر اب کبھی کچھ فرج نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
 کی: ”وَمَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ“ یعنی اہل فضل اور اہل
 ہمت قسم نہ رکھائیں، سے غفور رحیم۔ تک (کیونکہ مسطح رضی اللہ عنہ
 یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت غلط نہیں کی وجہ سے تھی) چنانچہ ابوبکر

وَأَنَّ اللَّهَ مَكِيدٌ فِي مَكْرَآئِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُثَوِّلٌ فِي شَأْنِي
 وَحَيًّا تَتَحَلَّى لَشَأْنِي فِي تَقْصِي كَانَ أَحَقُّ
 أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْسِي وَلَكِنْ كُنْتُ
 أَرْجُو أَنْ تَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي التَّوَهُُّمِ رُوِيَ مَا يَبْدُو عَنِ اللَّهِ
 بِهَا فَوَ اللَّهُ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِيَّةً وَلَا خُرُوجَ
 أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ
 فَاحْتَدَا مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ
 الْبُرْخَانِ حَتَّى لَاقَهُ لِيَنْتَحِلَ رَمِيَهُ
 مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجَمَانِ وَهُوَ فِي
 سِدْرٍ شَاةٍ مِّنْ ثَقُلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ
 عَلَيْهِ قَالَتْ فَسَرَّيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
 فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ
 يَا عَائِشَةُ أَمَّا وَاللَّهِ فَقَدْ بَرَأْتُ قَالَتْ
 فَعَالَتْ لِي أُمِّي فَوَيْ إِلَيَّ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا
 أَقُولُ إِلَّا بِحَقِّهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُهُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ ثَلَاثَ دَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا
 بِالْإِفْكِ عُشْرَ آيَاتٍ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي
 بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ
 سِنْفُكَ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ ثَاثَةَ لِقَرَابَةِ
 مِنْهُ وَفَقِيرٌ وَاللَّهِ لَأُحْفِقُ عَلَى
 مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ
 جَائِشَةً مَا خَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا
 يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ
 غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ حَبِثَ أَنْ يُغْفَرَ اللَّهُ

لِيُفْرَجَ إِلَى مِسْطَحٍ الْتَفَقَّةَ النَّبِيِّ كَانَ
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُفْرَجُهَا
 مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
 بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أُمِّهِ فَقَالَ لَزَيْنَبَ
 مَاذَا عَلَيْكَ أَوْسَى أَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَحْبَبِي سَيِّئِي وَبَصِيرِي وَاللَّهِ مَا
 عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ
 الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ
 بِالنَّوَسْرِ قَالَتْ وَطَفِقْتُ أَخْتُمَا
 حَمْنَةً تَقَارِبُ لَهَا فَهَلَكْتُ فِيمَنْ
 هَلَكَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَمِنْ الَّذِينَ
 مَلَغُوا مِنْ حَدِيثِ هُذُلٍ لَكُمْ الرَّحْطُ
 ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ
 إِنْ الرَّحِيلَ الَّذِي قِيلَ لَهَا
 مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنْفِ
 أُتَيْتُ فَكُتِبَ قَالَتْ ثُمَّ قَتِلَ كَعْبُكَ
 ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
 أَمَلَى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ بُسَافٍ مِنْ حِفْظِهِ
 أَخْبَرَنَا مُعَمَّرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي
 الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا
 كَانَ حِيمَنُ قَدَافَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ
 أَخْبَرَنِي زُهْلَانُ بْنُ قَوْمِلَةَ أَبُو سُلَيْمَةَ بْنُ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
 لَهَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا فَدَاحَظُوا
 مِنْكُمْ بِرُحْمٍ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا سُلْطَةٍ

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم میری تناسل ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس
 اقدام پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے
 اسے پھر دینے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں
 کر دوں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں آنحضرت
 زلم المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا، آپ
 نے ان سے پوچھا کہ عائشہ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا
 چیز دیکھی ہے؟ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور
 کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں اور اگر وہ
 ہے، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا اسی تمام ازواج مطہرات میں میرے
 مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ
 سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ العبدہ ان کی بہن حمنہ نے غلط روایت
 اختیار کیا تھا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔
 ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہ بھی وہ تفضیل اس حدیث کی جو مجھے ان اکابر
 کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا،
 خدا گواہ ہے، جن صحابی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ریتیت
 لگائی گئی تھی وہ (اپنے پر اس تہمت کو سن کر) کہتے سبحان اللہ، اس ذات
 کی قسم جس کے قضی میں میری جان ہے میں نے آج تک کبھی کسی (غیر)
 عورت کا پردہ نہیں کھولا، ام المؤمنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد
 وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۰۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام بن یوسف
 نے زبانی مجھے حدیث لکھوائی، انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر بن زید نے
 ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبد الملک نے
 پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عائشہ رضی اللہ
 عنہا پر تہمت لگائے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، العبدہ
 آپ کی قوم (قریش) کے دو صاحب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر
 بن عبد الرحمن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان
 سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے معاملے میں غیر جانبدار تھے۔ پھر اگر وہ
 نے ہشام بن یوسف سے مزید اس کی تحقیق کرنی چاہی تو انھوں نے کوئی

فِيهِ وَعَلَيْهَا كَانَ فِي أَصْلِ
الْعَتِيقِ كَذَلِكَ

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ
قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُودُ بْنُ الْحَدَّادِ قَالَ
حَدَّثَنِي أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ
قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ
إِذْ وَكَبَتْ أُمُّ رُوْمَانَ إِلَيْنَا فَصَارَ فَقَالَتْ
فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ
رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي خِيَمَنُ
حَدَّثَ الْحَدِيثُ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا
وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ
مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا
حُمَّى بِنَا فِيضٍ فَطَرَحَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا
فَنَظَّطِيَتْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ تَهَا الْعُمِّيُّ بِنَا فِيضٍ
قَالَ فَطَرَحَتْ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ
بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ مَكَ
تَصَدِّقُونِي وَلَئِنْ كُنْتُ لَا
تَعْبُدُونِي فِي مَشْنِي وَمَشْكُكُمْ
كَلْعَقُوبٍ وَكَبْرِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ
وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْزَلَ اللَّهُ
عُذْرَهَا قَالَتْ مُحَمَّدٌ اللَّهُ لَا يَحْدُ أَحَدًا
وَلَا يَحْبُدُ لَكَ

جواب نہیں دیا۔ اور انھوں نے بلا کسی شک کے لفظ "مُسْتَلَمًا" (مغیر جانبدار) بیان کیا، لفظ "علیہ" کا بھی اضافہ انھوں نے کیا۔

۱۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے ان سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے مسرود بن الحداد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ اللہ نے فلاں اور فلاں کو برا کیا اور اشارہ تہمت لگانے والوں کی طرف تھا، ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا لڑکا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا جنھوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہے؟ اس پر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کر دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انھوں نے پوچھا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، انھوں نے بھی یہ سنتے ہی وہ غشی کھا کر گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا تھا۔ میں نے ان کے کپڑے ان پر ڈال دیئے اور اچھی طرح ڈھک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انھیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا، غالباً یہ اس بات کی وجہ سے ہوا کہ جس کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سچ ہاں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ کر کہا کہ خدا کی قسم، اگر میں قسم کھاؤں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تو میرا عذر نہیں سنیں گے، میری اور آپ لوگوں کی یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی مثال ہے کہ انھوں نے کہا تھا "واللہ المستعان علی ما تصفون"، بیان کیا کہ مجھ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور زیادہ کچھ نہیں کہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی برائت نازل کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا کہ اس کے لیے صرف اللہ کی حمد ہے اور کسی کی نہیں، آپ کی بھی نہیں۔

۱۳۰۸۔ مجھ سے سچی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورہ نور کی آیت میں) قراءت ”تَلْقَوْنَهُ يَأْسِدُ بَنُوكُمْ“ کرتی تھیں اور (اس کی تفسیر میں) فرماتی تھیں کہ ”الولن“، جھوٹ کے معنی میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ آپ کو اس آیت کے متعلق زیادہ علم رہا ہوگا، کیونکہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۳۰۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انھیں برا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رافعت کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عجو کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کر دوں گا جیسے بال گندھے برے اٹے سے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اور محمد نے بیان کیا، ان سے عثمان بن فرقہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہشام سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، کیونکہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں بہت حصہ لیا تھا۔

۱۳۱۰۔ مجھ سے ابن شریک نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابو الضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے یہاں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور ام المؤمنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا (ترجمہ) ”باعفت اور باوقاد میں، کبھی آپ پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا اور بھوکا رہتی ہیں، غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتیں“ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ثابت ہوئے، کیونکہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہو گئے تھے۔ مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي عِيْنِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَرَأْتُ ”تَلْقَوْنَهُ يَأْسِدُ بَنُوكُمْ“ إِذْ سَلِفُونَهُ يَأْسِدُ بَنُوكُمْ وَتَقُولُ الْوَلَنُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَى مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ فَجَعَلَا

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُثَيْبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسْتَحْضِئُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَوْ نَشِئْتُ فَمَا تَدْرِي كَانَ يَأْجِبُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاؤِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ يَنْسَبِي قَالَ لَوْ سَلَنْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا سَلَّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَزَاةٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَانَ وَكَانَ مِنْكُمْ كَثَرٌ عَلَيْهَا

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِمَانَ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يَتْلُو هَا شِعْرًا يُشِيبُ بِأَنْبَاءِ اللَّهِ وَقَالَ ه

حَصَانٌ مَا زِلْنَا بِرَيْبِجٍ وَنُصْبِجٍ عَرَفِي مِنْ لُحُومِ الْخَوَالِدِ فَقَالَتْ لَوْ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسَبْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا يَحْتَدِثُ فِي لَمَّا إِنَّ

لہ یعنی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اپنے دینی بھائی بہن کی غیبت کرنے والا شخص اس کا گوشت کھاتا ہے۔

مِنَّا خَلَّ عَلَيْكَ وَكَدَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي
 شَوَّلِي كِبَرُهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 فَقَالَتْ وَآمَنُ عَذَابُكَ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ
 قَالَتْ لَهُ إِنَّمَا كَانَ مِثْلَ فِجٍّ أَوْ
 يُمُحَا جِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

باب ۵۳ - غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ
 وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
 تَحْتَ الشَّجَرَةِ :-

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
 بْنُ مِلْدَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ كَيْسَانَ
 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 خَالِظٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَصَابَنَا
 مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَّا رُؤُونُ
 مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
 فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ
 فِي ذَا فِرٍّ فِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ
 اللَّهِ وَبِعِزِّ قِيَامِهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ
 فِي ذَا فِرٍّ يَا نَكُوكِبَ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفِجٍّ
 كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ يَا نَكُوكِبَ ذَا فِرٍّ فِي :-

عرض کی، آپ انھیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جبکہ
 اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ ”اور ان میں وہ شخص جو تمہمت لگانے
 میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لیے عذاب الیم ہے۔“ اس
 پر اہل المؤمنین نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا
 رحسان رضی اللہ عنہ کی بصدارت آخر عمر میں جاتی رہی تھی (عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے ان سے کہا حسان رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 سے مرافعت کیا کرتے تھے۔

۵۰۳ - غزوة حديبية
 اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جبے شک اللہ تعالیٰ المؤمنین سے
 راضی ہو گیا جب انھوں نے آپ سے درخت کے نیچے
 بیعت کی

۱۳۱۱ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن
 بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان
 کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
 تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی، اہل حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھانے کے
 بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا، معلوم ہے تمہارے رب نے
 کیا کہا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اہل حضورؐ نے
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صبح ہوئی تو میرے کچھ بندوں نے اس حالت
 میں صبح کی کہ ان کا ایمان مجھ پر تھا اور کچھ نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ میرا
 کفر و انکار کیے ہوئے تھے، تو جس نے کہا کہ ہم پر بارش اللہ کی رزق،
 اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا
 ہے اور سارا دل (کے اثرات) کا انکار کرنے والا ہے اور جو شخص کہتا
 ہے کہ میرا بارش فداں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو سارا دل پر ایمان لانے

۱۳۱۲ - آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول راس المؤمنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ معلوم ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں
 کسی بڑے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ سے جہمت میں شرکت کی غلطی فرمود ہوئی تھی بلکہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی
 وہ سب حضرات نائب ہو گئے تھے اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی لیکن بہر حال حضرت عائشہؓ پر بہت بڑی تہمت لگائی گئی تھی اور اگرچہ دل آپ کا
 غلط سے شریک ہونے والے صحابہؓ کی طرف سے صاف ہو گیا تھا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو
 جانا ایک قدرتی بات تھی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو ایک جھوٹے جملے غالباً اسی تاثر میں کہہ دیے ہیں۔

۱۳۱۲۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سوا اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں کیے، حدیبیہ کا عمرہ بھی آپ ذی قعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے پھر دوسرے سال (اس کی قضا میں) آپ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ حجاز سے آپ نے کیا تھا، جہاں غزوہ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی، یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۱۳۱۳۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ تمام صحابہ نے احرام باندھا تھا، لیکن میں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔

۱۳۱۴۔ ہم سے عید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو بہر حال فتح تھی ہی لیکن ہم غزوہ حدیبیہ کی سبقت رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں واپل پر تھا ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قعدہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا۔ یحضر اکرم کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ پانی ختم ہو گیا ہے تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا۔ اس سے آپ نے دھو لیا اور مضغہ (دلی) کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم نے کنویں کو لپل ہی رہنے دیا اور اس کے بعد جبنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریل کو پلایا۔

۱۳۱۵۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن محمد بن عیینہ حمرانی نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ ہمیں براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنَا قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدِيبَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً قَبْلَ الْمُجْعَرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ۚ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيبَةِ فَأَحْرَمَ أَمْعَابُهُ وَكَلَّمَ أَحِبْرَهُ ۚ

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَعَدُّوا لَنَا أَمْرًا مُفْتَحًا فَفَتْحَ مَكَّةَ وَكَانَ قَبْلَ مَكَّةَ مَنَحًا وَنَحْنُ نَعْدُ انْفَتْحَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدِيبَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدِيبَةُ بِكُرٍّ فَفَزَعْنَاهَا فَلَوْ مَنَعْنَا فِيهَا قَطْرَةً فَلَبِغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّا هَا فَخَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِأَنَاءٍ مِمَّنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَى مَضًى وَدَعَا ثُمَّ صَبَّ فَفَزَعْنَا هَا عَنَيْدَ بَيْعِهِ ثُمَّ إِتَمَّا أَمْرَهُ رَتْنَا جَائِثَنَا غُلًّا وَرَكَابِنَا ۚ

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ آمَنَّا

کہ آپ حضرات غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک کنویں پر پڑا ذہرا یعنی حدیبیہ پر لشکر نے اس کا دسارا پانی کھینچ لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان حضور کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ ایک ڈول میں اسی کنویں کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپ نے اس میں کلی کی اور دعا کی، پھر فرمایا کہ کنویں کو یوں ہی تھوڑی دیر کے لیے رہنے دو۔ اس کے بعد سب لشکر خود بھی سیراب ہوئے اور اپنی سواروں کو بھی سیراب کرتا رہا، روانگی کے وقت تک۔

۱۳۱۶۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر سارا ہی لشکر سیاسا ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھانگل تھا، اس کے پانی سے آپ نے وضو کیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لیے اور نہ پینے کے لیے سوا اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح چھوٹ چھوٹ کر اگلنے لگا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیاجھی اور وضو بھی کی۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اچھڑات کتنی تعداد میں تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، دیکھ اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

۱۳۱۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی صلح کے موقع پر صحابہ کی تعداد چودہ سو تھی۔ اس پر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس موقع پر پندرہ سو صحابہ موجود تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ میں عہد کیا تھا، ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے قزو نے حدیث بیان کی ان

النَّبَاءُ مِنْ غَايِبِ رِزَالِهِمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْغَادَةِ أَمْرًا بِمِائَةِ أَوْ أَكْثَرَ فَتَزَلُّوا عَلَى مِثْبَرٍ فَتَزَحَّوْهَا فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ وَفَعَدَ عَلَى سَفِيرٍ هَاشِمٍ قَالَ اسْتَوْفِي سِدِّي لِيَوْمَيْنِ مَا يَهْجَا خَاتِي بِهِمْ فَبَصَقَ فَتَدَاعَا نَحْنُ قَالَ دَعَوْهَا سَاعَةً فَأَرَدُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِصَا بَهُمْ حَتَّى اسْتَخْلَوْا ۝

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيَّ يَدَيْهِ رَكَوْا فَتَوَّأَ مَاءً مِنْهَا شَدَّ أَقْبَبَ النَّاسُ فُخُوْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ خَالِدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَدَوَّأَ بِهِ وَلَا تَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكَوْتِكَ قَالَ قَوَّضَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَا فِي الرُّكُوعِ فَعَبَّلَ الْمَاءَ دِفْقَرًا مِنْ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْغُبُورِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِيَا جَبْرُ كَحْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ كَوْنُ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ تَكُنَّا نَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَ أَلْفًا ۝

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَرِيحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعْتُ أَبَا جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا الشَّيْخُ بَا يَعْمُرُ الْيَمَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا

قَدْ رَأَى عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ سَفِينٌ قَالَ قَالَ عَمْرُو
وَسَمِعْتُ جَابِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الدِّينِ وَكُنَّا أَلْفًا وَارْبَعًا
مِائَةً وَتَوَكَّلْتُ أَبْصُرُ النَّبِيَّ وَلَمْ يَتَّكِلْ
الشَّجَرَةَ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ
جَابِدًا أَلْفًا وَارْبَعًا مِائَةً وَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ
سُبْرِ أَبِي أَدْنَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ
أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ
ثَمَنُ الْعُمَاجِ حَرِيرٌ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذَاوُدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَوْسَى الْخَبَرَاتُ
عَبَّاسِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى عَنْ قَتَيْبِ بْنِ سَمْعَانَ
مِرْدَادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يَقْبِضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ
قَالَ قَوْلٌ وَتَبْقَى حِفَاةُ كَهْ حَالَةِ التَّمْرِ
وَالشَّعْبِ لَا يَغِيْبُ اللَّهُ بِهِمْ
شَيْئًا

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرُوَةَ عَنْ مَرْوَانَ
وَالنَّسَائِيَّ ابْنَ خَدَمَةٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي
بَضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً أَصْحَابًا مَعَهُ فَكَلَّمَا

ابن جابر رضی اللہ عنہما آخر عمر میں نبی کریم ﷺ سے ملے۔

سے تباہ کرنے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی۔

۱۳۱۸۔ ہم سے علی بن حذیفہ بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حُدیبیہ
کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس
موقع پر چودہ سو تھی اگر آج میری آنکھوں میں بنائی ہوئی تھی اس وقت
کا محل وقوع بتاتا رہاں سمیع رضوان ہوئی تھی اس روایت کی متابعت
اعمش نے کی، ان سے سالم نے سنا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حُدیبیہ میں تھے اور عبد اللہ بن معاذ نے
بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب شجرہ (سبعیت رضوان کرنے والوں) کی تعداد
تیرہ سو تھی، قبیلہ اسلم مہاجرین کا اٹھواں حصہ تھے۔ اس روایت کی
متابعت محمد بن بشار نے کی ان سے ابو ذر اور نے حدیث بیان کی
اور ان سے شعبہ نے۔

۱۳۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی
انھیں اسماعیل نے انھیں قیس نے اور انھوں نے مروان اسلمی رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ اصحاب شجرہ (غزوہ حُدیبیہ میں شریک ہونے والوں) میں
سے تھے آپ بیان کرتے تھے کہ یہ صحابین کی روح قبض کی جائے گی
جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے اور جو اس کے بعد کے دیجے گا
ہوگا اس کی اس کے بعد و علی بن القیاس نے پھر دہی اور سیکار کھجور اور جو
طرح سیکار اور غلط قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی امت کے نزدیک
کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عمرو نے، ان سے حذیفہ بن
اور مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حُدیبیہ
کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابہ کرام کے ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ
ذوالحلیفہ پہنچے تو حدیبی (قریبانی کا جائزہ) کو ملا وہ پہنچا اور ان پر نشان

لکھا اور عمر کا احرام باندھا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے بارہ سنی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ مجھے ذہری کے واسطے سے نشان لگانے اور تلامذہ پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا، اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور تلامذہ پہنانے سے تھی یا لوری حدیث سے تھی؟

۱۳۲۱۔ ہم سے حسن بن حلف نے حدیث بیان کی، اگر مجھ سے اسحق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابولہبہ ورقاد نے، ان سے ابن ابی یحییٰ نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ابی سہل نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن عجرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا کہ جوڑیں ان کے چہرہ سے نیچے گر رہی، میں تو آپ نے دریافت فرمایا کیا اس سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے؟ انھوں نے عرض کی، اگر جی ہاں۔ اس پر آل حضورؑ نے انھیں سرمنڈوا لینے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حلیہ میں تھے دھوکے لیے احرام باندھ رہے ہوئے، اور ابھی بیضہ نہیں ہوا تھا کہ احرام کھولنا پڑے گا۔ بلکہ مسیبرؓ کی توبہ آرزو تھی کہ مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا یعنی احرام کی حالت میں سرمنڈوانے وغیرہ برا اور آل حضورؑ نے انھیں حکم دیا کہ ایک فرقہ تاج چھ مسکینوں کو کھلا دی یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روئے رکھیں۔

۱۳۲۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازا گیا، عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! میرے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں، خدا گماہ ہے کہ اب نہ ان کے پاس کسی جانور کے پائے ہیں کہ اسے بکالیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے قابل کوئی جانور ہے، مجھے تو اس کا خطرہ ہے کہ وہ فحشاء کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں، میں خفاف بن ایاد غفاریؓ کی لڑکی ہوں میرے والد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طرہ حید میں شریک ہوئے تھے۔ میں کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تھوڑی دیر کے لیے رک گئے، پھر فرمایا، مرحبا، تمھارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔ اور ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بوریے غلے سے بھرے

كَانَ بَيْنَ الْحَكِيفَةِ فَتَلَا الْمُحْدَى وَاسْتَعْرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَمْ أَحْصِ كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَفِينٍ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ أَحْظَ مِنْ الدَّهْرِيِّ إِشْعَارَ النَّقْلِيدِ فَلَا أَدْرِي يَقُولُ مَوْجِعَ الْإِسْقَابِ وَالنَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثِ كَلَّةٌ ۝

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرُقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَهْلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْؤُذُكَ هَؤُلَاءُ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدُيَّةِ وَكَهْ يَبْنِي أَمْعَاهُمْ يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى ظَمَجٍ أَنْ شَدَّ حُلُمُ امْكَةٍ فَأَنزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ ثَرْقَاتَيْنِ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ يَهْرِيكَ شَاةً أَوْ يَصِيْرَهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۝

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوَيْدِ فَلَحِقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً ثَنَاءِيَةً فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ سَوْحِي وَذَلِكَ صِبْيَتُهُمَا وَأَنَّ اللَّهَ مَا يُضْجِرُونَ كَوَاعَا وَلَا لَهُمْ ذَلَمٌ وَلَا مَنُومٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الصَّبَغُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَفَدَا شَهْرِي الْحُدُيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْنَعْ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهَرَ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَخَلَعَ عَلَيْهِ غَيْرَ رَكْنَيْنِ

ہوئے رکھ دیئے ان دولوں بوردوں کے درمیان دوسری مزدورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی تکمیل ان کے ہاتھ میں تھا کہ فرمایا کہ اسے لے جاؤ، یہ جب ختم ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر خیر و عطا فرمے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا، یا ابراہیم المؤمنین! آپ نے اسے میت دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیری مال تجھے روئے، خدا کی قسم اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں شریک ہیں اور پھر آخر اسے فتح کر لیا اور پھر ہم نے فل قیمت میں سے اپنے حصے لئے۔

۱۳۲۳۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر ثابری سوار اور فرزاری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی، لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پہچان سکا۔ محمود نے بیان کیا (اپنی روایت میں) کہ پھر بعد میں مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا (کہ کون ہے)۔

۱۳۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے طارق بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ حج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی پھر میں سعید بن مسیبؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی اطلاع دی تو انھوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ وہ بھی اس درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں شریک تھے، انھوں نے بتایا کہ پھر جب ہم دوسرے سال وہاں آئے تو ہمیں وہ درخت یاد نہیں رہا تھا اور ہم اس کی تلاش میں ناکام رہے۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہؓ کو تو اس درخت کا علم نہیں تھا اور آپ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، پھر تو آپ ہی لوگ زیادہ عالم ہوئے۔

۱۳۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے

مَلَا هُمَا كَلَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَادَا كَا بَخَطَا مِمَّ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِي بِي فَلَمَّ يَدَنِي حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَحُلَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتُ لَهَا قَالَ عَمْرُوكَ كَثَلْتُ أَمْسَلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَزِي أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا فَذَا حَا صَوَّاحِصًا زَمَانًا فَتَنَّتْ حَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا تَسْتَفِي سَعْمًا مَهْمًا فَبَيَّ:

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ بْنُ سَوَّابٍ أَبُو عَمْرِو الْقَزَّارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ لَمَّا أَتَيْتُهَا بَعْدَ لَمَّا أُعْرِفَهَا قَالَ مَحْمُودٌ لَمَّا أَسْتَبِيهَا بَعْدَ:

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَصَلُّونَ فَلَمَّا هَذَا الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْغَارِ الْمُقْبِلَ نَبِيَّهَا قَالَ فَقَدْ نَقَبَ رُءُوسُنَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلْمُوهَا وَاعْلَمُوا أَنَّهَا أَهْلُهَا فَأَعْلَمُوا:

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ

اور ان سے ان کے والد نے کہا انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی، پھر جب دوسرے سال ہم وہاں آئے تو وہیں پہنچے نہیں چلا کر وہ کون سا درخت تھا۔

۱۳۲۶۔ ہم سے قبیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کی مجلس میں "الشجرہ" کا ذکر ہوا تو آپ منہ سے اور فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے اور وہ اس بیعت میں شریک تھے۔

۱۳۲۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروان نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ دعا کرتے کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو ان حضور نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ابی اوفی! پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔

۱۳۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اور ان سے عبد بن تمیم نے بیان کیا کہ "حرہ" کی لڑائی کے موقع پر لوگ عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ

پر (زیرِ پر کے خلاف) بیعت کر رہے تھے۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کس بات پر بیعت کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر! ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں کسی سے بھی موت پر بیعت نہیں کروں گا، آپ حضور اکرم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے موت پر بیعت لی تھی۔

۱۳۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ بن عبد بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اوس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، وہ "صحابہ شجرہ" میں سے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو دیواروں کا سایہ ابھی اتنا نہیں ہوا تھا کہ اس کا سایہ حاصل کیا جاسکے۔

مِمَّنْ بَايَعَهُ مُحَمَّدٌ الشَّجَرَةَ قَرَجَةً الْكَيْفَا
الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَغَبِثَتْ
عَلَيْنَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيرَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ طَارِقٍ
ثَانَ ذَكَرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
الشَّجَرَةَ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
كَانَ شَهِدًا هَا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ أَبِي بَصَدَقَتِهِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَدْنَى۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ
يُجِئُونَ يَعْبُدُ اللَّهُ مِنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ
زَيْدٍ عَلَيَّ مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسُ
قِيلَ لَمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَكَ أَبَايِعُ عَلَى
ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا مَعَهُ
الْحَدَّثُ بَيِّنَةً۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ
بَنِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ
أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَتَضَرَّعُ وَكُنَّا لِلْجَيْطَانِ
ظِلًّا نَسْتَضِلُّ فِيهِ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَدْتُ
بِسَكْمَةَ بْنِ الدَّكْوَانِ عَلَى أَبِي شَيْخٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
مَنْ لَمْ يَلْقَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَاكُمَ يَنْبَغِي قَالَ عَلَى الْمَوْتِ
۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ هُوَ فِيكَ مَجِيئَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ
لَدُنِّي مَا حَدَّثَنَا بَعْدَ هَذَا

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ هَزْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودٍ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ ثَابِتُ بْنُ الْقَصَّاصِ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۱۳۳۳۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَدْتُ
مُبِينًا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَصْحَابُ
هَبْنِثَا مَرِيثَا فَمَالْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
لِيُذْهِبَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
حَبْنَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْتُ الْكُوفَةَ
فَحَدَّثْتُ بِهَذَا صُحْبَةً عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ شُعْبَةُ وَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهَا فَقَالَ
أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَاكَ فَعَنْ
أَنَسٍ وَآمَاهَنِيثَا
مَرِيثَا فَعَنْ
عِكْرِمَةَ ۱۳۳۴۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلم بن الأكوع رضی
اللہ عنہ سے سنا کہ چچا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱۔ مجھ سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن
فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن المسیب نے، ان سے ان کے
والد نے بیان کیا کہ میں براہین عازبہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی
مبارک ہو، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان حضور
سے آپ نے ”شجرہ“ (درخت) کے نیچے بیعت کی۔ انھوں نے فرمایا،
بچے ٹھیک معلوم نہیں کہ کہاں حضور کے بعد ان چیزوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

۱۳۳۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی، کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ سلام کے صاحبزادے
ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو قتادہ نے اور انھیں ثابت بن ضحاک
نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت
(عہد) کیا تھا۔

۱۳۳۳۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر
نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھیں انس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت) ”یَا شُعْبَةُ“ ہم نے تمہیں کھلی ہوئی فتح دی
یہ فتح صلح حدیبیہ تھی صحابہ نے عرض کی اے حضورؐ کے لیے تو مرحلہ آسان اور
سہل ہے مگر آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غزوات اور فوج گذشتہ معاف
ہو چکی ہے، لیکن ہمارا کیا ہو گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
”تَاكُمُ الْمُؤْمِنُ مَرْدًا وَرُثْمًا عَوْرَتِي جَنَّتْ فِي دَنَلِ كِي جَانِسِ جِسْ كِي يَحْيِ
نَهْرِي جَارِي هَوِي كِي“ شعبہ نے بیان کیا کہ پھر میں کوڑہ آیا اور قتادہ
کے واسطے سے پوری حدیث بیان کی، پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ”بوشک
ہم نے تمہیں کھلی فتح دی ہے“ کی تفسیر انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
لیکن اس کے بعد ”هَبْنِثَا مَرِيثَا“ (یعنی آل حضورؐ کے لیے تو ہر
مرحلہ آسان و سہل ہے) یہ تفسیر عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مجزآہ بن زہیر اسلمی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ اُنہی میں، میں گھر سے کاگوشت اُبال رہا تھا کہ ایک منادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ ان حضوروں میں سے گھر سے کاگوشت کے استعمال سے منع کرتے ہیں اور مجزآہ نے اپنے ہی قبیلہ کے ایک صحابی کے متعلق جو بیعت رضوان میں شریک تھے اور جن کا نام اسبان بن اوس رضی اللہ عنہ تھا، نقل کیا کہ ان کے ایک گھٹنے میں تکلیف تھی، اس لیے جب وہ سجدہ کرتے تو اس گھٹنے کے نیچے کوئی گدہ رکھ لیتے تھے۔

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے ان سے شریعت نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سوید بن لغان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے کہ گویا اب بھی وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے سامنے سٹولا یا گیا، جسے ان حضرات نے پیا۔ اس روایت کی متابعت معاذ نے شعبہ کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۳۶۔ ہم سے محمد بن حاتم بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو حمزہ نے بیان کیا کہ انھوں نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ کہ کیا تری نماز دو بار پڑھی جاسکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر شروع رات میں وتر پڑھ لی ہو تو آخر رات میں نہ پڑھو۔

۱۳۳۷۔ مجھ سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبری، انھیں زید بن اسلم نے اور انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے (سفر حدیبیہ میں) رات کا وقت تھا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا، آپ نے پھر کوئی جواب نہیں دیا، انھوں نے پھر پوچھا، آپ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے دلچسپی سے دل میں کہا، عمر! تیری ماں تجھے روکنے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے تین مرتبہ سوال کیا، جو آپ کو

اَجُوعًا مَرِحًا شَاءَ اسْتَوَيْلٌ عَنْ مَجْزَاةِ بْنِ زَهْرَانَ سَلِمَتِي عَنْ اَيِّهِ وَكَانَ مَعَهُ شَهْدَا الشَّجَرَةِ قَالَ اِنِّي رَكِبْتُ قَدَمًا تَحْتَ الْقِدَارِ يَلْحُومُ الْخُمُرَ اِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُمْ عَنْ لَحُومِ الْخُمُرِ وَعَنْ مَجْزَاةٍ عَنْ تَحْلِي مَتَمُّهُمْ مِنْ اَمْعَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ اَهْلَانُ بْنُ اُذْبٍ وَكَانَ اسْتَحْلَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ اِذَا سَجَدَ جَعَلَ رُكْبَتَهُ وَسَادَةً ۝

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ لُغَانَ عَنْ اَبِيهِ بَيِّنَةٍ عَنْ اَمْعَابِ الشَّجَرَةِ كَمَا تَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ اَتُوا اَبُو بَكْرٍ خَلَا كُوْلَهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ ۝

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ كَانَ مِنْ اَمْعَابِ اَبْنِي مَكِّي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْعَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يَنْفَعُ الْيَوْمَ قَالَ اِذَا اَذْنُوتَ مِنْ اَذْلِهِ فَلَا تَوْتِرُ مِنْ اَخِي ۝

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ اخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَيُّوبَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَجَابَهُ بِجَبَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تَكَلَّمَ اُمًّا يَا عُمَرُ

پسند نہیں تھا، چنانچہ اُن حضورؐ نے انہیں ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عرضی
 اسطر سے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو اڑھائی لگائی اور مسلمانوں سے
 اُگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔
 ابھی متوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں سے سنا، ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا،
 انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے
 بارے میں کہیں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ بہر حال میں اُن حضورؐ کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور آپؐ کو سلام کیا۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ رات مجھ پر ایک کھڑک
 نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے جس پر سورج
 طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے انا فتحنا مکہ فتحاً مبیناً (بے شک ہم نے
 آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے) کی تلاوت فرمائی۔

۱۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی، کہا کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو میں نے ان کی
 زبانی اسے سنا، لیکن مجھے اس کا بعض حصہ ہی یاد رہا، پھر جریرؓ راشد
 زہری سے سنی ہوئی حدیث کو مجھے یاد کرادیا، ان سے عروہ بن زہر نے
 ان سے موسر بن محمد رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم نے بیان کیا، دونوں
 راوی اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے،
 انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً
 ایک ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپؐ ذوالحلیفہ
 پہنچے تو آپؐ نے قربانی کے جانور کو قلاہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور
 وہیں سے عمرہ کا اہرام باندھا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی
 کو جاسوسی کے لیے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپؐ غرہ الاشطاط
 پر پہنچے تو آپؐ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آگئے، انھوں نے بتایا کہ قریش
 نے آپؐ کے مقابلے کے لیے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے اور بہت سے
 قبائل کو بلا رہا ہے، وہ آپؐ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپؐ کو
 بیت اللہ الحرام (مکہ) سے روکیں گے۔ اس پر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے صحابہؓ سے فرمایا، لوگو! مجھے مشرہ دو، کیا تمہارے خیال میں یہ
 مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کروں جو مجھ سے
 بیت اللہ کیلئے پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انھوں نے ہمارا
 مقابلہ کیا تو اللہ عز وجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی محفوظ

مَنْزِلَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَثَلَهُ مَوَاتٍ كُلُّ ذَاكَ لَا يَجِيئُكَ
 قَالَ عُمَرُ وَحَمْرُكَ بَعْدِي عَمَّا تَقْدَرُ مِنْ
 أَمَّا الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ
 مَا نَشِيتُ أَنْ سَبَعْتُ مَبَادِئَ صِرْخِي فِي قَالٍ فَقُلْتُ
 لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُ فِي قُرْآنٍ وَحُثُّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
 عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ سُورَةٌ
 لَيْحِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْكَ الشَّمْسُ شَعْرُ
 قُرْآنٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 سَعْدُ بْنُ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَنَا
 هَذَا الْحَدِيثَ حَقِظْتُ بَعْضَهُ وَتَبَيَّنْتُ مَعَهُ
 عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُبَرِّدِ بْنِ
 حَزْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا
 عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي بَيْضَعِ عَشْرَةِ يَأْتِي
 مِنْ أَمْطِهِمْ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ حَلَّلَا
 الْهَدْيَ وَأَشْعَرُوهُ وَأَحْزَمَهُ مِمَّا بَجُمَرَةٍ
 وَبَعَثَ عَيْنَالَهُ مِنْ خَزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِعَدْبِيرِ
 الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا
 لَكَ جَمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الزَّحَابَ بَيْنَهُ
 وَهُمْ مُقَاتِلُونَكَ وَمَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَ
 مَا يَمُوكَ فَقَالَ اسْتَخِيرُوا أَيْهَا النَّاسُ عَنِّي
 أَمْرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَكَرَ أَرِيبَ
 هَلُولًا وَالشَّيْءُ يُرِيدُونَ أَنْ يَصْدُوكَ
 عَنْ الْبَيْتِ فَإِنْ تَابُوا كَانَ اللَّهُ عَنْدَ حَلِّ قَدْ
 قَطَعَ عَيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَا هُمْ

رکھا ہے، اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انھیں ایک شکست،
خوردہ قوم کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول
اللہ! آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ کا ارادہ
کسی کو قتل کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا، اس لیے آپ بیت اللہ
تشریف لے چلیے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے
روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آلِ صفور نے فرمایا کہ اللہ کا نام
لے کر سفر جاری رکھو۔

تَخْرُوجُ بَيْنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
خَرَجْتَ عَامِدًا بِهَذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ
مَقْتُلًا أَحَدًا وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ
فَتَوَحَّجَهُ لَمْ يَمْنَعْ
صَدَنَّا عَنْهُ فَأَتَيْنَا
قَالَ امْضُوا عَلَى
اسْمِ اللَّهِ

۱۳۳۹۔ حدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّدِ بْنِ عَنَزَةَ
يُحْمَرَانَ حَدَّثَنَا مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ ابْنَةِ الْخَدِيجِيِّ فَكَانَ
فَكَانَ فَيَمَّا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْهُمَا أَنَّ
كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَدِيجِيِّ عَلَى قَتَنِةَ
الْمُدَّةِ وَكَانَ فَيَمَّا اسْتَرْطَ سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو
أَنَّهُ قَالَ لَدَا يَتَبَّكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ
عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَرَدُ حَتَّى لَا كُنَّا وَهَلَيْتَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُ دَا فِي سَمْعِيلٍ أَنْ يُقَاخِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ حِكْمَةً
الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ دَا مَعْصُومًا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ
فَلَمَّا دَا فِي سَمْعِيلٍ أَنْ يُقَاخِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَهُ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلٍ بْنُ سَمْعِيلٍ
بِذِ صَيْدٍ إِلَى أَبِي سَمْعِيلٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَدِيجِيِّ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنَ الرِّجَالِ
إِلَّا دَا فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ

۱۳۳۹۔ حدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّدِ بْنِ عَنَزَةَ
يُحْمَرَانَ حَدَّثَنَا مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ ابْنَةِ الْخَدِيجِيِّ فَكَانَ
فَكَانَ فَيَمَّا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْهُمَا أَنَّ
كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْخَدِيجِيِّ عَلَى قَتَنِةَ
الْمُدَّةِ وَكَانَ فَيَمَّا اسْتَرْطَ سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو
أَنَّهُ قَالَ لَدَا يَتَبَّكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ
عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَرَدُ حَتَّى لَا كُنَّا وَهَلَيْتَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُ دَا فِي سَمْعِيلٍ أَنْ يُقَاخِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ حِكْمَةً
الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ دَا مَعْصُومًا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ
فَلَمَّا دَا فِي سَمْعِيلٍ أَنْ يُقَاخِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَهُ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلٍ بْنُ سَمْعِيلٍ
بِذِ صَيْدٍ إِلَى أَبِي سَمْعِيلٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَدِيجِيِّ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنَ الرِّجَالِ
إِلَّا دَا فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ

نیں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انھیں واپس کر دیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے مؤمن خواتین کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی یہ بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زدہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت یا ایہا النبیؐ إذا جاءك المؤمنات کے نازل ہونے والی خواتین کو پہلے اڑاتے تھے۔ اور ان کے چپا سے روایت ہے کہ یہیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہجرت کر کے چلی آتی ہیں ان کے شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو وہ اپنی ان بیویوں کو دے چکے ہیں اور یہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابو بصیر، پھر انھوں نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کی۔

۱۳۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقہ کے زمانہ میں عروہ کے ارادہ سے نکلے پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر بیت اللہ سے مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے صرف عروہ کا احرام باندھا، کیونکہ حضور اکرمؐ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقع پر صرف عروہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ جب آل صفورہ کو کھار قریش نے بیت اللہ سے روکا تھا۔ اور اس آیت کی تلاوت کی کہ "یقیناً تم لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے"۔

۱۳۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ خبر سنا لی کہ ان دونوں کا مشورہ سامنے آیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو منہ پر کپڑے نہ لگائے۔ اس لیے جب عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا، اس لیے جب عورتوں کا مشورہ سامنے آیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو منہ پر کپڑے نہ لگائے۔

الْمُؤْمِنَاتُ مَعَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمَّ كُنْتُ مَرِيئَةً مَعَهُ
هَذَا مَا مَعِيَ مَعْنَى خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ عَائِشَةُ فَجَاءَتْ أَهْلَهَا فَيَا لَوْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِقَابٍ رَأَى خَبْرًا عُرُوَّةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ
مَنْ حَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ هَذَا الْأَيْتُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا
جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَقِبِهِ قَالَ بَلَعْنَا حِينِ أَمَرَ اللَّهُ
رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّنَ ذِي الْمَشْرِكِينَ
مَا نَفَعُوا مَنْ حَاجَرَ مِنْ أَرْوَاحِهِمْ وَبَلَعْنَا أَنْ
أَبَا بَصِيرٍ فَمَا كَرِهَ بَطُولُهُ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مَعْتَمِرًا فِي الْفَيْتَةِ فَقَالَ
إِنْ مَنَعَتْ عَنِ الْبَيْتِ مَنَعْنَا كَمَا مَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بَعْمَرَةَ مِنْ أَجْلِ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا
بَعْمَرَةَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَهْلًا وَقَالَ ابْنُ
زُبَيْرٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كَعْبَارَ قَرُوبِشَ
مَيْتَةً وَقَدْ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ
عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنََّّهُمَا
سَمِعَا مِنْ عَرُوفِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ كُوفِيًّا ذَكَرَ أَنَّ
حَوْلَهُ نَكَبَ جَاءَتْهُ لِرَأْسٍ مِنْ عَرُوفِ بْنِ عَمْرٍو وَرَزَى لَمْ يَزَلْ يَتَى

كَلَّمَاهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرٍو. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ عَنْ تَابِغٍ أَنَّ بَعْثَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا قُمْتُ انْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَقِيلَ إِلَى النَّبِيِّ كَانَ خَدَجًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كَعْبًا فَرَّشَ دُونَ النَّبِيِّ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَأْمُرُ وَحَلَّى وَفَضَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ اسْتَمِدُّكُمْ أَفِي أَوْ حَبِئْتُ عُمَرَةُ فَإِنْ خَلَّى مَيْنَ وَمَيْنَ النَّبِيِّ كُفْتُ وَإِنْ جَلَّيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ مَنَعْتُ كَمَا مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرِيدُ شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا اسْتَمِدُّكُمْ أَفِي وَشَدَّ أَوْ حَبِئْتُ حَبِئْتُ مَعَ عُمَرَةَ فُطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَاسْتَمِدُّكُمْ وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا حَبِئْتُ.

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ النُّوَيْرِ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ عَنْ تَابِغٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَذُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَكَيْفَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ نَزِمَ الْخُدَّيْبِيَّةَ أَسْأَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَزَسَ لَدَى عَيْنِهِ وَجَلَّ مَعَهُ النَّصَارَ يَأْتِي بِهِ بِلِقَائِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ عَبْدَ اللَّهِ الشَّجَرَةَ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي مِنْ لَدَى جَالِغُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ جَاءَ بِهِ عُمَرُ وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ مَخْتِ الشَّجَرَةَ قَالَ فَاذْهَبْ مَعَهُ حَتَّى يَابِيعَ

سے گفتگو کی۔ ۱۳۴۳۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے کسی صاحبزادے نے ان سے کہا، اگر اس سال آپ وعمرہ کرنے جاتے تو سب سے پہلے میرے پاس آجائے، کہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا تھا، چنانچہ ان حضورؐ نے اپنے قربانی کے جانور وہیں ذبح کر دیئے اور سر کے بال منڈوا دیئے۔ صحابہؓ نے بھی بال چھوٹے کر والیئے، اُن حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر ایک عمرہ واجب کر لیا ہے اور اسی طرح تمام صحابہؓ پر بھی وہ واجب ہو گیا، اس لیے اگر آج مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو میں بھی طواف کر لوں گا اور اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کر دوں گا جو اُن حضورؐ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر پہلے اور فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی ضروری قرار دے لیا ہوں فرمایا، میری نظر میں تو حج اور عمرہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں اگر ان میں سے کسی کے بھی احرام باندھنے کے بعد اگر اسے اس کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو اس سے حلال ہونا جائز ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک طرف کیا اور ایک سمت کی جس دن مکہ پہنچے اور آخر دونوں ہی کو پورا کیا (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۳۴۴۔ مجھ سے شجاع بن ولید نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن محمد سے سنا، ان سے صفور نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔ تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی، پھر گھوڑا لیتے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپؐ جنگ کے لیے اپنی ذمہ داریاں رہے تھے، انھوں نے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضور اکرمؐ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپؐ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی

جس پر لوگ اب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ اور عثمان بن عمار نے بیان کیا، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن محمد عمری نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ جو حضور اکرم کے ساتھ تھے، مختلف درختوں کے سائے میں منتشر ہو گئے تھے۔ پھر اچانک سبت سے صحابہ حضور اکرم کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ! دیکھو تو سہمی لوگ حضور اکرم کے پاس جمع کیوں ہو گئے ہیں، انھوں نے دیکھا تو صحابہ بیت کر رہے تھے۔ چنانچہ پہلے خود بیعت کر لی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اگر اطلاع دی، عمر رضی اللہ عنہ بھی گئے اور بیعت کی۔

۱۳۴۴۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ رقتنا کیا تھا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اُن حضور نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا، اُن حضور نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی نماز پڑھی اور آنحضرتؐ نے صفا اور مروہ کی سعی بھی کی، ہم آنحضرتؐ کی اہل مکہ سے حفاظت کرتے رہتے تھے، تاکہ کوئی تکلیف وہ بات نہ پیش آجائے۔

۱۳۴۵۔ ہم سے حسن بن احماق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوجہین سے سنا، ان سے ابو اہل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جب جنگ صفین (جو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما ہیں بروی ثنی) میں لڑے پس آئے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، حالات معلوم کرنے کے لیے انھوں نے فرمایا کہ اس جنگ کے بارے میں تم لوگ اپنی رائے اور فکر کو منہم نہ کرو، میں یوم الہجندل (صلح حدیبیہ) میں بھی موجود تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننے سے انکار ممکن ہوتا تو میں اس دن ضرور حکم کی خلاف ورزی کرتا اور قریش سے لڑتا، اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں کہ جب ہم نے کسی مشکل کام کے لیے اپنی تلواریں کو اپنے کاندھوں پر رکھا جنگ کے لیے انھوں نے حال آسان ہو گئی اور ہم نے مشکل حل کر لی، لیکن یہ معاملہ پہلے کے تمام معاملات سے مختلف ہے، اس میں ہم رفتنے کے ایک کنارے کو ٹھیک کرتے ہیں تو دوسرے ٹکراتا ہے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مسئلہ حل کیسے ہو گا۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّبِيِّ يَنْحَدَثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَلَّمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ بَحْدَ شَأْنِ الْوَلِيِّ مِنْ مَسْأَلَةٍ شَأْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْوَلِيِّ يَنْحَدَثُ النَّاسُ فِي ظِلِّ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ حُدُّوا بِاللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ انْظُرَ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَخَذُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يَبْتَاعُونَ مَبَايِعَ شَرِّ رَجُلٍ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ مَبَايِعَ ۖ ۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِي أُوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَعَلَّ يَصِيبُهُ أَحَدٌ ۖ

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَهْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَنَا قَدْ سَمِعْتُ مِنْ حَنِيفٍ مِنْ صَفِيِّنَا أَنَّ شَأْنَهُ سَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْهِمُ الرِّأْيَ فَتَقَدَّرَ رَأْيُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَكَوْنُ اسْتَطِيعَ أَنْ أَسْرَدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا لَدَدْتُ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْبَابَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا رِيًّا مَرَّ يَفْظَعُنَا إِلَّا اسْتَعْلَنَ بِنَا إِلَى أَمْرِ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا إِلَّا مَرَّ مَا نَسْتُرُ مِنْهَا خَطْمًا إِلَّا أَنْفَجَرُوا عَلَيْنَا خَصْمُ مَا نَسْتُرُ دَعَى كَيْفَ نَأْتِي لَسَا ۖ

۱۳۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن ابی اسیر نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ عہدِ نبوی کے موقع پر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جوئیں آپ کے چہرے پر گرد ہی تھیں ان حضور نے دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں جو بخار سے سرے سر رہی ہیں۔ تکلیف دہ ہیں؟ آپ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ چہرہ سر منڈا لو اسی دن روزہ رکھو اور پانچ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا پھر کوئی قربانی کر دو اور سر منڈانے کے فدیہ کے طور پر۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تینوں امور میں سے پہلے آل حضور نے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی۔

۱۳۴۷۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشیر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی اسیر نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشرکین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرے سر پر بال بڑے بڑے تھے جس سے جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آل حضور نے مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آیت نازل ہوئی۔ پس اگر تم کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو، تو اسے بال منڈا دینا چاہئے اور تین دن کے روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا چاہئے۔

۵۰۴۔ قبائل عکل اور عزیہ کا واقعہ

۱۳۴۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن علی بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبائل عکل و عزیہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر انھوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے تھے، کھیت وغیرہ ہمارے پاس نہیں تھے، اور انھیں مدینہ کی آب و ہوا مرافق آئی تو آنحضرت نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور فرمایا کہ انھیں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پروردگار تعالیٰ صحت حاصل ہو جائے گی، وہ لوگ درحالیہ کی طرف آگئے، لیکن مقام حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے پھر گئے،

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَهْرَ الْخُدْيَبِيِّ وَالْفَقْلُ فَبَيْنَا نَرُوعُ عَلَى وَجْهِهِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ ذَلِكَ هُوَ أَمْرٌ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقَ وَهُمْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ أَطْلَعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ نَشَكَ نَشِيكَةً قَالَ أَبُو ثَوْبٍ كَأُذِرِي بِأَيِّ هَذَا مَبْدَأٍ؟

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصُّدَيْيَةِ وَكُنَّا نَحْمِرُ مَوْنًا وَنَدْخَمِي الْمَشْرُكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي ذَفْرَةٌ فَجَعَلْتُ الْيَوْمَ نَسًا فَطَعْتُ رَجُلِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَمْرٌ لَكَ هَذَا لَيْتَ لَكَ مِنْ صَبَاحٍ أَوْ مَدَاغَةٍ أَوْ نَشَكَ بِالنَّشِكِ فَضَمَّ عَلَى رَأْسِهِ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ نَسًا حَدَّثَنَا أَنَّهُ نَسًا مِنْ عَمَلٍ دَعَوْنِيَّةٌ فَلَمَّا مَوَّالَ الْمَدِينَةِ مَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِأَرْبَعَةِ سَلَامٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ وَاسْتَوْخَرُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَدِّ وَنَاحٍ وَآمَنَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَبِئْسَ تَرْبُوا مِنْ آبَائِنَا وَأَبَوَائِنَا نَطْلُقُوا حَتَّى

إِذَا كَانُوا حَيَّةَ النُّحْرَةِ كَفَرُوا بِعَهْدِ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا
رَأْعِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلًا قَوَالِدًا وَدُ
فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْعَتِ الطَّلَبِ فِي
أَثَرِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَ
قَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ النُّحْرَةِ
حَتَّى مَاتُوا عَلَى خَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَّغْنَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ ذَلِكَ
كَانَ يَجِيءُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمَثَلَةِ
وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ
عُمَيْيَةَ وَقَالَ عَجَلِي بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنُ أَبِي
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عَمَلٍ :-

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ عُمَرَ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّاحٍ
الصَّوَوَاتُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَحَابَةَ مَوْلَى أَبِي
قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ
الْفَسَاةِ فَقَالُوا أَحَقُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصْنَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ
وَأَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سُبَيْرِيَةَ فَقَالَ عُبَيْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ
فَأَمِنَ عِدْلِيَّ أَنَسٍ فِي الْعَرَبِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ
إِنِّي أَيْ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ
مِنْ صَفِيٍّ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُمَرُ بْنُ قِلَابَةَ وَحَدَّثَنَا
أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عَمَلٍ ذَكَرَ
الْفَصْلَةَ - :-

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے کر
بھاگ گئے۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم کو ملی تو آپ نے چند صحابہ کو
ان کے پیچھے دوڑایا۔ وہ پکڑ کر دینے لائے گئے، تو ان حضور کے حکم سے ان
کی آنکھوں میں بھی گرم سلاٹیاں پھیر دی گئیں کہ چونکہ انھوں نے بھی ایسا ہی
کیا تھا اور انھیں حرہ کے کنارے پھونک دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر
گئے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور اکرم نے
اس کے بعد صحابہ کو صدمہ کا حکم دیا اور مشدہ مقتول کی لاش بگاڑنا یا
انہما دے کر اسے قتل کرنا سے منع فرمایا۔ اور شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ
کے واسطے سے بیان کیا کہ دیر لوگ، عربیہ کے قبیلے کے تھے (عمل کا نام
نہیں لیا)۔ اور عجلہ بن ابی کثیر اور ابوبہ نے بیان کیا، ان سے ابوقلابہ نے
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عمل کے کچھ لوگ آئے۔

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص
بن عمر ابو عمر الحنفی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبہ اور حجاج صوفی نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے ابوقلابہ کے مولا ابورحمان نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ کے ساتھ
شام میں تھے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا
کہ اس "فساد" کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حق
ہے اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر خلفاء راشدین آپ سے
پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورحمان نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلابہ، عمر بن
عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے تھے۔ عنین بن سعید نے کہا کہ
مجھ قبیلہ عربیہ کے لوگوں کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا
ذکر کیا کریں گے؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے یہ
حدیث بیان کی۔ عبد العزیز بن مصیب نے (اپنی روایت میں) انس رضی
اللہ عنہ کے حوالہ سے صرف عربیہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں
انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عمل کا نام لیا اور واقعہ بیان کیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا سولہواں پارہ مکمل ہوا

لے چرواہے کا نام لیاء النوبی تھا، جب قبیلہ والے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے تو انھوں نے مزاحمت کی۔ اس پر انھوں نے ان کے ہاتھ پاؤں
کاٹ دیئے اور ان کی زبان اور آنکھ میں کانٹے گاڑ دیئے جس سے انھوں نے شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ستر حوال پارہ

۵۰۵۔ غزوہ ذات القرد

یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین غزوہ خیبر سے تین دن پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ قبول کو روک کر پھارے تھے۔

۱۳۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عسید قال سمعت سلمۃ ابن الأكوع یقول مخرجت قبل ان یؤذن بالذوالی وکانت یقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرعی بذی قرد قال فلقیت فی غلہ مرثعہ عبدالرحمن بن عوف فقال اخذت یقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا صبا حاہ قال فاسمعت ما بین لادبتی السد نیقۃ ثم اشد فعت علی وخبی حتی اذنا کتمهم وقد اخذوا یسئقون من النساء فجعلت اسمنہم یبکی وکنث دامنیا واقول انا ابن اکرکوم الیوم یومہ الرضیع والیوم حتی استغذت اللقام منہم واستکلت منہم نذۃ ینذۃ قال وعاۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اس وقلت یا نبی اللہ فداخیت القوم النساء وھن عواش فاجبت الیہم استاعة فقال یا ابن اکرکوم ملکک فاستحج کل ثم رجعتا ویزدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نا فقیحتی وھن المبدأینۃ۔

۱۳۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عسید نے بیان کیا اور اخول نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں مدینہ سے باہر جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ قبول ذات القرد میں چرا کر رہے تھے۔ اخول نے بیان کیا کہ پھر مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلہ ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ قبول کی گئیں۔ میں نے پوچھا کہ اس نے کون سا ہے؟ اخول نے بتایا کہ قبیۃ غطفان والوں نے۔ اخول نے بیان کیا کہ پھر میں تین مرتبہ بڑی زور زور سے چیجا، یا صبا حاہ، اخول نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچا دی اور اس کے بعد مکہ سرعت کے ساتھ دوڑنا ہوا اگے بڑھا، اور آخر اٹھیں جا لیا۔ اس وقت وہ پانی پینے کے لیے اترے تھے، میں نے ان پر تیر بساتے شروع کر دیے، میں تیر اندازی میں ماہر تھا، اور یہ کہنا جانا تھا، میں ابن الاکوع ہوں آج ذلیل کی حرکت کا دن ہے، میں ہی وجہ پڑھتا رہا اور آخر ادنیٰ قبول ان سے چھ لیں بلکہ ان کی تیس چادریں بھی میرے قبضے میں آگئیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کو ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا ہے اور اسی وہ پیاسے ہیں، آپ.....

خود ان کے نقاب کے لیے لوگوں کو بھیج دیئے، ان حضور نے فرمایا، اے ابن الاکوع جب کسی پرنا لڑا لڑ پھر نرمی اختیار کیا کرو۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیچھے بھاگ کر لائے تھے، یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

بَابُ حَزْوِ خَبِيرٍ

۵۰۶ - غزوہ تبوک

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَيَّارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الْقَعْنَانِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالضُّمَّهَاءِ دَخَلْنَا مِنْ أَذَى خَيْبَرَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ دَعَا بِأَلَا ذُرَّادٍ فَلَمَّ كِبُوتَ إِلَهَ الْيَسُوعِيِّينَ فَأَمَرَ بِهِ فَخُتِمَ فَأَكَلَ وَاصْلَانَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْشَرِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ

وَلَحَ

يَتَوَضَّأُ ۝

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا حَاكِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ تَيْرِيزِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَبُيِّنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ وَلِلْعَوْمِ لَعَامٍ يَا عَامِرُ أَرَأَيْتَ لَمْ يَمُوتْ مِنْ هُمَيْمَاتٍ وَكَانَ عَامِرُ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ حَبِيبٌ ذَا بِالْعَوْمِ يَقُولُ -

الْعَوْمُ نَزَلَتْ أَنْتَ مَا أَهْدَيْتَنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّتَنَا

فَاغْفِرْ لَنَا ذَلِكَ مَا أَبْقَيْنَا

وَأَثَبْتَ الْأَقْدَامَ لَا قَيْنَا

وَالْقَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صَبَّحَ يَأْتِينَا

وَبِالْصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّابِقُ قَالَ لَوْ أَنَّ عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْعَوْمِ وَجَبَتْ يَابِغَةُ اللَّهُ لَوْلَا أَمْنُنَا بِهِ فَإِنَّا خَيْبَرَ فَأَصْرَحْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَنَا حَتْمَةٌ

۱۳۵۱ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمان نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے بکری بن سعید نے ان سے بشیر بن سیار نے اور ان سے سوید بن قعنان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر کے لیے آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے، بیان کیا کہ جب ہم مقام ضمہاء میں پہنچے جو خیبر کے قریب میں واقع ہے (آنحضرتؐ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے تشریف سفر منگوا، دستوں کے سوا اور کوئی چیز آپؐ کی خدمت میں نہیں لائی گئی۔ یہی ستونیں آپؐ کے حکم سے پانی ڈالنا شروع ہوئی آپؐ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کے لیے آپؐ کھڑے ہوئے (چونکہ وضو پہلے سے موجود تھی) اس لیے آپؐ نے وضو نہ کیا اور ہم نے بھی، پھر نماز پڑھی اور اس نماز کے لیے (نئے سرے سے) وضو نہیں کیا۔

۱۳۵۲ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمان نے حدیث بیان کی، ان سے حاکم بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے تیریز بن ابی عبید نے اور ان سے سلیم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، عامر! اپنے کچھ جزم سنو! عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدیث خوانی کرنے لگے، کہا اے اللہ! اگر آپؐ زہرتے تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ہم صدقہ کرتے اور وہ ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں آپؐ کے راستے میں نذر ہیں، اور اگر ہماری مدد نہ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھیے! ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمائیے ہمیں جب باطل کی طرف بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کہ وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت خدی کوسن کر اونٹ نیڑی سے چلنے لگے) آپؐ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ نے تو ہمیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا کاش ابھی اور ہیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لیے اس کے دوران میں سخت بھوک اور فاقہ سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی جس دن قلعہ فتح ہوا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی،

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ اگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے حبس کر رکھا گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لیے، اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تمام گوشت چھینک دو اور ہاڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو چھینک دیں اور ہاڈیوں کو دھولیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ یوں ہی کرو۔ پھر ردن میں اُجیب صحابہ نے (جنگ کے لیے) نصف ہندی کی تو چوٹی عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے انھوں نے جب ایک یہودی کی پٹلی پر جھک کر اُدار کرنا چاہا تو خود انھیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کے اوپر کا سحر زخمی ہو گیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہو گئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہوا تھا تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے انھوں نے دیکھا اور میرا تختہ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت کیا، کہہ نہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی، اُن حضور نے فرمایا، چھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انھیں تو دوبارہ حربے لگائے، پھر آپ نے اپنی دونوں آنکھوں کو ایک ساتھ ملایا، انھوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید یہی کئی عربی ہرجسے نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے بیان کیا بد بھائے مشی بہا کے (نشاہت)۔

۱۳۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید پولی نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کے وقت پہنچے، آپ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر چڑھ کر گئے کے لیے رات کے وقت روقہ پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہوجاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے گھارے اور ٹوکے لے کر باہر نکلے۔ لیکن جب انھوں نے اُن حضور کو دیکھا تو ستر کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم، محمد شرک کر کے آگئے، اُن حضور نے فرمایا: خیر برباد ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈراٹے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے۔

۱۳۵۴۔ ہمیں صدقہ بن فضل نے خبر دی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک

شَدِيدَةً ثُمَّ رَأَى اللَّهَ تَعَالَى فَخَصَّاهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَهَيَّ النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَنَجَحَتْ عَنْهُمْ جِدَارٌ وَ حُدُودٌ مِيزَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا النَّيِّرَانِ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقَّدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ؟ قَالُوا لَحْمَ حُمُرٍ النَّبِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْذِبُوا هَذَا الْكِسْرُوهَا فَقَالَ رَهْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ هَمْرٍ نَفِمْهَا وَنَفْسِلَهَا۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا نَصَّاتِ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٌ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْمُرِيَهُ وَبَرَجِعَ دُبَابٌ سَيْفُهُ فَاصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا فَعَلُوا قَالَ سَلَّمَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوًا خَذِي بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا احْبَطَ عَمَلَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ لَأَخْرَجَنِي وَجَعَمَ بَيْنِي إِبْصَعِيهِ إِنَّهُ لِحَابَهُ مُجَاهِدٌ قَدْ عَرَفْتِ مَشِيَّهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ جُهْدًا:

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَقْبَى قَوْمًا يَلْبِثُ لَهُ يَجْرِيهِمْ حَتَّى يَضْمُرَهُمْ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ النِّعُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَكَانَ تَابَهُمْ فَلَمَّا رَوَاهُ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ خَيْبَرُ إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ مَسَاءَ صَبَاحَ الْمُتَدَارِينَ۔ ۱۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر صبح کے وقت پہنچے۔ یہودی اپنے بھادور
وغیرہ لے کر باہر آئے، لیکن جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
تو چلنے لگے کہ محمد! اِذَا کی قسم، محمد! شکرے کر آگئے۔ آل حضورؐ نے
فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان
میں آجائیں تو پھوڑ لائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں ہمیں گدھے
کا گوشت ملا، لیکن آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے
اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ انھیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے
ہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

۱۳۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی
نہی حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک
صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر حضورؐ
نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت
کھایا جا رہا ہے۔ آل حضورؐ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے
اور عرض کی کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد ان حضورؐ نے ایک مادی سے اعلان
کر دیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ انھیں پالتو گھوڑوں کے گوشت کے ہمتالی سے
منع کرتے ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت ایل
رہا تھا۔

۱۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید
نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز خیر کے قریب پہنچ کر ادا کی، پھر
اٹھ اٹھا۔ پھر فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، خیر برباد ہوا،
یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں آجائیں تو ڈر لائے ہوئے لوگوں کی صبح
بُری ہو جاتی ہے۔ پھر یہودی گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے، آخر حضورؐ اگر صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو
قید کر لیا۔ قیدیل میں ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آپؐ دھیرے دھیرے

لے آجی اس سے پہلے کی روایت میں گزرا ہے کہ رات کے وقت اسلامی لشکر خیر پہنچا تھا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً رات کے وقت ہی لشکر وہاں
پہنچا ہوگا۔ لیکن رات مرقہ سے کچھ فاصلے پر گزاری ہوگی، پھر جب صبح ہوئی ہوگی تو لشکر میدان میں آیا ہوگا اور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کا ذکر ہے
کی اسی نوعیت کی وجہ سے ہے۔

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ
مَكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْحَمْدُ
لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَنَازِيرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا مَرَرْنَا
بِمَاخِةٍ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَّاحُ الْمُنْذَرِينَ فَاصْبِرْ لِمَنْ لَحُوهَ
الْحَمْرُ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يَقْبِضَانِي عَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ فَإِنَّهَا رَيْحٌ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادَاكَ حَائِجٌ فَقَالَ أَكَلْتَ الْحَمْرُ
فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاكَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَكَلْتَ الْحَمْرُ
فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاكَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أَفْنَيْتَ الْحَمْرَ
فَأَمَرَمْنَاهُ فَإِنَّكَ دَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
يَقْبِضَانِي عَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ إِلَّا هَدَيْتَهُ
فَأُكْفِيتَ الْفَتْدُوسَ وَإِنَّهَا لَتَعُورٌ

بِالْحَمْرِ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ
فَرِيًّا مِنْ خَيْبَرَ فَبَلَغَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ
خَيْرٌ إِنَّا إِذَا مَرَرْنَا بِمَاخِةٍ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَّاحُ
الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا لِيُؤْتُوا فِي السَّيْكِتِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرْمَةَ وَ
كَانَ فِي السَّيْجِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دُخْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ

حصے میں آئی تھیں۔ پھر آپ ﷺ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں واپس
نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے مہر میں انھیں آزاد کر دیا۔ عبدالعزیز بن
صہیب نے ثابت سے پوچھا: ابوہریرہ! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا
تھا کہ ان حضور نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیا مہر دیا تھا؟ ثابت نے اثبات میں
سر ملایا۔

۱۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان
کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں میں تھیں، لیکن آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے
نکاح کر لیا تھا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ان حضور نے انھیں
مہر کیا دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ خود انھیں کو ان کے مہر میں دیا تھا یعنی
انھیں آزاد کر دیا تھا۔

۱۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ (مشرکین) یعنی
ہیرو و خیبر کے خلاف صف آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے غمے
کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے غموں میں واپس چلے گئے، تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا
کوئی بھی فرد اگر ان میں مل جاتا ہے تو وہ اس کا پتھا کر کے اسے قتل کیے بغیر نہیں رہتے،
کہا گیا کہ آج نذل شخص ہماری طرف سے متنبہ بادی اور بہت سے رٹا ہے، شاید
اتنی بادی سے کوئی بھی نہیں رٹا ہوگا، لیکن ان حضور نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ
سب میرے اہل دوزخ میں سے؛ ایک صحابی نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ
ساتھ رہوں گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے چمچے ہو لیے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہ بھی
ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب
دھن کے متعلق ان حضور نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا اور اسی پر
لگے، انتہائی شدید طور پر اور چاہا کہ جلدی موت آجائے، اس لیے انھوں نے اپنی
تواری زمین میں گاڑی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے
اور اس طرح خود کشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی دھوان کے پیچھے
بیچھے لگے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

صَاتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَدَ
عَيْتُهَا مَدًا فَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
صُهَيْبٍ لثَابِتٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ قُلْتَ لِرَبِّ نَبِيٍّ
مَا أَصَدَّ فَتُهَا فَخَرَدَكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ
تَضِيدُ يَقَالُ لَهُ :

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَفِيَّةً فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا
فَقَالَ ثَابِتٌ لِرَبِّ نَبِيٍّ مَا أَصَدَّ فَتُهَا قَالَ
أَصَدَّ فَتُهَا فَخَفَّهَا
فَأَعْتَقَهَا :

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ التَّمَنَّى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَأَقْتَتَلُوا
فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْأَخْرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ
بِأَهْلِيهِمْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلًا لَدَيْهِمْ سَاوِدًا وَادًّا فَأَذَاهُ الرَّجُلُ
أَتْبَعَهَا لِيَضْرِبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَحْزَنُ
مِنْهُ الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَحْزَنُ فَلَاكُنْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ
مِنْ أَهْلِ الشَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كَلْمًا
وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا اسْتَرْجَعَ اسْتَرْجَعَهُ مَعَهُ
قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ حَرْشًا نَدًا فَأَسْتَعْجَلَ
الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ سَيْفُهُ بِلَا مَرَضٍ وَوَبَايَهُ سَبِيْنُ
ثَدْيِيهَا ثُمَّ قَامَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ

الرَّحِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
السُّحْبُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ أَجِئْتُ أَتَهُ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ
فَخَرَجْتُ فِي ظُلُمِهِ ثُمَّ جِئْتُ حُبْرًا شَدِيدًا
فَأَسْتَعِجِلُ الْمَوْتَ فَوَضَعُ نَصْلَ سَيْفِي فِي
الْزَمَنِ دُونَ بَابِهِ بَيْنَ شِدِّي وَتَيْبِي ثُمَّ تَحَامَلُ عَلَيْهِ
فَقَتَلَ نَفْسَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدُ ذَلِكَ أَنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ
الْحَبَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ وَإِنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ
النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْحَبَّةِ :-

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ نَاخِبَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
مِمَّنْ مَعَهُ سَيِّدِي الْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَلَمَّا حَمَصَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّحِلُ أَشَدَّ
الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ
لَيَعُضُّ النَّاسُ يَدَيَّ فَإِذَا فَوْجُكَ الرَّحِلُ أَلَمَ الْجَوَادُ
فَأَ هُوَ يَسِيدُ إِلَى بَنَاتِهِ مَا تَخْرُجُ مِنْهَا
أَسْهَمًا فَتَخْرُجُهَا نَفْسُهُ مَا شَتَدَّ رِحَالُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَهْ قَاتِلُهُ
حِينَ يَشْكُ أَنْتَ خَرَفَكَ أَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ ثُمَّ
يَا فُلَانُ مَا ذَاكَ أَتَهُ لَوْحًا حُلَّ الْحَبَّةِ إِلَّا
مَوْجِبُ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْبَيْنَ بِالرَّحِلِ الْفَاجِرِ
تَابِعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ . وَمَنْ شَيْبُ
عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ان حضورؐ نے فرمایا
فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی ان حضورؐ
نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپؐ کا یہ ارشاد پڑا
شاق گزارا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں
چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی
ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انھوں نے زمین
میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے
اور اس طرح انھوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقع پر ان حضورؐ نے
فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر حُبَّتِ دالوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ
وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل
کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل
کرتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے (آخر میں تہر کی وجہ سے)۔ (حدیث پر
نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۵۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کی، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم خیر کی جنگ میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کے متعلق جو آپ کے ساتھ تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے، فرمایا
کہ یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے۔ پھر جنگ جب شروع ہوئی تو وہ صاحب
بڑی پامردی سے لڑے اور بہت زیادہ زخمی ہو گئے لیکن تھا کہ کچھ لوگ شہر میں
پڑ جاتے (کہ ان حضورؐ نے ایک ایسے شخص کے متعلق اس طرح کے کلمات کیسے
ارشاد فرمائے جو اتنی پامردی سے لڑا ہے) لیکن ان صاحب کے لیے زخموں
کی تکلیف ناقابل برداشت تھی، چنانچہ انھوں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالے
اور اپنے سینے میں انھیں چھبوا دیا۔ رہنظر دیکھ کر مسلمان دوڑتے ہوئے حضور اکرمؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا
ارشاد سچ کر دکھایا، اس شخص نے خود اپنے سینے میں تیر چھب کر خود کشی کر لی۔ یہی
پر ان حضورؐ نے فرمایا، اے فلاں جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی
وخل ہر سکتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد و فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔
اس روایت کی متابعت معمر نے زہری کے واسطے سے کی اور شیب نے یونس
کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے، انھیں

زخم کا نشان دیکھ کر ان سے پوچھا، اے ابو سلمہ! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟
انھوں نے فرمایا کہ غزوہ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ کہنے لگے کہ سلمہ
رضی ہو گیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور آپ نے تین مرتبہ اس پر دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر
کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۱۳۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی
حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہیل بن سعد
سعودی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ (خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اور مشرکین کی ٹھٹھیر ہوئی اور غلبہ جم کر جنگ ہوئی۔ اُردوؤں
لشکر اپنے اپنے خیول کی طرف داسی ہوئے مسلمانوں میں ایک صاحب
جنس مشرکین کی طرف کا کوئی شخص کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کر کے قتل
کیے بغیر رہتے۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! جتنی پامردی سے آج غلام
لڑا ہے، اتنی پامردی سے تو کوئی لڑا ہوگا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ وہ اہل
دوزخ میں سے ہے۔ صحابہ نے کہا، اگر یہ بھی دوزخی ہیں تو پھر ہم جیسے لوگ
کس طرح جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اس پر ایک صحابی نے کہا کہ میں ان کے
پیچھے پیچھے بہوں گا۔ چنانچہ جب وہ دھڑکتے یا اُہستہ چلتے تو میں ان کے
ساتھ ساتھ ہوتا، آخر وہ زخمی ہوئے اور چاہا کہ موت جلد ہی آجائے، اس
لیے انھوں نے تلوار کا قبضہ زمین گاڑ دیا اور نوک کو سینے کے محاذ میں کر کے
اس پر گر پڑے، اس طرح انھوں نے خود کشی کر لی۔ اب وہ صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ
اللہ کے رسول ہیں۔ اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے
تفصیل بتائی تو اُن حضور نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں کے عمل
کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرا
شخص بظاہر دوزخیوں کے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن سعید خوافی نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن
ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی
اللہ عنہ نے (بغیر کی مسجد میں) جمعہ کے دن لوگوں کو دیکھا کہ (ان کے سروں پر)
چادریں ہیں جن پر یحیٰی بن یحیٰی کے کپڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اسی
وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

سَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذَا الصَّرَبُ
فَقَالَ هَذَا صَرْبٌ أَهْمَا بَنِي يُؤْمَرُ خِيَرُ
فَقَالَ النَّاسُ أَيْدِيِب سَلَّمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَنْتُ فِيهِ ثَلَاثَ فَنَاتٍ فَمَا
اسْتَكْبَتْهَا حَتَّى السَّاعَةِ ۝

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَعَارِزِهِمْ
فَا تَقْتُلُوا فَمَا لَكُمْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي
الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَمْ يَدِمُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً
وَلَا فَاذَةً إِذَا تَبَعَهَا فَضَرَبَهَا يَسْتَفِيعُ فَقِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْبَبَ أَحَدُهُمْ مَا أَحْبَبَ فُلَانٌ
فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا إِنَّمَا مِنْ
أَهْلِ الْخِيَرَةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَبْعَنُوا
فَإِذَا أَسْرَعُوا أَنْبَأُ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى حَبْرُ
فَا سَتَحْبِلُ النُّوْتِ فَوَضَعَ نِيصَابَ
سَبِيعٍ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُ بَيْنَ شَا مِيَهُ تَو
تَمَامٌ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ نَجَاءَ الرَّجُلِ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَمَدُ
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَا خَبَرَهُ
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخِيَرَةِ فَيَأْتِيَهُ
بِالنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَقْتُلُ بِعَمَلِ أَهْلِ
النَّارِ فَيَأْتِيَهُ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْخِيَرَةِ ۝

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْفَرَّاحِيُّ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي عُرْزَانَ قَالَ نَظَرْنَا
إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى
طَبِيبًا لَيْسَ فَقَالَ كَأَنَّهُمْ السَّاعَةُ
يَهُودُ وَخَيْبَرُ ۝

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ خَلْفٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ كَانَ رَمِيًا فَقَالَ أَنَا أَنْخَلِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَحِقَنِي فَلَمَّا بَيَّنَّتْ السَّلَاسَةُ الشَّيْءَ فَتَجَعْتُ قَالَ لَوْ عَطِيتَ الرَّايَةَ عِزًّا أَوْ لِيَا خِزَانِ الرَّايَةَ عِزًّا رَحِلْتُ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَنُ عَلَيْهِ فَتَحَنُّ نَزَجُوا هَا فَفَقِلَ هَذَا عَلَى قَاعَلَمَا فَنَزَعَهُ عَلَيْهِ :-

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَمُورُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَوْ عَطِيتَ هَذِهِ الرَّايَةَ عِزًّا رَحِلْتُ يُفْتَنُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ سِدًّا وَكَوْنُوا لَيْسَ تَقَرُّهُ أَبَهِمُ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عِزًّا وَاعْتَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُمْ يَنْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَرِي عَيْنِيهِ قَالَ فَأَسْأَلُ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَعَالَهُ فَبَدَأَ كَانَ لَهُ نَكْبَتُهُ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ السَّلَاسَةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ... فَأَنصَحَهُمْ عَنِّي بَيْكُوا لَنَا مِثْلًا فَقَالَ أَفْعَدْتُ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَوْفَعَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبَرَهُمْ بِمَا يُحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ نَبِيٍّ فَوَاللَّهِ لَرَأَى عَيْدِي مَا اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاجِبًا عَيْنِي لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُصْنُ النُّعْمَةِ

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاسکے تھے کیونکہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے (جب ان حضورؐ جا چکے تو) انھوں نے سوچا، اب میں حضورؐ کو دم کے ساتھ غزوے میں بھی شریک نہ ہوں گا، چنانچہ وہ بھی آگئے۔ جس دن خیبر فتح ہونا تھا جب اس کی رات آئی تو ان حضورؐ نے فرمایا کہ کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا رہے فرمایا کہ کل علم دشمنوں سے لے گا جسے اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر نسخہ حاصل ہوگی ہم سب ہی اس سعادت کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ میں علی رضی اللہ عنہ، اور ان حضورؐ نے انھیں کو علم دیا اور انھیں کے ہاتھ پر خیبر فتح پڑا۔

۱۳۶۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سہل بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ مجھ سے عزیز رکھتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ رات سب کی اس بیچ و تاب میں گذر گئی کہ کچھ شخص حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم علم کے عنایت فرماتے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اس توقع کے ساتھ کہ علم انھیں کو ملے گا لیکن انھوں نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ جب وہ لائے گئے تو ان حضورؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی، اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے وہ علم سنبھال کر عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں۔ انھوں نے فرمایا، بول ہی پہلے جاؤ، ان کے میدان میں اتر کر پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق واجب ہے، خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو تمہارے لیے مرضِ ادنوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۵۔ ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، اور محمد سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے

ابن دہب سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر ائے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُن حضورؐ کو خیر کی فتح عنایت فرمائی تو آپؐ کے سامنے صفیہ بنت حم بن اسطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا کسی نے ذکر کیا، ان کے شوہر قتل ہو گئے تھے اور ان کی شادی ابھی نئی ہوئی تھی۔ اس لیے اُن حضورؐ نے انھیں اپنے لیے لے لیا اور انھیں ساتھ لے کر اُن حضورؐ روانہ ہوئے، آخر جب ہم مقام سد الصبایہ میں پہنچے تو ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا جہن سے پاک ہوئیں اور اُن حضورؐ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر آپؐ نے جہن بنایا۔ کھجور کے ساتھ گھی اور پنیر وغیرہ ملا کر بنا یا جاتا تھا، اور اسے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے قریب ہیں، انھیں بلا لو۔

ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا، اُن حضورؐ کی طرف سے یہی ولیہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے عباؤنٹ کے کوٹان میں باندھ دی تاکہ مجھے سے وہ اسے بچھڑے رہیں اور اپنے اونٹ کے پاس بلیغہ کر اپنا گھنٹہ اُن پر لٹکا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں اُن حضورؐ کے گھنٹے پر رکھ کر سوار ہوئیں۔

۱۳۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے بکھی نے ان سے حمید طویل نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حم رضی اللہ عنہا کے لیے خیر کے راستہ میں تین دن تک قیام فرمایا اور آخری دن ان کے خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہو گئیں۔

۱۳۶۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (مقام سد الصبایہ میں) تین دن تک قیام فرمایا اور وہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تھی۔ پھر میں نے اُن حضورؐ کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ آپؐ کے ولیمہ میں زروٹی تھی، نہ گوشت تھا صرف آنا بڑا کہ آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اُن پر کھجور، پنیر اور گھی رکھا (مالیدہ) رکھ دیا مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر اُن حضورؐ نے انھیں پر دے دی

وَهُبَّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّهْلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا الْخَيْبَ وَذِكْرُكَ حَبَالُ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَمِيٍّ حَتَّى بَنَى أَخْطَبُ وَتَبَلَّ تَبَلُّهُ وَذُجُجَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَا سِدَّ الصَّعْبَاءِ حَلَّتْ فَبَغَى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ خَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي إِذْنٌ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّي لَهَا وَرَاءَهُ لَا يَبْعَا دَاجٍ ثُمَّ يَخْلِسُ هِنْدًا بَعْدَهُ نِيصَحُ مَرْكَبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَقًّا شَرُكَبَا

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتُ حَمِيٍّ بَعْدَ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ طُوبَ عَلَيْهَا الْفَجَاءُ

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ مَبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَكَدَعَتْ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَبَرٍ وَرَحْلِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا إِذْ أَنْ أَمْرٌ يَدْرَأُ بِالْأَذْنَانِ فَبَسِطَتْ فَأَنْفَعَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالشَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ

نہیں رکھا تو پھر اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو ان حضرو نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیٹھنے کی جگہ بنا لی، اور ان کے لیے پردہ کیا۔

۱۳۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کم خیر کا عمارہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چڑے کی ایک کٹی پھینکی جس میں چربی تھی، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا، لیکن میں نے جوڑ کر دیکھا تو حضور اکرم موجود تھے، میں پانی پانی ہو گیا۔

۱۳۶۹۔ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسن اور پالتو گھول کے کھانے سے منع فرمایا تھا، ہنسن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گھول کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

۱۳۷۰۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ اور حسن نے، دونوں حضرات محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے منع فرمایا تھا، ممانعت کی تھی اور پالتو گھول کے کھانے کی بھی۔

۱۳۷۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔

۱۳۷۲۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھول کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

يَمِينُهُ؟ قَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِمْحَاةُ الْمُؤْمِنِينَ وَ اِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَكَتَتْ يَمِينُهُ قَالَا اَنْتَ حَكٌّ وَ هَا لَهَا خَلْفَةٌ وَ مِمَّا الْحِجَابُ ؟

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَ هَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خُصِمَ بِي خَبِيرٌ قَرَفَنِي اِنْشَانُ بِحَبْرٍ اَبْغَضَ بِي ثُمَّ قَرَفْتُ لِي خَدًا فَالْتَفَتْتُ فَاِذَا اِلَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْبَبْتِ -

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي اسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ الْخُزْمِ وَ عَنْ خُزْمِ الْحُمْرِ اِنْ اَهْلِيَّتَهُ نَهَى عَنْ اَكْلِ الْخُزْمِ هُوَ عَنْ ثَابِعٍ وَ حَدَّثَنَا وَ الْخُزْمُ الْخُمْرُ اِلَّا هَلِيَّتَهُ عَنْ سَالِمٍ -

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هَامَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُشْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ اَكْلِ الْخُمْرِ اِلَّا شَبِيْقَةً -

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ خُزْمِ الْحُمْرِ اِلَّا هَلِيَّتَهُ -

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى اِلَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْخُزْمِ اِلَّا هَلِيَّتَهُ -

۱۳۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے سنا، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور ٹھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دے رکھی تھی۔

۱۳۷۴۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبار نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غزوہ خیبر میں ایک موقع پر ہم بہت بھوکے تھے، اور ہمارے ہاتھوں میں ابال ام راتھا (گدھے کا گوشت پکا جا رہا تھا) اور کچھ ایک بھی گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ ان حضور نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے شمس نہیں نکلا (گویا تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے اس کی واقعی ممانعت دھیمہ کے لیے کر دی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔

۱۳۷۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی اور انھیں براء اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انھیں گدھے کے ترانوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن ان حضروں کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، انھوں نے براء بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا، یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ ان حضروں نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہانڈیوں کا گوشت پھینک دو، اس وقت ہانڈیاں چولہے پر رکھی جا چکی تھیں۔

۱۳۷۷۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِزْرَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَرَخِصَ فِي الْخَيْلِ ۖ

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الشَّيْبَانِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا جَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَتَقْطَعُهَا نَضِجَتْ لَحْمًا وَمَنَاوِي السَّجِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا وَاهْرِقُوا هَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثَنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تَحْسَنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تَأْكُلِ الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَتْهُمْ جُمُوعٌ فَطَبَخُوا هَذَا مَنَاوِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَيْتُوا الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ شَدَّ نَضَبُوا الْقُدُورَ أَكْفَيْتُوا

الْقِدْرَةَ ۖ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ عَزَّ وَ ذَا مَعَ النَّبِيِّ

۱۷۔ ام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے گھوڑے کے گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان حضروں نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔ بہر حال دلائل و دواول طرف ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزْوَةً :

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ هَيْثَمَ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَدَّةٍ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ السُّدَّاءِ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نَتَلَّقِيَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نَبِيَّةً وَنَضِجَةً فَمَرَرْنَا بِأَمْرَتَيْنِ بَعْدَ :
 ۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَمْضَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ خُمُولَةً النَّاسِ فَكِرَةً أَنْ تَذْهَبَ خُمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَةٌ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ :

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِقٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِبَدًا أَجَلَ سَهْمَيْنِ قَالَ فَفَرَسُهُ تَافِعٌ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَشْهُمٌ فَإِنْ لَحِمٌ لِكُلِّ ثَلَاثَةٍ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ :

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ مَطْلُجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَتِهِ وَاحِدَةً مِّنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ حَبِيبٌ وَلَكُمُ يَعْصِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتِي عَبْدُ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا :
 ۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا وَحَدَّثَنَا أَبُو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے پہلی روایت کی طرح۔

۱۳۷۸۔ مجھ سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی نائدہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں عامر نے اور ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ مالِ پالتو گھوڑوں کا گوشت ہم چھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی آپ نے حکم نہیں دیا۔

۱۳۷۹۔ مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بار برداری کا جانور ختم ہو جائے، یا آپ نے صرف غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی (کہ ابھی اس کا ختم نہیں نکالا گیا تھا)۔

۱۳۸۰۔ ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر تھا ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں (مالِ غنیمت سے) سواروں کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔ اس کی تفسیر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی شخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملتے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ملتا تھا۔

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انھیں جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ حضورؐ نے بنو مطلب کو تو خیبر کے ختم میں سے عنایت فرمایا ہے اور میں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ سے قرابت میں ہم اور وہ برابر تھے، آپ حضورؐ نے فرمایا: یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضورؐ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا (خمس میں سے)۔

۱۳۸۲۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث

أَسْمَاءُ حَدَّثَنَا بِرْمِيدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَكُنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَعَ أَجْرَبِ بْنِ
إِلْيَةَ أَنَا وَآخُوَانِي فِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو
بَرْزَةَ وَالْآخَرُ أَبُو سُهَيْلٍ مَّا قَالَ بَيْنَهُمَا وَآمَنَّا
قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ
رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَذَكَبْنَا سَفِينَةَ فَأَلْقَيْنَا
سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَعْنَا
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَقِيمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا
حَبِيبًا فَوَاقَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ انْتَحَيْتِ خَيْبَرُ وَكَانَ النَّاسُ مِنَ النَّاسِ
يَقُولُونَ لَنَا لَيْعَنِي رَأَيْتُ هَذِهِ السَّفِينَةَ سَبَقْنَاكَ
بِالْهَيْبَةِ وَدَخَلْتَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَ
هِيَ مَيْتٌ قَدِيمٌ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةٌ وَقَدْ كَانَتْ
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ خِيَمًا هَاجَرَ
فَدَخَلَ عَسْرًا عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ
عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ
بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ
الْبَحْرِيَّةُ هَذَا ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَيْبَةِ فَتَنَحَّيْنَا أَحَقَّ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَ
قَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطْعِمَكُمْ جَائِعَكُمْ
وَيُعْطِيَكُمْ هَبْطَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ
الْبُعْدَاءِ الْبُخَطَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ
وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ اللَّهُ
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرِبُ شَرَابًا حَتَّى
أَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابورہ نے اور
ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو یمن میں تھے۔ اس لیے ہم بھی ان حضور
کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے میں اور میرے دو بھائی میں
دو نول سے چھوٹا تھا، میرے ایک بھائی کا نام ابورہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور
دوسرے کا ابورہم (رضی اللہ عنہ) انھوں نے کہا کہ کچھ اوپر پاس یا انھوں
نے یوں بیان کیا کہ تریپن یا بادن میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی
پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لیے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک
حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
ہو گئی (جو پہلے ہی مکہ ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انھیں کے
ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور اکرم
کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے
یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ اور اسماء
بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ان سے ملاقات کے لیے۔ وہ
بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔
عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس
رضی اللہ عنہا وہیں تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو دریافت فرمایا
کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس، عمر رضی اللہ عنہ نے
اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں اسماء رضی اللہ
عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگوں سے ہجرت میں
آگے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم، تمھارے مقابلہ میں
زاوہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا، ہرگز نہیں
خدا کی قسم تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے
ہوتے تھے اسے ان حضورؐ کو کھانا کھلاتے تھے، اور جو ناواقف ہوتے اسے
ان حضورؐ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غریب
اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول
کے راستے ہی میں کر لیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک دکھانا کھاؤں گی نہ
باقی یہیں کی جب تک تمہاری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہہ لوں۔

وَعَنْ مُحَمَّدٍ كُنَّا نُوَدِّي وَنَخَافُ وَسَاءَ ذِكْرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرْبِيعُ وَلَا أَسْرِئُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عَمْرًا قَالَ كَذًا وَكَذَا أَقَالَ فَمَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا كَذًا وَكَذَا. قَالَ لَكِنَّ يَأْتِي فِي مِثْلِكَ ذَلِكَ وَخَصَّاهُ هِجْرَةً وَاحِدَةً. وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّبِيَةِ هِجْرَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّبِيَةِ مَيَّاسُ فِي أَرْسَالٍ يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ الْمَنِيَّةِ شَيْءٌ هُمْ أَخَذُوا ذَلِكَ أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَدَّ عَرِيفٌ أَمْوَاتٌ رَفَعَتْ أَلْسُنَهُنَّ بِالْفُزَانِ جِئْنَ بِمَا خُلُونَّ بِاللَّيْلِ وَاعْرِفْنَ مَا زِلَهُنَّ مِنَ أَمْوَاتِهِنَّ بِالْفُزَانِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُمْ لَمْ آمَنَّا بِهِمْ جِئْنَ نَذْلُو بِالْقَمَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمُهُ إِذَا لَقِيَ الْخَلِيلَ أَذْقَالَ الْعُدُوِّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكَ أَنْ تَنْظُرَ وَهْمًا

۱۳۸۳- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا مَرْثِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَخَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَنْسِمْ لِحَبْلِ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي

بیس ازیت دی جاتی تھی، دھکیا ڈرایا جاتا تھا، میں اُن حضور سے اس کا ذکر کر لی گی اور آپ سے اس کے متعلق پوچھ لی گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کر دوں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ بات کا) اضافہ کروں گی چنانچہ جب حضور اکرم تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انھیں کیا جواب دیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے انھیں یہ جواب دیا تھا۔ اُن حضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انھیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام کشتی والے میرے پاس گردہ در گردہ آئے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لیے دنیا میں حضور اکرم کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعثِ فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے، ابو بردہ نے بیان کیا اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ اُن حضور نے فرمایا، جب میرے استغریٰ احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں، میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں، میرے انھیں استغریٰ احباب میں ایک مرد انا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سوا دوسرے مذکور ہو جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کر لو۔

۱۳۸۳- مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھوں نے حفص بن غیاث سے سنا، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ استغریٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، لیکن اُن حضور نے (مال غنیمت میں) ہمارا بھی حصہ لگایا، اُن حضور نے ہمارے سوا کسی بھی ایسے شخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا جو فتح کے وقت (اسلامی لشکر کے ساتھ) موجود نہ رہا ہو۔

۱۳۸۴- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ثور نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولا سالم نے

مُعَلِّمٌ أَتَتْهُ سَمِيعَةُ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَبِلَ بِإِلْتِنَافٍ خَيْرٌ
وَلَمْ يَنْعَمْ دَهْبًا وَكَفَضَتْ أَيْضًا عَيْنَا النَّبِيِّ وَالْمَنَامُ
وَالْحَوَاطِطُ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى دَارِ الْغُرَى وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ يَقَالُ لَمْ يَدْخُلْهَا هَذَا كَمَا
أَخْبَرَنِي الْعَصْبَابُ فَقَيْنَا هُوَ حِطُّ رَجُلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِدٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ
النَّاسُ هَذَا ثَالِثُ الشَّهَادَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَبِيٌّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّهَادَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
مِنَ الْخَوَارِجِ لَمْ تَصِبْهَا النَّاسُ كَمَا تَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارُ أَجْدَادِ رَجُلٍ حِينَ
سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّهِ أَوْ بِشَرِّ الْكَلْبِ فَقَالَ
هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَحْتُه فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّهِ أَوْ
بِشَرِّ النَّاسِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّ سَمِيعَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَلَدْتُ أَنْ أَتْرُكَ أَخِيرَ النَّاسِ
بِتَابَاتٍ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحْتُ عَلَى قَرْيَةٍ
إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا
خِزَانَةً لَهُمْ يَقْسِمُونَهَا

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَلَدْتُ أَخِيرَ
الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ عَلَيْهِمْ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا
قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ مَيَّةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْبَانَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
لَهُ عَنْهُ أَوْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لَهُ
رَجُلٌ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنِي سَعِيدُ بْنُ الْعَاجِزِ لَمْ يَجْعَلْ فَقَالَ

حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ
جب خیر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملتا تھا، بلکہ گائے، اونٹ
سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ولوی
القرنی کی طرف لوٹے، ان حضور کے ساتھ ایک غلام تھے، مدغم نامی، بزمیناب کے
ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ ان حضور کو کجاوہ انار رہے تھے کہ کسی
نامعلوم سمت سے ایک تیرا کر ان کے لگا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہر شہادت:
لیکن ان حضور نے فرمایا، ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری
جان ہے جو چارہ اس نے خیر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی،
وہ اس پر ان کا سونہرے کے جھڑک رہی ہے۔ پس کہ ایک دوسرے صاحب نے
ایک یا دوسرے کے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی کہ میں نے تمھاری تھی تھی ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری جہم کا تسمیہ
۱۳۸۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر
دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھوں نے عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا، ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت
میں میری جان ہے، اگر اس کا خطو نہ ہوتا کہ بعد کی نسلیں بے جا ڈال دے جائیں گی
اور ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی بستی میرے زمانہ خلافت میں فتح ہوتی، میں اسے
اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کی تھی، میں
ان مفتوحہ اراضی کو بعد میں کنے والے مسلمانوں کے لیے محفوظ چھوڑے جارہا ہوں
ناکروہ (ان کی منصفانہ) تقسیم کرتے رہیں۔

۱۳۸۶۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث
بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے
والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا
تو جو بستی بھی میرے دور میں فتح ہوتی، میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کر دی تھی۔

۱۳۸۷۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، اور ان سے اسماعیل بن ابیہ نے سوال کیا تھا تو
انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غلبہ بن سعید نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مانگا (خیر کی غنیمت میں سے)
سعید بن عامر کے ایک لڑکے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ!

انھیں دیکھئے۔ اہل براہمیریہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شخص تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ ابان رضی اللہ عنہ اس پر بولے، حیرت ہے اس دہر ربی سے چھوٹا ایک جانور پر جو قدوم العنان پہاڑی سے اتر آیا ہے۔ اور زبیدی سے لدا ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عتبہ بن سعید نے خبر دی، انھوں نے ابورہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعید بن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہے تھے کہ ابان رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریر پر دیر سے بچہ کی طرف بھیجا تھا، ابورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی ان حضور کی خدمت میں خیر حاضر ہوئے، خیر فتح ہو چکا تھا ان لوگوں کے گھوڑوں کے تنگ چھال ہی کے تھے (یعنی انھوں نے مہم میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی) ابورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگائیے۔ اس پر ابان رضی اللہ عنہ بولے، اسے دہر اتیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قدوم العنان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ اہل حضور نے فرمایا، ابان! بیٹھ جاؤ۔ ان حضور نے ان لوگوں کا حصہ نہیں لگایا۔ ۴

۱۳۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے داتا نے خبر دی اور انھیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سلام کیا۔ ابورہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ اور ابان رضی اللہ عنہ ابورہ رضی اللہ عنہ سے کہا، حیرت ہے اس دہر پر جو قدوم العنان سے اتر آیا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں راہ بن قریظ رضی اللہ عنہ کو عزت دی۔ اور ایسا نہیں ہونے دیا ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرنا۔

۱۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عیث نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رجب آپ خلیفہ ہوئے اپنی میراث کا مطالعہ کیا، اہل حضور کے

ابوہریرۃؓ ہذا قاتل ابن قریظؓ فقال دا عجباً لو بدت لک من قدوم الصان ویدک عن الزبیدی عن الزہری قال اخبر فی غنیمۃ بنی سعید انہ سمع ابا ہریرۃؓ یخبر سعید بن عباس قال فبث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابان علی سریرۃ من المہمۃ فبث قبل عجب قال ابو ہریرۃؓ فقدم ابان واصحابہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخبروا ما افتتحھا وارت حذر خیلہم لکیف قال ابو ہریرۃؓ قلت یا رسول اللہ لک نفسہم لہم قال ابان و انت مہم ابان و بدت حد رمن راس منان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابان احبب فلک نفسہم لہم

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ سَعِيدٍ أَتَى ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قُرَيْظٍ وَقَالَ ابْنُ رِبْعٍ هُرَيْرَةُ وَاعْجَبًا لَكَ وَبَرًّا مَدَّ أَدَامِينَ قَدُومِ مَنْ يَنْتَعِي عَلَى امْرَأَةٍ أَلَزَمَهُ اللَّهُ بِبَيْدِي وَنَعَهُ أَنْ يَهْلِيَنِي بِبَيْدِي ۴

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ

سہ ابن قریظ رضی اللہ عنہ تھا جسے ابان بن سعید رضی اللہ عنہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور اسی حالت میں انھوں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

۵ یعنی میں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور بہ حال شہادت ایک مطلوب امر ہے اللہ کی بارگاہ میں اس سے عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ماتحت انھیں حاصل ہوتی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروا جو میری انزوی بہت کا باعث بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَاً فَأَمَّا اللَّهُ عَلَيْهِ
بِالْمُرْتَبَةِ وَحَدَّثَكَ وَمَا تَقْبَلُ مِنْ حُمْسٍ خَيْرٌ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تُؤَزُّكَ مَا تَذَكُّنَا مِنْهُ فَإِنَّمَا نَكُلُ الْإِلَهِ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا النَّهْلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ
لَأَعْبُدُ شَيْئاً مِنْ مَدَنِيَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِيهَا الشَّيْءُ كَانَ عَلَيْهِ رَفِ
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلَنَ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئاً
فَوَحَّدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ
فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُ وَعَاشَيْتُ لَعْنَةُ الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَةً أَشْهَرُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ دَفَعَهَا
رَدُّهَا عَلَيَّ لَيْدَةً وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا
وَكَانَ بَعِيٌّ بَيْنَ النَّاسِ وَهِيَ حَيَاةً فَاطِمَةُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ
إِسْتَشْكِرْتُ عَلَى وَجْهَةِ النَّاسِ فَأَلْخَسْتُ مُصَالَحَةً
أَبِي بَكْرٍ وَمَا بَعَثَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَبْأِجِ تِلْكَ إِذْ شَهِدَ
فَارْسَلُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَتِينَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ
مَعَكَ كَذَا هِيَ لِمَحْضَرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُو
كَوَاللَّهِ لَا مَشَاخَلٌ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَكَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فِي وَاللَّهِ
لَأَتِيَنَّهُمْ فَنَدْخُلُ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشْتَمِدُ
عَنِّي فَقَالَ إِنَّا فَدَنَّا فَضْلَكَ وَمَا
أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ تَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْلًا
مَاحَتَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَيْكَ اسْتَبَدَّتْ
عَلَيْنَا بِأَلَدٍ مَوْدُونًا لِيَقْرَأَ بَيْنَنَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا
حَتَّى نَأْمَنَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَدَانَةٍ

اس ترک سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین اور فکر میں عنایت فرمایا تھا، اور خیر کا
جو قسم باقی رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چاہیں
جائیں وہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے اپنی ضروریات
پوری کرے گی، اور میں، خدا کی قسم، جو صدقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں
کسی قسم کا تفسیر نہیں کر دوں گا، جس حال میں وہ آنحضرت کے عہد میں تھا اب بھی
اسی طرح رہے گا اور اس میں اس کی تقسیم وغیرہ میں میں بھی وہی طریقہ عمل اختیار
کر دوں گا جو ان حضور کا اپنی زندگی میں تھا۔ گویا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ
عنها کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنها
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کبیدہ ظاہر ہو گئیں اور ان سے ترک تعلق کر لیا،
اور اس کے بعد وفات تک ان سے (اس معاملہ پر کوئی گفتگو نہیں کی فاطمہ
رضی اللہ عنها ان حضور کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر صلی اللہ علیہ وسلم
آنحضرت نے انھیں رات میں دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی
اطلاع بھی نہیں دی۔ اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنها
جب تک زندہ رہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گول میں بہت عزت اور جاہت
حاصل رہی لیکن ان کی وفات کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ اب وہ بات
نہیں رہی اس لیے ان سے مصالحت کرنی چاہی اور بیعت بھی علی رضی اللہ
عنہ نے ان چھ مہینوں میں ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ انھوں نے ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے یہاں کہہ دیا اچھا اگر آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں لیکن
آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ اس میں علی رضی اللہ عنہ اس مجلس میں عمر رضی
اللہ عنہ کی موجودگی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ
سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ ان کے یہاں تنہا تشریف نہ لے جائیں۔
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے اس کی توقع نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ
ان کا کوئی بڑا ارادہ ہوگا، خدا کی قسم میں ان کے پاس (تنہا ہی) ضرور جاؤں گا، آخر
آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت کے بعد فرمایا
ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں
اعتراف ہے، جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی
دشمنی بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی اگر خلافت کے معاملے میں
ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت

کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں، دیکر آپ ہم سے مشورہ کرتے ۱۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ
پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے، لیکن
میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا
ہے تو میں اس میں حق اور ضریعے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلے میں جو اختلاف ہوا
میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا، خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔
علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دو پہر کے بعد میں
آپ سے بیعت کر دوں گا، چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ
منبر پر گئے اور کلمہ شہادت کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب
تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے
پیش کیا تھا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ
عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا
باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور زبان کے اس فضل و کمال کا
انکا مقصد تھا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عنایت فرمایا تھا، یہ بات ضرور تھی کہ
ہم اس معاملہ عنایت میں اپنا حق سمجھتے تھے، دیکھ کر ہم سے بھی مشورہ کیا جانا، ہمارے ساتھ
بھی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا، مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش تھے
اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا، جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں میناسب
طریقہ اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے اور زیادہ قریب ہو گئے (اسی مضمون
کی روایت پراس سے پہلے نوٹ گذر چکا ہے)۔

۱۳۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمارہ نے خبر دی، انھیں
عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم
نے کہا کہ اب کھجوروں سے ہمارا جی بھر جائے گا۔

۱۳۹۱۔ ہم سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تک خیبر
فتح نہیں ہوا تھا ہم تنگی ترشی میں بسر کرتے تھے۔

۵۰۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَمِلَ
مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْ
فِيهَا عَنْ الْخَيْبِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَصْدا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُهُ فِيهَا إِنْ صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ
إِنْ فِي مَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَيْشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ
فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى
الْمُنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَهُ
عَلَيٍّْ وَتَخَلَّفَ عَنْ الْبَيْعَةِ وَعُذِرَ
بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ
وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ فَقَطَعَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَ
حَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَجِدْهُ عَلَى الشَّيْءِ
صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا انْكَارًا
لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِمْ وَلَكِنَّ مَرَأَى
لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ
عَلِيًّا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا ضَرْبًا لِكِ
الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ ذَكَرَ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاحِبَ
الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَةِ:

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرْبِيُّ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ مَكْرَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فَتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا
إِنَّ أَنْ نَشْتَبِعَ مِنَ التَّمْرِ:

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَسَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ:

بَابُ اسْتِغْفَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ

۱۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد المجید بن سہیل نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو خیر کا عامل مقرر کیا۔ وہ دہل سے عمدہ قسم کی کھجوریں لانے تو ان حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انھوں نے عرض کی، نہیں، خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے خراب) دو صاع یا تین صاع کھجور کے برے میں ان سے لے لیتے ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو، بلکہ اگر اچھی کھجور (لائی ہی ہو تو) ساری کھجور پہلے درہم کے بدلے بیچ ڈالا کرو، پھر ان درہم سے اچھی کھجور خرید لیا کرو۔ اور عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے خاندان بنی عدی کے بھائی کو خیر بھیجا اور انھیں دہل کا عامل مقرر کیا۔ اور عبد المجید سے روایت ہے کہ ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت کی۔

۵۰۸۔ اہل خیر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

معاملہ

۱۳۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی زمین و باغات، دہل کے یہودیوں کے پاس ہی دہتے دیئے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوٹیں جوئیں اور انھیں ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

۵۰۹۔ بکری کا گوشت جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر میں زیور دیا گیا تھا۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیر کی فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی عورت

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ خَيْرٌ خَيْرٌ هَكَذَا فَقَالَ لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْكُلُ النَّصَاعَ مِنْ هَذَا بِالنَّصَاعَيْنِ بِالنَّشَلَةِ ثَلَاثَةً فَقَالَ لِمَ تَفْعَلُ بِمِصْرٍ الْجَنَّةِ بِاللَّذَاهِمِ ثُمَّ أَتَيْتُمُ بِاللَّذَاهِمِ جَنِينَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْتُ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَكَ عَلَيْهِمَا. وَعَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ:

بَابُ ۵۰۸ مَعَالِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَتَسَلُّوا وَيَزْرَعُوا عَوْنًا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا:

بَابُ ۵۰۹ الشَّاةُ الَّتِي سَمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْيَبَرُ رَدَاةٌ عَزُودَةٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَلَعْتُ خَيْبَرَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنًا فَيَمَّا سَمِعَ -

بَابُ الْغَزْوَةِ بِمَدِينَةِ حَارِثَةَ

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ فَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ لَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَابْنُ اللَّهِ لَعَنَ كَانِ خَلِيفًا لِإِمَارَةِ دِرْكَانٍ كَانِ مِنْ أَحِبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَرَأَتْ هَذِهِ الْيَمَنُ أَحِبَّ النَّاسِ إِلَيَّ لِعَدَاةٍ

بَابُ عُمَرَةَ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُدَسَّسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامُوا هُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاخَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَأَلَاكَ فَقَرَأَ الْوَلَدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ سُبْحَانَا لَيْكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِيَسْلَمَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ كَمَا وَابْنُ اللَّهِ لَعَنَ أَمْرًا فَاحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ مُحْسِنٌ يَكْتُبُ فَلَكَتَبَ هَذَا مَا قَاخَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَعَنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْغُرَابِ وَأَنْ لَعَنَ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَمَّا أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ

کی طرف سے) بڑی کے گوشت کا بد یہ پیش کیا گیا جس میں نہ رہ تھا۔

۵۱۰ - غزوة زيد بن حارثة

۱۳۹۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (کبار مہاجرین و انصار کی) ایک جماعت کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی عنہما کو بنایا ان کی امارت پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو ان معترضوں نے فرمایا کہ آج اس کی امارت پر اعتراض ہے تمہیں کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر کر چکے ہو حالانکہ خدا کا وہ ہے وہ امارت کے مستحق اور اہل تھے اس کے علاوہ کہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز بھی تھے جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۱۱ - عمرہ قضاء

انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵ - مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے البراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن حدیث تک پہنچنے سے پہلے کہ اہل مکہ آپ کے مکہ میں داخل ہونے سے مانع آئے۔ آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ارشدہ سال (مکہ میں تین دن قیام کر سکتے ہیں جب معاہدہ دکھا جانے لگا تو اس کی استیفاء اس طرح ہوتی ہے کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا ہے قریش کہنے لگے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکنے کی کوئی چیز ہی نہ تھی، آپ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں رآل حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا کالفاظ متادور انھوں نے کہا کہ اگر گھر نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کہی نہیں سنا سکتا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ لکھتا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس کے الفاظ اس طرح کر دیئے یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے کیا کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں نہیں آئیں گے، اللہ ایسی تلوار جو نیام میں ہو ساتھ لاسکتے ہیں اور یہ کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے، لیکن اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں

لَا يَنْفَعُ مِنْ أَصْحَابِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنْ يُقِيمَهُ
بِهَا فَلَمَّا وَحَلَمَهَا وَصَفَى الرَّحْبِلُ أَتَوْا عَلِيًّا
فَقَالُوا قَاتِلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَذَلَّكَ مَعْنَى
الرَّحْبِلِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبِعَهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمَّ يَا عَمَّ
مَنْتَا وَلَمَّا عَلِيَ فَأَخَذَ بِبِدِّهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا
فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْنُ الدِّينِ وَجَعَفَرُ قَالَ عَلِيٌّ
أَنَا أَحَدُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرُ
إِبْنَةُ عَمِّي وَقَالَتْهَا لِحُجْرٍ وَقَالَ زَيْنُ
إِبْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِحُجْرٍ وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ
الدُّمْرِ وَقَالَ لِعَبِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ
وَقَالَ لِيَجْعَلُ أَشْهُمَتْ حُلْفَتِي وَحُلْفَتِي
وَقَالَ لَزَيْنٍ أَنْتَ أَحْوَنُ وَمَوْلَاكَ وَقَالَ
عَلِيٌّ أَكَلَا شَتَرَ وَجُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ
لَهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ

الرِّضَاعَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِدٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ج. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارٌ قُدْرِيَّ مَيْتَةً وَكَلَبَ النَّبِيَّ
فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدِّ يَبِيئًا
وَقَامَ هَادٍ عَلَى أَنْ يُعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَ
لَا يُحْدِلُ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سَبُونًا وَلَا يَقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا
أَحَبُّوا فَأَعْتَمَرُوا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَنَاحَلَهُمَا كَمَا كَانَ
صَاحِبُهُمَا فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا تَلَا أَمْرًا أَنْ يَخْرُجَ خُزْجًا

رہنا چاہیے گا تو وہ اسے نذر وکیل کے پھر جب (اٹھدہ سال) اُن حضورؐ (عمرہ) قضا
کے لیے مکہ میں داخل ہوئے اور (تین دن کی) مدت پوری ہو گئی تو مکہ والے علی رضی اللہ
عنے کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے ہو کر اب یہاں سے چلی جائیں، کیونکہ
مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب اُن حضورؐ مکہ سے نکلے تو آپؐ کے پیچھے حمزہ رضی اللہ
عنے کی صاحبزادی چچا چچی کہتی ہوئی آئیں علی رضی اللہ عنہ نے انھیں لے لیا اور ساتھ
پکڑ کر فاطمہ علیہا السلام کے پاس لائے اور کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو بگھامو،
میں اسے لیتا آیا ہوں۔ (مدینہ پہنچ کر) ان کی پرورش کے لیے انھیں اپنے ساتھ رکھنے
میں اعلیٰ زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے
اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے لیکن اُن حضورؐ نے ان کی خالہ کے حق میں
فیصلہ فرمایا اور جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور فرمایا کہ خالہ ان کے دیبے
میں ہوتی ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواور میں تم سے ہوں جعفر رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت و شکل اوداعات و اخلاق دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔
اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو علی رضی اللہ عنہ نے
اُن حضورؐ سے عرض کی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپؐ اپنے نکاح میں لے لیں۔
لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ
اُن حضورؐ علی رضی اللہ عنہ وسلم کے رضاعی بھائی اور حقیقی چچا تھے۔

۱۳۹۶۔ محمد سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے سرتیج نے حدیث
بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ج۔ اور محمد سے محمد بن حسین بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان
نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادہ سے نکلے لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے پہلے کہ
روکا چچا نچا اُن حضورؐ نے اپنا قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی
منڈوایا۔ اور ان سے معاہدہ کیا کہ اُن حضورؐ اٹھدہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن دنیا میں
میں اتواروں کے سوا اور کوئی ہفتیا رسامہ نہیں لاسکتے۔ اور حقینہ دنوں کفار قریش
چاہیں گے اس سے زیادہ آپؐ وہاں ٹھہر نہیں سکتے، اس لیے اُن حضورؐ نے اٹھدہ
سال عمرہ کیا اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے تین دن آپؐ وہاں
مقیم رہے پھر قریش نے آپؐ سے جانے کے لیے کہا اور آپؐ مکہ سے چلے آئے۔

۱۳۹۷۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عرس کئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ پھر ہم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے حجرہ میں) مسواک کرنے کی آبیٹ سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا، ام المؤمنین! آپ نے سنا نہیں، ابو عبد الرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ان حضوڑ نے چار عرس کئے تھے؟ ام المؤمنین نے فرمایا کہ ان حضوڑ نے رجب بھی عرس کیا تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے، لیکن آپ نے رجب میں کبھی عرس نہیں کیا۔

۱۳۹۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرس (قننا) کیا تو ہم آل حضوڑ کی مشرکین کے چکر دل اور مشرکین سے حفاظت کرتے رہتے تھے کہ مبادا وہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

۱۳۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، جو زید کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ (عرس قننا) کے لیے مکہ تشریف لائے تو مشرکین مکر نے کہا کہ تمہارے پیالہ وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے لافرو کزد کر رکھا ہے۔ اس لیے ان حضوڑ نے حکم دیا کہ طواف کے تین چکروں میں اکڑ کر چلا جائے، تاکہ مشرکین کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہو سکے (اور دونوں گنیمانی کے درمیان حسب معمول چلیں۔ تمام چکر دل میں اکڑ کر چلنے کا حکم آپ نے اس لیے نہیں دیا کہ آپ پر مشقت اور دشواری نہ ہو جائے۔ اور ابن عمر نے ایوب کے واسطے سے اکتاف کیا ہے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ان حضوڑ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال عرس کرنے آئے جس سال مشرکین نے آپ کو امن دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلو، تاکہ مشرکین تمہاری قوت و طاقت کا مظاہرہ دیکھیں۔ مشرکین جبل قبیعان کی طرف سے (دیکھ رہے تھے)۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْشُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَأَدَّاعَبَنَا اللَّهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسِينَ إِلَى الْحَجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا أَحَدَهُنَّ فِي رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِثْنَاءَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قط .

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَّا مِنْ غُلَامِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَنَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَا وَهَنَهُمْ حَتَّى يَثْرَبَ وَأَصْرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَثْرَبُوا إِلَّا شَوَاطِلَ الشَّلَاةِ وَأَنْ يَثْرَبُوا مَا كُنِ الْكَافِرُونَ وَلَمْ يَنْتَعَهُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ أَنْ يَثْرَبُوا إِلَّا هَوَاطِلُ كُلِّهَا إِلَّا إِلَهُ نَبَاؤُهُ عَلَيْهِمْ وَمَا أَذَابَ مُسْلِمًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَنَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْصَنَ قَالَ أَمْلُوا إِلَيْكَ الْمُشْرِكُونَ قَوْلَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ قَبْلَ قُبَيْعَانَ .

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُكْرِىَ الْمُشْرِكِينَ قَوْلَهُ :

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَنُوبٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ وَهُوَ مُغْرِمٌ وَبَيْنَ بَيْتِهِمَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَا نَتُ بَسْرَتٍ . وَنَادَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَحْظٍ وَابْنُ مَالٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ فِي عُمَرَةَ الْقَضَاءِ :

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ أَبِي حَلَالٍ قَالَ قَاتِلُ خَبْرِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى حَبْرٍ مَشِيدٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَقَدَتْ بِهِ خُمُسَيْنَ بَيْنَ مَخْنَةٍ وَخَرَبَةٍ تَبَسُّ مِثْعًا مَثًى فِي دُبُرِهِ يَنْبَغِي فِي ظَهْرِهِ :

۱۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتِيلَ زَيْدٍ جَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَقَيْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي يَدِ الْغَزْوَةِ فَلَا نَمُسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَحَدَنَا لَا فِي الْقَتْلَى وَوَحَدَنَا مَا فِي جَسَدِهِ

۱۴۰۰۔ مجھ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں بدل اور صفا و مرہ کے درمیان سعی، مشرکین کے سامنے اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کے لیے کیا تھا۔

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپؐ محرم تھے، اور جب آپؐ کے خلوت کی نوا احرام کھول چکے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا جہاں ان حضورؐ نے سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی۔ اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں اصنا ذکر کیا ہے، ان سے ابن ابی نجیح اور ابان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء اور مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے عروہ قنفذ میں نکاح کیا تھا۔

۵۱۲۔ غزوہ مودہ، سرزمین شام میں

۱۴۰۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابوالہلال نے بیان کیا اور انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس دن (غزوہ مودہ میں) جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہو کر میں نے شمار کیا تو نو فیروز اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے، لیکن چپکے یعنی پشت پر ایک زخم بھی نہیں تھا یعنی آخری وقت تک آپؐ نے پشت نہیں پھیرا۔

۱۴۰۳۔ ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی، ان سے میغرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعد نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مودہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، ان حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر زیدہ شہید ہو جائے تو جعفر بن امیر ہوں گے اور اگر جعفر بن شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوہ میں میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو لاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تتریاں زخم

نیزوں اور تیروں کے تھے۔ فرمے اللہ عنہم وارضاهم اجمعین۔
 ۱۴۰۴۔ ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زید نے
 حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن ابی بن حمید بن ہلال نے اور ان سے اس
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر
 اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ کو دی تھی،
 جب ابھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے جا رہے
 تھے کہ اب زید علم لیے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے، اب جعفر نے
 علم اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، اب ابن رواحہ نے علم اٹھا لیا وہ
 بھی شہید کر دیئے گئے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو
 جاری تھے۔ آخر اس کی تلوار ولول میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی
 اللہ عنہ نے علم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اس نے ان کے ہاتھ پر فتح
 عنایت فرمائی۔

۱۴۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث
 بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی
 کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابن حارثہ
 جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع
 آئی تھی، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے سے
 غم و الم صاف ظاہر تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں دروازے
 کی دراز سے جھانک کر دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک صاحب نے آکر عرض
 کی، یا رسول اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں۔ بیان کیا کہ انھوں نے
 ان کے نوحہ دیکھا کا ذکر کیا۔ آل حضور نے حکم دیا کہ انھیں روک دو، بیان
 کیا کہ وہ صاحب چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں روکا اور
 یہ بھی کہہ دیا لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی۔ بیان کیا کہ آل حضور نے
 پھر منع کرنے کے لیے فرمایا۔ وہ صاحب پھر جا کر واپس آئے اور کہا، بخدا،
 وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل حضور
 نے ان سے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ ام المومنین نے بیان
 کیا، میں نے اپنے دل میں کہا، اس تیری ناک غبار کو دے کر دے، یہ تو تم کرنے سے
 ہے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کر کے ہی چھوڑا۔

يَصْنَعُوا وَتَسْعَيْنَ مِنْ كَعْنَةٍ وَرَمِيَتْ -
 ۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ سَوَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَدَلٍ عَنْ
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ
 لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ
 أَخَذَ الدَّاحِيَةَ زَيْدٌ فَاصْبِيبْ، ثُمَّ
 أَخَذَ جَعْفَرٌ فَاصْبِيبْ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ
 رَوَاحَةَ فَاصْبِيبْ وَعَيْنَا لَا تَذُرِ
 فَإِنْ أَخَذَ الدَّاحِيَةَ سَيْفٌ مِمَّنْ
 سَيُوفِ اللَّهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -
 ۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
 قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عُمَرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَ
 جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُغْرِزُ فِيهِ الْخُرُونُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ
 أَنَا أَطْلِعُ مِنْ صَافِرِ الْبَابِ نَعْنِي مِنْ شِقِّ الْبَابِ
 فَأَنَا كَرَجُلٍ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ إِنْ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَتْ وَذَكَرَ
 بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَ أَنْ يَمَافَهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى
 فَقَالَ قَدْ نَهَضْتُمْ وَذَكَرَ أَنَّ لَحْدَ لِيْلَيْنِ قَالَ فَاهْرَأَيْنَا
 فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَا فَرَعَمَتْ أَنْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثٌ فِي آذُنِ أَحَدِهِنَّ مِنَ
 التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَهُ اللَّهُ أَنْفَقَ خَوَالِدُ اللَّهِ
 مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَكُنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ -

۱۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ میں شریک نہیں تھے اور یہ سب اطلاعات مدینہ میں بیٹھ کر صحابہ کو دے رہے تھے۔

۱۴۰۵۔ محمد بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

۱۴۰۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے کئی تلواریں ٹوٹی تھیں، صرف ایک مین کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۷۔ محمد بن محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے کئی تلواریں ٹوٹی تھیں صرف ایک مین کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۸۔ محمد بن عمران بن میسر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عامر نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر ایک مرتبہ کسی مرض میں بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا یہ سمجھ کر کہ کوئی حادثہ پیش آگیا ان کا زہر واکم کرنے لگیں۔ واجبلہ واکلا، واکلا ان کے محاسن اس طرح ایک ایک کر کے گننے لگیں لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ نہ ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔

۱۴۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی، اور یہی حدیث کی طرح (تفصیلات بیان کیں) چنانچہ جب (غزوہ موتہ میں) آپ نے شہید ہوتے تو آپ کی بہن آپ پر نہیں روئیں (کیونکہ آپ نے

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْبَبَ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اسَلِّمْ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ الْجَنَاحَيْنِ ۝

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ فَلَمَّا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ تَبَيَّنَتْ لِي ۝

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُتُّ فِي يَدِي حَيَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةَ أَسْيَافٍ وَصَبَرْتُ فِي يَدِي صَفِيحَةً لِي تَبَيَّنَتْ ۝

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْجَبَنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلْتُ أُخْبِتُهُ عَمْرَةً تَبَيَّنَتْ وَأَحْبَلَهَا ذَاكَ ذَاكَ اتَّعَدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَئِذٍ أَفَأَنْ مَا هَلْتُ

شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَا لَكَ ۝

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْجَبَنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا أَفَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبَيَّنْ عَلَيْهِ ۝

۱۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی اور جان کنی کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ ان کے گھر والوں نے سمجھا کہ کوئی حادثہ پیش آگیا اور ان کی بہن رونے لگیں تو ایک فرشتہ ان سے یہ سوال کیا تھا۔ گویا ان کی کیفیت اس حال کو پہنچ چکی تھی کہ عالم غیب کی بعض چیزیں نظر آنے لگی تھیں۔

اگر ہرض میں انھیں منہج کر دیا تھا۔

۵۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجا۔

۱۴۱۰۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حصین نے خبر دی، انھیں ابولعبان نے خبر دی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قرقر کی طرف بھیجا۔ ہم صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی پھر میں نے اور ایک اور انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا جب ہم نے اس پر قابو پایا تو اس نے کہا، لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رگ گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرم کو اس کی بھی اطلاع ہوئی، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اسامہ! کیا اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا اور زور دے دل کا ایمان سے اس وقت بھی خالی تھا۔ حضور نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا کہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں کج سے اسلام نہ لاتا۔

۱۴۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں کبھی ہم پر ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ اور عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں پر گیا ہوں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، کبھی ہمارے امیر

سے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ عیسائی بر غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے بچے گناہ دھل چکے ہوتے، کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہر حال اس جگہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے موقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ ہونے اور کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ۔

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو جہم الضحاک بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور میں نے ابن حارثہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی غزوہ کیا ہے، آل حضور نے انہیں ہم پر ایمر بنایا تھا۔

۱۴۱۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبیدہ اور ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے کیے، اس ضمن میں آپ نے غزوہ خیبر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرداء ذکر کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ باقی غزوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

۵۱۴۔ غزوہ فستج مکہ

اور جو خط حاطب بن ابی بلتعجہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے مطلع کرنے کے لیے بھیج رہے تھے۔

۱۴۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں حسن بن محمد نے خبر دی اور انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے زبیر اور مقداد رضوان اللہ علیہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رواد کیا اور ہدایت کی کہ مکہ کے راستے پر چلے جاؤ، مقام روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی، تم خط اس سے لے لینا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لیے جا رہے تھے جب ہم روضہ خاخ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں ایک عورت ہودج میں ملی، ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے، لیکن ہم نے جب اس سے یہ کہا کہ اگر تم نے خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تمہارا کپڑا اتار کر تلاشیں گے، تب اس نے اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(ہیال جب خط پڑھا گیا) تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعجہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام، اس میں انہوں نے مشرکین کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز کی افشاء دی تھی۔ آل حضور نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا چیز ہے؟

غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أُبُوبَكْرٍ وَمَرَّةً اسَامَةُ
۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَاهِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَاكَ خَيْبَرُ وَالْحُدَيْبِيَّةُ وَبُؤَيْرُ حُنَيْنٍ وَبُؤَيْرُ الْقُرْدَاءِ قَالَ يَزِيدٌ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ۔
بَابُ ۵۱۴ غَزْوَةُ فَسْتَجِ مَكَّةَ

وَمَا بَقِيََتْ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَجَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ خَيْرٌ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالْمُسَيَّبُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ فِيهَا طَوْعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فِيْهِ فِتْنَةٌ مِنْهَا قَالَ نَا نَطْلُقُهَا نَعَادِي بِأَخِيْنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاذْأَخْنُ بِالطَّوْعِيْنَةِ قُلْنَا لَهَا أَخْبِرِيْنَا الْكِتَابَ ثَا لَمْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ قَالَ فَاخْرَجَتْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا فَآتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآذَانِيْنِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْعَجَةَ إِلَى نَاسٍ مِنْ الْمُشْرِكِيْنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ تَعَجَّلَ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قَدْرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهَا قَرَابَاتٌ يَحْسُونُ أَهْلِيَهُ حُدُودَ أَمْوَالِهِمْ فَأَجَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَخْلَا عَنْهُمْ هَدِيدًا يَحْسُونُ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُمُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِيضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُتَأَنِّتِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدَأًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدَأًا قَالَ اأْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا أَعْدَائِي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ مَلَ سَوَاءُ السَّبِيلِ ۝

باب ۱۵ غزوة الفتح في رمضان

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ - قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكُبَيْدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُصْفَانَ أَفْطَرَهُ فَكَهْ يَزِلُّ مَفْطَرًا حَتَّى اسْتَلَخَ الشَّهْرَ ۝

انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں آپ عجلت نہ فرمائیں (مکہ کی زندگی میں) میں قریش کے ساتھ رہتا تھا، انھوں نے کہا کہ میں قریش کا حلیف تھا، ان سے میری کوئی قرابت نہیں تھی، لیکن جو دوسرے مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں، ان سب کی قریش کے ساتھ قرابت ہے، اس لیے ان کے عزیز و اقرباء (مکہ کے) وہاں ان کی اولاد اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے، لیکن چونکہ میرا ان سے کوئی نسب تعلق نہیں تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ ان پر ایک احسان کروں اور وہ اس کے بدلہ میں (مکہ میں موجود) میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام اپنے دین سے بچ کر نہیں کیا ہے اور اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کفر کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے۔ اس پر ان حضرات نے فرمایا کہ واقعی انھوں نے تمہارے سامنے سچی بات کہہ دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں لیکن ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوہ بدر میں شریک رہے ہیں، اور تمہیں کیا معلوم۔ اللہ تعالیٰ جو غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کے اعمال پر واقف ہے، وہ کہہ گا کہ اس نے ان کے متعلق خود فرمایا ہے کہ ”جو چاہا کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو رسوا نہ بناؤ کہ ان سے تم اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو، ارشاد ”فقد ضل سواد السبل نک“

۵۱۵ - غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا۔

۱۴۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ رمضان میں کیا تھا۔ (زہری کا نے) بیان کیا، کہ میں نے ابن مسیب سے سنا، وہ بھی اسی طرح بیان کرتے تھے۔ ابو عبیدہ سے روایت ہے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوہ فتح کے لیے جلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، لیکن جب آپ مقام کو دیکر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چٹان ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا۔

سہ کریکوسافر تھے اور جاہ و مقصد تھا۔ روزہ سے انسان قدرنا کمزور ہوتا ہے، جو خاص طور سے عباد کے وقت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزے نہیں رکھے اور نہ ہی صحابہ نے۔ ۝ جلد دوم

۱۴۱۶ھ - مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر بن خزی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے لیے) مدینہ سے روانہ ہوئے آپ کے ساتھ دس ہزار کالاش کرتھا۔ یہ واقعہ شہر کے نصف سال گذر جانے کے بعد کا ہے چنانچہ آل حضورؐ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان تھے، مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آل حضورؐ بھی روزے سے تھے اور عام مسلمان بھی۔ لیکن جب آپ مقام کدیر پہنچے، جو قدیر اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔ زہری نے فرمایا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے آخری عمل پر ہی مشد کی بنیاد رکھی جائے گی۔

۱۴۱۷ھ - مجھ سے عیاض بن ولید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں جنین کی طرح تشریف لے گئے۔ مسلمانوں میں اختلاف تھا کہ آل حضورؐ روزے سے ہیں یا نہیں اس لیے بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ لیکن جب آل حضورؐ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا راوی کو شک تھا، چنانچہ برتن آپ کے ہاتھ میں دے دیا گیا یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) آپ کے کچا دے پر رکھ دیا گیا پھر آپ نے لوگوں کو دیکھا اور جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا، انھوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔ اور عبدالرزاق نے کہا، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح کے لیے روانہ ہوئے۔ اور حاد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۴۱۸ھ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے

۱۴۱۶ھ - حَدَّثَنِي قُحْمَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّسَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانٍ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَخَمْسِينَ مِنَ الْمُطْعَمَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَسَارَ رَهْوَ وَمِنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَهَؤُلَاءِ بَنُو عُسْفَانَ وَتَدْيِدُ أَفْطَرُوا أَفْطَرُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ: ۱۴۱۷ھ - حَدَّثَنِي عِيَّاضُ بْنُ وَلِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُسَيْنٍ وَالنَّاسُ فُجْتُخُونَ فَصَابَحُوا وَفُطِرُوا، فَلَمَّا اسْتَدَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطَرُوا وَكَانَ عَبْدُ الرَّسَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانٍ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَخَمْسِينَ مِنَ الْمُطْعَمَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَسَارَ رَهْوَ وَمِنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَهَؤُلَاءِ بَنُو عُسْفَانَ وَتَدْيِدُ أَفْطَرُوا أَفْطَرُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ: ۱۴۱۸ھ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَابِلٍ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۵ مشہور روایات میں ہے کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جنین کے لیے شوال میں فتح مکہ کے بعد تشریف لے گئے تھے۔ محدثین نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ آل حضورؐ نے رمضان ہی میں غزوہ جنین کا ارادہ کیا تھا اور راوی نے آپ کے ارادے کی تعبیر ایسے لفظ سے کی ہے جس کے معنی روانہ ہونے اور ہم پر جانے کے ہیں بہر حال روایات اور واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرح کی تحریر میں کوئی استبعاد اور اجنبیت نہیں ہے۔

ثَالِ سَا فَدَّرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بَابًا
مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارَ الْيَوْمِ ثُمَّ شَرِبَ
فَا فَطَرَحَتْ قَدِيمَ مَكَّةَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ - صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الشَّفَرِ وَفَا فَطَرَحَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ
شَاءَ أَفْطَرَ -

پارا ۱۵۱۹ اِنَّ زَكْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَ
حَكِيمُ بْنُ حِرَاهٍ وَبَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءٍ يَلْتَمِسُونَ
الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَا قَبِلُوا لِيَسِيرُوا حَتَّى أَتَوْا مَدَنَ الظُّهْرَانِ
فَا ذَا هُمْ بِبَيْتِ بْنِ كَاتِبٍ يَمِيرُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ
مَا هَذَا لَكَ أَتَاهَا بَنِيَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بَدِيلُ بْنُ
وَرْقَاءٍ بَنِيَانُ بَنِي عَمْرِو فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ عَمْرُو
أَفَلَا مِنْ ذَلِكَ فَذَاهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا ذَرَكُوهُمْ فَا خَذُواهُمْ فَا تَوَا
بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ فَا سَلَّمَ أَبُو سَفْيَانَ
فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِعَبَّاسٍ وَحُفَسِ أَبُو سَفْيَانَ عِنْدَ حَقْمِ
النَّخِيلِ حَتَّى يَنْظُرُوا إِلَى السَّيْلَيْنِ فَبَسَّ الْعَبَّاسُ
فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَتَرَدَّدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَمَرُّ كَتَيْبَةً كَتَيْبَةً عَلَى أَبِي سَفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتَيْبَةٌ
قَالَ يَا عَبَّاسُ مِنْ هَذِهِ قَالَ هَذِهِ عِفَارَةُ قَالَ مَالِي
وَلِيخَارُ ثُمَّ مَرَّتْ كَتَيْبَةٌ قَالِ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ
سَعْدُ بْنُ هُدَيْجٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سَلِيمُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں
سفر شروع کیا۔ آپ روزے سے تھے لیکن جبہ تمام عسکان پر پہنچے تو پانی
طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ نے وہ پانی پیا تا کہ لوگ دیکھ لیں پھر
آپ نے روزہ نہیں رکھا اور کہیں داخل ہوئے۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی
اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں (بعض اوقات)
روزہ بھی رکھا ہے اور (بعض اوقات) نہیں بھی رکھا۔ اس لیے (سفر میں)
جس کا بھی چاہے روزہ رکھے اور جس کا بھی چاہے نہ رکھے۔

۵۱۶ - فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
علم کہاں نصب کیا تھا؟

۱۴۱۹ - آپ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔
جہاں چوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے
چلتے مقام مر الظہران پر جب پہنچے تو انھیں جگہ جگہ اگلی ہوئی دکھائی دی۔
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام غزنی اگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ اگ کسی
سے؟ یہ غزنی اگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ
یہ نبی مکرو (یعنی قبائلا کا قبیلہ) کی اگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ نبی عمرو کی
تقداد اس سے بہت کم ہے۔ اسے میں آں حضور کے محافظ دستے نے انھیں
دیکھ لیا، اور پھر کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے پھر ابوسفیان
نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے دھڑکی طرف
بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو ایسی گدڑ لگا کر پروردگار کے
دکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے اڑو حاکم ہوتا کہ وہ مسلمانوں کی طاقت
قوت کو دیکھ لیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ انھیں ایسے ہی مقام پر روک کر
کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم کے ساتھ قبائل کے دستے ایک ایک کر کے ابوسفیان
رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرنے لگے، ایک دستہ گزرا تو انھوں نے پوچھا عباس!
یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو ان کے متعلق بھی انھوں
نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گزرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا

فَقَالَ مَثَلُ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلْتُ كَيْفِيَّةً لَمْ يُمْثَلْهَا
قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمُ سَعْدُ
بْنُ عُبَادَةَ مَعَ الرَّايَةِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا
أَبَا سَعْدِيانَ الْيَوْمُ يُكُونُ الْمَلْحَمَةُ الْيَوْمُ تُشْتَلُ
الْكُفَّةُ فَقَالَ أَبُو سَعْدِيانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَ الْيَوْمُ
الْكَفَّةُ مَا رَأَيْتُ حَبَّاءَ مَاتَ كَيْفِيَّةً وَهِيَ أَحَدُ
الْكَفَّةِ فِيهِ رَحْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَهْلُهَا وَمِثْلُهَا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ الزَّكِيَّ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سَعْدِيانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ
مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا
فَقَالَ كَذَابٌ سَعْدُ قَالَ لَكِنْ هَذَا الْيَوْمُ يُعْظَمُ اللَّهُ
فِيهِ الْكُفَّةُ وَكَوْنُ تَكُنْ فِيهِ الْكُفَّةُ قَالَ وَأَمَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكُوا بَيْنَهُ
بِالْعَجُونِ قَالَ عُدُوهُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جَبْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزَّكِيِّ بْنِ الْعَوَّامِ
يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكُوا الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَيْنِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنَ الْأُخْرَى
مَكَّةَ مِنْ كَذَا وَخَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَا
فَقِيلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِلًا فِي حَبِيشِ بْنِ الْأَشْعَرِ وَكَرَزَ
۱۲۲۰- هَذَا ثَمَّ أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَعَاذِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ مَعْظَلٍ
يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ عَلَى نَافِقِهِمْ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ
يُرْجَعُ- دَامَ لَوْلَا أَنْ يُجَنِّمَ النَّاسُ حَوْلِي
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ-

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ

اس جیسا فوجی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ
عنہ اس کے امیر ہیں اور انھیں کے ہاتھ میں (انصار کا) علم ہے سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔
آج کعبہ یعنی حرم حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان اس پر بولے، اے عباس!
(فریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمھاری مدد کی ضرورت ہے! پھر
ملک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپ کے صحابہ تھے۔ ان حضوروں کا علم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے
ہوئے تھے جب اس حضور ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو انھوں نے
کہا، آپ کو معلوم نہیں سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، ان حضوروں نے دریافت
فرمایا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے
ہیں۔ ان حضوروں نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں
اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا عروہ نے
بیان کیا کہ پھر ان حضوروں نے حکم دیا کہ آپ کا علم منام حجون میں کاڑ دیا جائے۔
عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے
عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا فتح مکہ
کے بعد اگر ان حضوروں نے آپ کو سب سے علم نصیب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ
اس دن ان حضوروں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی علاقہ
کد اوی کی طرف سے داخل ہوں اور زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نیشی علاقہ)
کد اوی کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو
صحابی، حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے تھے۔
۱۲۲۰- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح
مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی
 تلاوت فرما رہے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ
مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرم کی طرح تلاوت کر کے دکھاتا۔

۱۲۲۱- ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعدان
بن یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے محمد بن ابی حفصہ نے حدیث بیان کی، ان

سے زہری نے ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کل (مکھیں) آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ ان حضورؐ نے فرمایا، ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر ہی کہاں تصویر اسے، پھر ان حضورؐ نے فرمایا کہ موئن، کاہر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر مومن کا وارث ہو سکتا ہے۔ زہری سے پوچھا گیا کہ پھر ابوطالب کی وارثت کسے ملی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے معمر نے زہری کے واسطے سے اسامہ رضی اللہ عنہ کا سوال یوں نقل کیا ہے کہ (آپ اپنے حج کے لیے کہاں قیام فرمائیں گے؟ اور یونس نے اپنی روایت میں) حج کا ذکر کیا ہے اور فتح مکہ کا۔

۱۴۲۲- ہم سے ابوالہیان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ! ہماری قیام گاہ اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو، خیف بنی کنانہ میں ہوگی جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد کیا تھا حضور اکرمؐ اور بنو مطلب اور بنو ہاشم کو مکہ سے دال نکال دینے اور ان سے ہر طرح کا تعلق قطع کر لینے کے لیے۔

۱۴۲۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا اردو کیا تو فرمایا کہ انشاء اللہ! کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔ ۱۴۲۴- ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو عمر مبارک پر چڑھتی، آپ نے اسے اتار ہی تھا کہ ایک صاحب نے، اگر عرض کی کہ ابن خطل کعبہ کے پرہ سے چٹا ہوا ہے، ان حضورؐ نے فرمایا کہ اسے دوہیں اقل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن حرام باندھے ہوئے نہیں تھے۔

۱۴۲۵- ہم سے صفوان بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی نجیح نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابویوسف نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو

الْمُزْهَرِي عَنْ عَلِي بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى الْفَتْحَ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ أَنَّى تَنْزِلُ عَنَّا قَالَ الْبَيْتِيُّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنُ قَبْلَ الْيُزْهَرِيَّةِ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَلِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ - قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ الْمُزْهَرِيِّ أَنَّى تَنْزِلُ عَنَّا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ حَجَّتِهِ وَلَا نَزَلَ مِنَ الْفَتْحِ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَى الْكُفْرِ :

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْأَدْنَا مَنَزِلَنَا عَنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُجِيفٌ بَيْنَ بَنِي نَدَّةٍ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَى الْكُفْرِ :

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَاعٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ حَاءٌ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَّا نَرَى وَاللَّهِ أَغْلَهُ يَوْمَئِذٍ مُّحَرَّمًا :

۱۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَمِيئَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعَاوٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى

بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ ”حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا۔“

۱۴۲۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا، انھیں میں ایک قصور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے باغیچوں میں (پائسہ کے) تیر تھے۔ ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان مشرکین کا برا کرے، انھیں خوب جہنم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پائسہ نہیں چھینکا پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی، پھر بارگشتہ لایے۔ آپ نے اندر نہ داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت معمر نے ایوب کے واسطے سے کی۔ اور دمیہ نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۵۱۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے داخلہ۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آخر اپنے اونٹ کو آپ نے مسجد میں بٹھایا اور بیت اللہ کی گنجی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ بیت اللہ کے اندر گشتہ لایے گئے، آپ کے ساتھ اسامہ بن زید بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثَةَ نَحْبٍ فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ حَاءَ الْحَقِّ وَهَاقَ الْبَاطِلُ حَاءَ الْحَقِّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعْبِدُ

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَفَافَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأُلُوهَةُ فَأَمَرَهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجُوا مُوسِمًا إِلَى بَرَاهِيمَ وَرَأْسًا عَيْلٍ فِي أُمَيْدٍ بَيْهَمًا مِنَ الْأَنْتِ لَكِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلَامُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَفْتَسَمَا بِهَا فَطُرُقًا دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَهُ يَمِينٌ فِيهِ ثَلَاثَةٌ مَعَهُ عَنْ أَيُّوبَ - وَقَالَ وَهَبُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الْخَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا اسْمَ ابْنِ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ حَتَّى آتَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ

۱۵۔ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعیبی علاقہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بالائی علاقہ سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس روایت میں اس کے خلاف ہے یعنی خود ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقہ سے داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ شیخ نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔

فَمَكَثَ فِيهِمْ مَخَارَاطًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعَهُ
النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ
فَوَحَّدَ بِلَا لَدَّ دَرَأَ الْبَابِ فَأَمَّا فَسَالَهُ
أَيُّ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ دَلَّ إِلَى الْمَكَانِ
الَّذِي مَلَى فِيهِ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَنَسَّيْتُ
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمَا مَلَى مِنْ
سَجْدَةٍ -

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ
بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
عَاشِشًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّاءِ الْبَيْتِ بِأَعْلَى
مَكَّةَ - ثَابِتُهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوَهْبُ بْنُ كَدَّاءٍ -

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَّاءِ
بِأَعْلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْسَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدُ أَتْبَاعِهِ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلَأُ الْقُلُوبَ غَيْرَ مَخَافَةٍ
فَاتَّهَذَا كَذِبٌ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ
مَلَى ثَابِتٌ دَلَّ أَنَّ لَهَا مَكَانًا مَلَى فَهَلَاكَ أَخْفَ
مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُبْعَثُ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ -

باب ۵۱۹

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ عَاشِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے بڑھے، عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے انھوں
نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے ہلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے
ہوئے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں
نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ
نے نماز پڑھی تھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا
بھول گیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۱۲۲۷۔ ہم سے مشہور بن خاریج نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن مسرور نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور
انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ
کے بالائی علاقہ کدواء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت
ابو اسامہ اور وہیب نے کدواء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

۱۲۲۸۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کدواء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔

۵۱۸۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی قیام گاہ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے عمرو بن ابی لیسٰی نے کہ ام لوی رضی اللہ عنہا کے سوا کسی
نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے انھیں
نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا اور
آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ آں حضور کو میں نے اتنی ہلکی رکعتیں
کبھی نہیں دیکھا، اس میں بھی آپ رکوع اور سجدے پوری طرح کرتے تھے۔

۱۲۳۰۔ محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عفد نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالفتح نے، ان
سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سارے ایک روایت میں تھا کہ بیت اللہ کے اندر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھی تھی اور اس حدیث میں اس کے خلاف ہے یہ ایک طویل الذیل بحث ہے اور
آٹھ اس میں اختلاف ہے کہ آں حضور نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں، اس مضمون کی حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَخُجُوعِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي :

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّهُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَدُخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخٍ يَذَرُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِي تَدْخُلْ هَذَا الْغُلِّيَّ مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِثْنٌ قَدْ عَلِمْتُمْ - قَالَ قَدْ عَاهَدُ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا فِي مَعْلَمٍ قَالَ وَمَا رَدَّيْتُهُ دَعَا فِي يَوْمٍ مِثْلِهِ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِثِّي فَقَالَ مَا تَعْمَلُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتَّى حَنَمَ اسْتُورَةُ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِيزَنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَ إِذَا نَصَرَنَا وَقَدْ عَلِمْنَا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَذَرِي أَوَّلَهُ يَقُولُ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكْذَابُكَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ ؟ قُلْتُ هُوَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَمَّا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ فَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَحَبِّكَ ، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا - قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُهُ مِنْهَا إِلَّا مَا نَعْلَمُهُ :

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ النَّدَائِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَحْمَدُ رُبَّنَّ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُحُورَ إِلَى مَكَّةَ إِذْ ذُنَّ لِي أَيْهَا الْأَمِيرُ أَحَدًا تِلْكَ قَوْلُ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَاهُ دَعَا قَلْبِي دَعَا

اپنے دُکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي " :

۱۲۳۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی مجلس میں اس وقت بھی بلا لیتے جب وہ ایک جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ بیٹھے ہوتے۔ ان میں سے ایک بزرگ نے کہا، اس نوجوان کو آپ ہماری مجلس میں کیوں لاتے ہیں؟ اس کے جیسے تو ہمارے نیچے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہیں آپ لوگ جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ان حضرات اکابر کو ایک دن انہوں نے بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس دن آپ نے اس لیے بلایا تھا تاکہ انہیں دکھا سکوں کہ آپ کا علم و کمال، پھر آپ نے دریافت کیا، اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتَّى حَنَمَ سُوْرَةُ تِلْكَ..... کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال تھا کسی نے کہا کہ ہمیں اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کریں کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں فتح عنایت فرمائی بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابن عباس! کیا تمہاری بھی یہی رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں، ابوجہا پھر تم کیا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خوفناک شہادت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح حاصل ہو گئی، یعنی فتح مکہ، تو پھر یہ آپ کی وفات کی نشانی ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیجئے اور اس کی مغفرت طلب کیجئے کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہی میں بھی سمجھتا تھا۔

۱۲۳۲- ہم سے سعید بن شریب نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے کہا کہ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کے لیے) عمرو بن سعید سے کہا۔ عمرو بن سعید (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہے تھے۔ کہ لے لے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک حدیث بیان کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے

اس کو محفوظ رکھا اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں نے آپ کو دیکھ رہا تھا۔ حضور اکرم نے پیچھے الٹ کر دیکھنا بیان کی اور پھر فرمایا، بلاشبہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے باحرمیت شہر قرار دیا ہے کسی انسان نے اسے اپنی طرف سے باحرمیت نہیں قرار دیا ہے۔ اس لیے کسی شخص کے لیے بھی جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون پیائے اور نہ کوئی اس سرزمین کا کوئی درخت کاٹے، اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفعِ مکر کے مو تقو پریم جنگ سے اپنے لیے بھی رخصت نکالے تو مگر لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے رسول کو دفعِ مکر دیے اس کی اجازت دی تھی، ہمارے لیے قطعاً اجازت نہیں ہے، اور مجھے بھی اس کی اجازت، دن کے مختصر سے حصے کے لیے ہی تھی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح کوٹ آئی ہے جس طرح کل یہ شہر باحرمیت تھا، پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو میرا کلام پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں، البتہ میں کہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمر و نے آپ کو کو پھر کیا جواب دیا تھا؟ تو آپ نے بتایا کہ اس نے کہا، میں اس کے متعلق تو سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، خون کر کے بھاگنے والے کو بھی پناہ نہیں دیتا اور مفسد کو بھی پناہ نہیں دیتا۔

۱۴۳۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سمیت نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فتحِ مکہ کے موقع پر مکہ معظمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے۔

۵۲۰۔ فتح کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں قیام۔

۱۴۳۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ میں) دس دن قیام کیا تھا اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے تھے۔

۱۴۳۵- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

ابہر تَدْعَانِي حِينَ تَكْتُمُ بِهِ حَمْدَ اللَّهِ وَاسْتَنْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحِبَّرْ مِمَّا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِرَدْمِ مَرِيءٍ شَوْصَبٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفَلَ بِهَا دَمًا وَلَا يَغْضَبَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنْ أَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنَ لَكُمْ دَرَانًا أَوْزُنَ فِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَحَدَّثَ عَادَتَ حُدُومَتِهَا الْيَوْمَ كَحُدُومَتِهَا بِالنَّاسِ وَلَيْسَ لَكُمْ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَقِيلَ لِي سُرَيْجٌ مَاذَا قَالَ لَكَ عَنْهُ؟ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا سُرَيْجٍ إِنَّ الْخُرْمَ لَا يُمِيشُهُ عَاصِبًا وَلَا فَاسَةً أَمِيدًا وَلَا فَاسَةً مَخْرُجَةً ۝

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامُ الْفَتْحِ وَهُوَ بَيْكَةُ إِنْ أَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِرَسُولِهِ حُدُومَتُهَا الْيَوْمَ كَحُدُومَتِهَا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفَلَ بِهَا دَمًا وَلَا يَغْضَبَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنْ أَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنَ لَكُمْ دَرَانًا أَوْزُنَ فِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَحَدَّثَ عَادَتَ حُدُومَتِهَا الْيَوْمَ كَحُدُومَتِهَا بِالنَّاسِ وَلَيْسَ لَكُمْ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَقِيلَ لِي سُرَيْجٌ مَاذَا قَالَ لَكَ عَنْهُ؟ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا سُرَيْجٍ إِنَّ الْخُرْمَ لَا يُمِيشُهُ عَاصِبًا وَلَا فَاسَةً أَمِيدًا وَلَا فَاسَةً مَخْرُجَةً ۝

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ أَفْصُرٍ الصَّلَاةِ ۝

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عامم نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں انیس دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف دو رکعتیں چار رکعتوں کی پڑھتے تھے۔

۱۴۳۶ھ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامم نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں (فتح مکہ کے) انیس دن تک مقیم رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم (سفر میں) انیس دن تک نماز قصر پڑھتے تھے لیکن جب اس سے زیادہ مدت گزر جاتی ہے تو پھر پوری رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۲۱ - اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبداللہ بن عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷ھ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے اور انھیں سفین ابی حمید رضی اللہ عنہ نے، زہری نے بیان کیا کہ جب ہم سے ابو حمید نے حدیث بیان کی تو سعید بن مسیب کے ساتھ تھے۔ بیان کیا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پائی ہے اور آپ کے ساتھ غزوہ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

۱۴۳۸ھ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے اور ان سے عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوقلابہ نے فرمایا، عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہو کر کہیں نہیں پوچھتے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جہلیت میں ہمارا قیام ایک چٹھے پر تھا، جو عام گزرا گاہ تھی سو اسرار سے قریب سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا)۔

لے ہر فتح مکہ کا واقعہ ہے۔ احناف نے اتنی مدت تک مکہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی تامل بھی بیان کی ہے کہ ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نیت رکھی ہو اور آپ نے وہاں اپنی اقامت پر موقوف رکھی ہو، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین و مدینہ تھا۔ اس کے علاوہ اس سفر میں مکہ میں آپ کی قیامت کی مدت مختلف ہے بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی۔ اس سے پہلے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مکہ میں صرف دس دن قیام کا بیان ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

عَامِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثِيْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَمُوقًا وَكُفَّيْنًا ۚ

۱۴۳۶ھ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَامِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ ثِيْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَمُوقًا وَكُفَّيْنًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانُوا نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ ثِيْعَةَ عَشَرَ فَإِذَا زِدْنَا أَتَمَمْنَا ۚ

۵۲۱ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْلَانٍ عَنْ صَعْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَامَنَ وَجْهَهُ عَامِرُ الْفُتَيْحِ ۚ

۱۴۳۷ھ - حَدَّثَنِي الْإِسْهَاقُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكَانَ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَرَعَاهُ أَبُو جَبَلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامِرُ الْفُتَيْحِ ۚ

۱۴۳۸ھ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْعَاةَ فَتَسْأَلُ؟ قَالَ فَكَلِمَتُهُ مَسْأَلَتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَسْرُورٍ وَكَانَ يَمُرُّ بِهَا الدُّرَّكَبَانُ فَتَسْأَلُهُمْ مَا لَدَيْهِمْ يَا لَدَيْهِ مَا لَدَهُ الدُّرَّكَبَانُ فَيَقُولُونَ يَنْزِعُهُمُ اللَّهُ أَوْ أَسْأَلُهُ أَوْ حَيَّ إِلَيْهِ أَوْ أَدْحَى

یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے۔ وہ قرآن کی کوئی آیت سننا تھا۔ میں وہ کلام یاد کر لیتا تھا، اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ اور ہر سارا عرب فتح مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کیے ہوئے تھا، ان کا کہنا یہ تھا کہ اس نبی کو اور اس کی قوم رقریش کو بخش دے، اگر وہ ان پر غالب آگئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں جتنا بچہ فتح مکہ جب حاصل ہو گئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ کر ہوں، انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں غلام فلاں طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور فلاں غلام فلاں طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور جب غلام کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امانت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا کہ کسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہے (تو کوئی شخص (ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں ملا کہ میرے پاس آئے جانے سواروں سے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا، چنانچہ مجھے لوگوں نے امام بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور میرے پاس ایک ہی چادر تھی، جب میں اسے لپیٹ کر اکبھہ کرتا تو اوپر ہو جاتی اور چھپانے کی جگہ بھل جاتی، اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا تم اپنے قاری راہم (امام) کا سرس تو سیلے چھپا لو۔ آخر انھوں نے کچھ اظہار اور میرے لیے ایک قمیص بنائی میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

۱۴۳۹ھ - مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور روایت نے کہا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتیر بن ابی وقاص نے (زائد جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ وہ زمرہ کی باندی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں، عتیر نے کہا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہوگا چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو ملے لیا۔ پھر وہ اسے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عتیر بن زمرہ رضی اللہ عنہ بھی آئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، بھائی نے وصیت کی تھی کہ وہ اسی کا

اللہ یکذا فکنت اُحفظ ذلک الکلام وکانتا یُغیر فی صدیقی وکانت العرب یتکلمون بلسانہم الفصح فقیولون انکم کوا و قد مت فان الله انت کلہم علیہم فہو سببی مادی فلما کان وقتہ اهل الفتح باذکر کل قوم یا سلا مہم و سدا ربی فوی یا سلا مہم فلما قدیم قال حبکم واللہ من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقا فقال متوا صلا کذا فی جنین کذا و صلو کذا فی جنین کذا فاذا احضرت الصلاة فلیؤدین احدکم ولیؤمکم اکثرکم فزانا فمتوا فکلکم بکن احد اکثر فزانا فلیؤمکم فمتوا من الرکبان فقد متونی بین یدہم واما ابن سبت اذ سلج سینین - وکانت علی بزدہ فکنت اذا سجدت تغلصت عقی فکالت امراة من العوی الا تخطوا عنا است فارتکک فاشتدوا ففقطعوا لی تمیمما فما فیرحت بشی فوی ید لک القمیص :

۱۴۳۹ھ - حدیثی عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن ابن شہاب عن عروہ بن الزبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقال النبی حدیثی یونس عن ابن شہاب اخبر فی عروہ بن الزبیر ان عائشہ قالت کان عتیر بن ابی وقاص عہد الی اخیه سعد ان یقتض ابن ولیدہ زمعة وقال عتیر انہ ابی فلما قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة فی الفتح احدا سعد بن ابی وقاص ابن ولیدہ زمعة فاقبل یم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لڑ کا ہے لیکن عید بن زمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ تھا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے، میرے والد زمرہ کا بیٹا ہے کیونکہ انھیں کے فراتش پر پیدا ہوا ہے۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی رسد رضی اللہ عنہ کے بھائی احمہ بن ابی وقاص کی صورت تھا، لیکن ان حضور نے قانون شریعت کے مطابق فیصد یہ کہ لڑے عید بن زمرہ! یہ تمہارے ہی ساتھ ہے گا، یہ تمہارا بھائی ہے، کیونکہ یہ تمہارے والد کے فراتش پر یعنی اس کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے لیکن دوسری طرف امام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمرہ کی صاحبزادی تھیں، فرمایا، سودہ! اس لڑکے سے پرہ کیا کرنا، کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی شباهت پائی تھی۔ ان شبہا نے بیان کیا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لڑکا، "فراتش" کے تحت ہوتا ہے، اور زنا کرنے والے کے حصے میں تاجر ہے۔ ان شبہا نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آخری ٹکڑے کو بہت بلند آواز سے بیان کیا کرتے تھے۔ (اس حدیث پر نوٹ لکھ رکھا ہے)

۱۴۴۰۔ ہم سے محمد بن مقال نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھیں یونس بن خرقہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھیں زبیر نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عروہ فرج (حکم) کے وقت پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی اس عورت کی قوم گجرانی ہوئی اسامہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تاکہ وہ ان حضور سے اس کی سفارش کر دی کہ اس کا ہاتھ سزا کے طور پر کاٹا جائے، عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں ان حضور سے گفتگو کی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا، تم مجھ سے اللہ کا قلم کہو ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو! اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے لیے دعا سے مغفرت کیجیے، یا رسول اللہ! پھر وہ پھر ان حضور نے صحابہ کو خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کو فرمایا، اما بعد، تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر عذاب قائم کرنے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ناظر نبوت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد ان حضور نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ پھر انھوں نے صدق دل سے توبہ کر لی اور شاہی بھی کر لی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آئی تھیں اور کوئی

وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ رُمَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عُمَيْرَةَ ابْنِي أَنَّهُ ابْنُكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ رُمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي هَذَا ابْنُ رُمَةَ وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِمْ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةَ رُمَةَ فَإِذَا اشْتَبَهَ النَّاسَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَهْلُكَ يَا عَبْدُ بْنُ رُمَةَ مِنْ أَهْلِ أَنَّهُ وَلَدٌ عَلَى فِرَاشِهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ رَامٍ مِنْ سَبْتِ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ ثَأْلَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَكَ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِدِ الْحَجَرِ۔ وَقَالَ ابْنُ شَيْبَةَ وَ كَانَ أَكْبَرُ هَرَمًا يَصْبِيحُ بِنَا لَكَ ۝

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَالٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَخَذِرَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَتَشَفَعُونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنِ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكَلِّمُنِي فِي حَدِّ مِنْ حَدِّ وَرَأَيْتُ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشَاءُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثَرُ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَعْنَةُ فَاكُنَا أَهْلَكَ النَّاسُ قَبْلَكَ أَهْلَهُ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ السَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَمَّا وَعَلَيْهِمُ الْخُذُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَفَطَعْتُ مِذْبَاحَهُ ثُمَّ أَهَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَفَطَحَتْ يَدَهَا فَخَسَنَتْ تَوْبَعًا لَعْنَةُ ذَلِكَ وَمَزَّ وَحَتَّ ثَأْلَتْ عَائِشَةُ

ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتی۔

۱۴۴۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت و ثواب کو حاصل کر چکے (دوراب مدینہ کی طرف) مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی یہی نے عرض کی، پھر آپ اس کے کس چیز کا بعد رجعت الیں گے، آپ حضور نے فرمایا، ایمان، اسلام اور جہاد کا، پھر میں دعا شروع رضی اللہ عنہ کے بھائی، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے آپ سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی۔

۱۴۴۲- ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں (اپنے بھائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے۔ آپ حضور نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت و ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا، البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر رجعت لیتا ہوں پھر میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجاشع نے ٹھیک طرح حدیث بیان کی اور خالد نے ابو عثمان کے واسطے سے بیان کیا، ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے بھائی خالد رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے تھے۔

۱۴۴۳- محمد بن محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ میرا ارادہ ہے کہ شام ہجرت کر جاؤں فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی جہاد ہی باقی رہ گیا ہے اس لیے جاؤ اور خود پیش کرو، اگر تم نے کچھ البتہ ترقبہا وردہ واپس آ جانا نہ فرمے بیان کیا کہ میں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ہریرہ نے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ

ذُکِّرْتُ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَمَّا فَمُحَاجَّتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُبَيْرٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ مِمَّا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى آخِي شَيْءٌ تَتَّبِعُهُ؟ قَالَ أَتَابِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْأَيْمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ بَعْدَ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي

مُجَاشِعٌ: ۱۴۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَعْتُ بِأَخِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَضَيْتُ الْهَجْرَةَ لِيَهْلِكَا أَتَابِعُهُ، عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ: قَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّ خَبَاءً بِأَخِيهِ

مُعَالِيْدٌ: ۱۴۴۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُكْنَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاشِدٍ قُلْتُ يَا بَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَأَخْبَرَنِي فَسَأَلْتُ فَإِنْ وَحَدْتُكَ شَيْئًا ذَلِيلًا رَجَعْتُ وَقَالَ النَّبِيُّ أَخْبَرْنَا سَعْدَةَ أَخْبَرْنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ

سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی یا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ اور اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر، مکی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۲۴۵۔ ہم سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاف بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمر کے ساتھ حاضر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا عبید بن عمر سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی پہلے مسلمان اپنے دین کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کی طرف پناہ کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کے معاملے میں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، اس لیے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے اب تو خلوص نیت کے ساتھ جہاد باقی رہ گیا ہے۔

۱۲۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جبر نے بیان کیا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی اور انھیں مجاہد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی اسی دن اس نے مکہ کو باحرمیت علاقہ قرار دیا تھا، پس پھر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے باحرمیت ہے، مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، اور میرے لیے بھی صرف ایک مہینے اور محدود وقت کے لیے حلال ہوا تھا، یہاں (حدود حرم) کے شکار کے قابل جانور نہ بھڑکائے جائیں، یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے اور یہاں پر گری بڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھائی جائے نہیں۔ اس پر عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اگر افسوس کا مستحق

مجاہد! اُمْتُ لَدَا بَنِ عَمْرٍو قَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ مَكِّيٍّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ:

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَافِ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ دُرُسَاتٌ عَاشِيَةٌ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مَسَامَا عَنْ الْمُهَاجِرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَهْدِي أَحَدَهُمْ مَبْدِئِهِمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافُوا أَنْ يَفْتَنَ عَلَيْهِمْ فَإِنَّمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَطَهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيْبَةٌ:

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ لَا يَكُونُ إِلَّا قِيَامًا لَمْ يَكُنْ خِلَالَهُ يَدْخُلُ قَبْلِي وَلَا يَخْلُفُ بَدَايَ بَعْدِي وَكَفَّ تَخْلِيلِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ السَّاعَةِ لَا يُنْقَرُ صَبَدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَالُهَا وَلَا تَحِلُّ لِفَطْمَا يَحَا لِمُسْتَبِدٍّ فَقَالَ الْغُبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا إِذَا خَرَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَدَّ مِنْهُ

سلہ جن حضرات نے ہجرت کے متعلق صحابہؓ سے سوال کیا وہ اسلامی حکومت کے تحت ہی رہتے تھے اور جو دینی آزادی مکہ میں حاصل نہیں تھی اس لیے وہاں سے ہجرت کا حکم ہوتا تھا اور ہجرت کا مقصد بھی یہی ہے یہی وہ سب سے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی جواب اس کے سوا کہ انھیں عبادت کی آزادی ہو اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مدینہ بھی ابتداء میں کوئی دارالاسلام نہیں تھا جن حضرات نے سوال کیا ان کا مقصد اسلامی مملکت ہی کے حدود میں ہجرت کرنا تھا۔ ہجرت کا منشا جو یہی اس سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کی مانعت کی گئی۔ دارالکفر سے ہجرت کا سوال ہی ان حضرات نے نہیں اٹھایا تھا۔

لِلْيَقِينِ وَالْبَيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَإِنَّهُ حَدَّثَكَ - وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ عَنْ هَذَا رَوَاهُ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

باب ۵۲۲ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ
إِذَا جِئْتُكُمْ كَثُرْتُكُمْ فَكَمْ تَعْنِي عَنْكُمْ
شَيْئًا وَمَنَّا تَعْنِي عَنْكُمْ الْإِمَامُ بِنَا رَحِبْتُ ثُمَّ
وَلَيْتُمْ مَدَائِرِيكُمْ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
إِلَى قَوْلِهِ عَفُورٌ رَّحِيمٌ -

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمِيرٍ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ
رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ هَازِلًا قَالَ
ضُرِبَتْهَا مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ سَفِهْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ
بَلْ ذَلِكَ -

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا عُمَرَ رَكَ
أَخْلَيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَاسْتَعْمَدُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنَهُ لَحْدُ
يُؤَلِّقُ وَلَكِنْ عَجِلَ سَوْعَانَ الْقَوْمِ فَزَشَقْتُهُمْ
هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ الْخِزَنِي
يَدْرُسُ بَعَثْتَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ
أَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

کہو کیجئے، کہو کہ سنار دل کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے بیروز دی ہے۔
اُن حضورؐ کا موش ہو گئے پھر فرمایا، اذخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے، اس کا کاشنا
حلال ہے۔ اور ابن جریرؒ کے روایت ہے، انھیں عبد الکرم نے خبر دی، انھیں
عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، سابقہ حدیث کی طرح، بمثلہا
یا نحو ہذا (راوی کو شک ہے اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بھی نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۵۲۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جنین کے دن جبکہ تم کو اپنی کثرت
تعداد پر غور ہو گیا تھا، پھر وہ تمہارے کچھ کام نہائی اور تم پر زمین باوجود
اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر جاکھوڑے
ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے تسلی تازل کی، عفو و
رحیم تک۔

۱۲۳۷ - ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی۔ بیان کہ میں نے عبد اللہ بن ابی
اویس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یہ
زخم اس وقت آیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں
شریک تھا میں نے کہا، آپ حنین میں شریک تھے، انھوں نے فرمایا کہ اس
سے پہلے بھی کئی غزوات میں شریک ہو چکا تھا۔

۱۲۳۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے یہاں
ایک شخص آیا تھا اور ان سے کہنے لگا تھا کہ اے ابوعمارہ! کیا آپؐ نے حنین
کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں
جد باز تھے، انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن
والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ، اُن حضورؐ
سفید خمر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے
میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۲۳۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے ابواسحاق نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں سن رہا
تھا، کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں

پیٹھ پھری تھی، انھوں نے فرمایا جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ وہ انکار تیرا نذر تھے، ان حضرات نے اس موقع پر فرمایا تھا، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۵۰۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندرنے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے انھوں نے برابر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے قبیہ قیس کے ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ حنین میں چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انھوں نے فرمایا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیہ ہوازن کے لوگ تیرا نذر تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے (مستحب یہ ہوا کہ) ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا، میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم اپنے سنبیل خیمہ پر تشریف رکھتے ہوئے تھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے، ان حضور فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ امرا مثل اور زمیر نے بیان کیا کہ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے اتر گئے تھے (اور اللہ کی مدد کی دعا کی تھی)

۱۴۵۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے حدیث بیان کی کہ محمد بن شہاب نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور یحییٰ مروان بن حکم اور مسور بن خزيمة رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، انھوں نے کہا کہ ان کا مال جو مسلمانوں کے پاس غنیمت کے طور پر آیا تھا، اور ان کے قبیلے کے اقدیری انھیں واپس دے دیئے جائیں۔ ان حضور نے فرمایا، جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اس لیے آپ لوگ ایک ہی چیز پسند کر لیجیے، یا قیدی یا مال (دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتی) میں نے آپ ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی جو حضور اکرم نے طائف سے واپس ہو کر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ہوازن

فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كُنُوزَ وَمَا هَ فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ لَا كَذِبَ أَمَّا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْكَلْبَاءَ وَسَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسِ أَدْرَسَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَأَنَّهُ هَوَازُنٌ وَمَا هَ وَأَنَا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَا سَتَقْبِلُنَا بِاسْتِغْنَاءٍ وَلَقَدْ سَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْثِهِ ابْنِ صَفِيٍّ وَإِنِّي أَسْفِيَانُ أَخَذَ بِيَمَاهِمَا وَهُوَ يَقُولُ أَمَّا النَّبِيُّ وَقَالَ زُهَيْرٌ مَّزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْثِهِ :

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شُعْبَابٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُعْبَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّكَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسُورَ بَنِي خُزَيْمَةَ أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ حِينَئِذٍ جَاءَهُ وَفَدَاهُ هَوَازُنٌ مُّسْلِمِينَ فَأَسْلُوهُ أَنْ يَدْرَأَ إِلَيْهِمَا مَوَالِيَهُمْ وَسَبِيَّهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَأَخْتَارُوا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا السَّبْيُ وَ أَمَّا الْمَالُ وَفَدَاهُ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ مَبْكَوْهُ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر یہ واضح ہو گیا کہ ان حضورؐ انھیں صرف ایک ہی چیز دے پس کریں گے تو انھوں نے کہا کہ ہم تم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں، چنانچہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق نشانہ کرنے کے بعد فرمایا، لا بعد، تمھارے بھائی (قیدی ہوازن) تو یہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میری رائے ہے کہ ان کے قیدی بھائیوں کو واپس کر دینے چاہئیں، اس لیے جو شخص (ہر کسی دنیاوی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ وہاں سے کہہ دے اور جو لوگ اپنا حضورؐ چھوڑنا چاہتے ہوں، وہ یوں کریں کہ اس کے بعد جو سب سے پہلے غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلہ میں دے دیں تو وہ ان کے قیدی واپس کر دیں، تمام صحابہؓ نے کہا، یا رسول اللہ! ہم خوشی سے (ہر کسی بدلہ کے) واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن ان حضرات نے فرمایا، اس طرح ہمیں اس کا امتیاز نہیں ہوا کہ کس نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہے اور کس نے نہیں اس لیے سب لوگ واپس جائیں اور تمھارے نمائندے تمھارا معاملہ ہمارے پاس لائیں، چنانچہ سب حضرات واپس آ گئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب نے خوشی اور لاشائے قلب کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہی ہے وہ حدیث جو مجھے قیدی ہوازن کے قیدیوں کے متعلق پہنچی ہے۔

۱۴۵۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرس کی یا رسول اللہ! ۳۔ اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے زناذ جاہلیت میں اعتکاف کی مانی تھی، اور ان حضرات نے انھیں اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض (احمد بن عبدہ رضی اللہ عنہ) نے حماد کے حوالہ سے روایت بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور اس کی روایت جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمر بن کثیر بن النعمان نے، انھیں ابوقنادہ کے مولا ابو محمد نے،

بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةٍ حِينَ فَعَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ مَا آدٍ إِلَيْهِمْ إِذْ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَائِلًا نَاثًا خَنَارًا مَسِينًا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسِيرَيْنِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا إِخْوَانُكُمْ فَمَا كُنَّا نَتَّيِبُنَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ أَسَدًا إِلَيْهِمْ سَبَّيْهِمْ فَكُنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَطْلُبَ ذَلِكَ فَلْيَقْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِمْ حَتَّى تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَبْغِي عَادِيَهُ عَلَيْنَا فَلْيَقْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَاذْجَعُوا حَتَّى تَبْزُجَ إِلَيْنَا عُرْفَاءُكُمْ أَمْزَكُهُمْ فَارْحَبْهُمُ النَّاسُ فَلَكَفَهُمْ عُرْفَاءُ ذَهْرُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي سَبَّيْتُمْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقَائِهِمْ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ حَبْرِيُّ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ السَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

مُحَمَّدٌ صَلَّى أَيْ قَتَا دَةً عَنْ أَبِي قَتَا دَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُتَيْنَ لَمَّا التَّقِيْبَا
 كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَوَافَيْتُ رَجُلًا مِنْ
 الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَضَيْتُهُ مِنْ
 ذَرَأَتِهِ عَلَى حَبْلٍ عَاقِبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الذَّرْعَ
 وَاقْبَلَ عَنِّي فَضَمَمْتُ صَمَةً وَحَدَثُ مِنْهَا رِيحُ الْمَوْتِ
 ثُمَّ أَذْرَكَ الْمَوْتَ فَأَرْسَلَنِي لَتُحِقَّتْ عَمْرٌ فَقُلْتُ مَا
 بَالُ أَتَا س؟ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَحَلَسَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ تَيْيِلَةً
 لَسْتُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَمْ سَكَبْ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي
 ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ
 ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ
 فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَا دَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ
 صَدَّقَ وَسَكَبَ عَيْنِي فَأَرْسَلَنِي فَقَالَ أَبُو سَكِبٍ
 لَا هَا اللَّهُ إِذَا لَا يَجْعَلُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ
 اللَّهِ يُقَاتِلُ عِبَادَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَيُعْطِيكَ سَكَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَدَّقَ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَنْبَغْتُ بِهِمْ مُخْرَفًا فِي نَبِيٍّ
 سَلِمَةً فَإِنَّهُ لَكَ وَلَ مَا لَ تَا تَنَلْتُ فِي الرِّسَالَةِ
 وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 كَثِيرٍ بَنٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَا دَةَ أَنَّ أَبَا
 قَتَا دَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُتَيْنَ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ يَقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ يَحْتَلِكُهُ مِنَ ذَرَأَتِهِ بِمِقْلَةٍ فَاسْرَعْتُ إِلَيْهِ
 الْيَدِي تَحْتِلُهُ فَدَفَعَنِيَا لِيَصِيرَ بَيْنِي وَاصْرَبْتُ مَدَّةً فَقَطَعْتُهَا
 ثُمَّ أَخَذْتُ فِي فَضْمَتِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَتُ
 مَتَحَلِّكَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَافْتَرَمَ الْمُسْلِمُونَ
 وَافْتَرَمَتْ مَعَهُمْ فَإِذَا يُعْرَبُ مِنَ الْخَطَابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ

اور ان سے البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر پیغمبر کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی، میں نے
 دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے، میں نے پیچھے سے اس کی
 گردن پر تلوار ماری اور اس کی ذرہ کاٹ ڈالی، اب وہ مجھ پر پڑ پڑا اور مجھے اتنی زور
 سے جھینچا کہ موت کی بو مجھے آنے لگی، آخر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات
 عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا
 یہی اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ پھر مسلمان پلٹے اور جنگ ختم ہونے کے بعد حضور
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، جس نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو
 اور اس کے لیے کوئی شہادہ بھی رکھتا ہو تو اس کا تمام سامان و ہتھیار اسے ملے گا۔
 میں نے دیکھ کر ہر گھبراہٹ ہو کر کہا میرے لیے کون کوئی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا
 کہ پھر حضور اکرم نے دوبارہ یہی فرمایا اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے
 لیے کون کوئی دے گا؟ اور پھر بیٹھ گیا، ان حضور نے پھر ایسا فرمان دے دیا تو میں اس
 مرتبہ بھی کھڑا ہوا۔ ان حضور نے اس مرتبہ فرمایا، کیا بات ہے؟ البوقتوہ: میں نے
 آپ کو بتایا تو ایک صاحب نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا ساز و سامان
 میرے پاس ہے آپ میرے حق میں انھیں راضی کر دیں کہ سامان مجھ سے دے دیں، اس
 پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، انہیں عذر کی قسم اللہ کے شہروں میں سے ایک شہر
 جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے، ان حضور اس کا حق
 انھیں ہرگز نہیں دے سکتے۔ ان حضور نے فرمایا کہ سچ کہا، تم سامان البوقتوہ کو دے دو
 انھوں نے سامان مجھے دے دیا میں نے اس سامان سے قبیلہ بنو سلم میں ایک بارغ
 خریدا، اسلام کے بعد یہ میرا سہارا مال تھا جسے میں نے حاصل کیا تھا۔ اور لیٹنے کی بنیان
 کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن کثیر بن افعل نے ان سے ابو
 قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا ابو جحر نے کہ البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوہ حنین
 کے موقع پر میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان سے دست درگربان تھا اور ایک
 دوسرا مشرک پیچھے سے مسلمان کو قتل کرنے کے لیے گھات لگا رہا تھا، پیچھے تو میں
 اسی کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنا ہاتھ مجھے مارنے کے لیے اٹھایا تو میں نے اس کے
 ہاتھ پر وار کر کے کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے جھپٹ گیا اور اتنی زور سے مجھے جھینچا
 کہ لہجہ نہ گیا، آخر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور ڈھیلا پڑ گیا۔ میں نے اسے دھکا دے کر
 قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ پڑا، لوگوں میں
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نظر آئے تو میں نے ان سے پوچھا، لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟

لَمْ يَأْتِ النَّاسَ ۚ قَالَ أَمْرٌ لِلَّهِ ثُمَّ تَرَفَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَذَا قَوْمٌ مَبْنِيَّةٌ عَلَى قَتِيلٍ فَتَكَلَّمَ فَكَلَّمَ سَلْبَهُ فَقَتِلَ لَأَلَمِي
 بَيْتَهُ عَلَى قَتِيلِي فَلَمَّا أَسْرَأَ أَحَدًا أَتَيْتُهُمْ فَبُيِّنَ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ
 مَدَّ إِلَيَّ فَنَزَعْتُ أَمْرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حُلَسَائِهِ سَلَّمَ هَذَا الْقَتِيلُ الَّذِي
 نَزَلْنَا عَلَيْهِ فَاذْهَبْ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا
 يُعْطِيهِ أَصْبِيغٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَصِدْعٌ أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ
 اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَّاهُ
 فَاسْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأْتَلْتُ
 فِي الْإِسْلَامِ ۚ

باب ۵۲۳ غزوة اوطاس

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
 أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي
 مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى حَبِشٍ إِلَى
 أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ وَرَدَ بْنَ الصَّخْتَمَةِ فَقَتِلَ وَرَدَ
 هَذَا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ
 أَبِي عَامِرٍ فَرَمِي أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِمَا حَبِشِي
 مَسْهُمٌ فَأَنْبَتُهُ فِي رُكْبَتِهِمَا فَانْقَضَتِ اللَّيْلُ فَقَتَلْتُ
 مِائَةَ عَشْرٍ مِّنْ مَّالِكٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي مُوسَى فَقَالَ
 ذَاكَ فَأَجَلِي الشَّيْءَ رَمَانِي فَقَضَيْتُ لَهُ فَلَاحِقُهُ
 فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَابَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا
 تَسْتَعِي أَلَا تَنْتَبِهُ فَكَلَفَ فَأَخْتَلَفْنَا مَرَدَّيْنِ
 بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُتِلْتُ بِيَدِ عَامِرٍ
 قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَهُ قَالَ فَأَنْزَعُ هَذَا السَّهْمَ
 فَنَزَعْتُهُ فَقَدْ أَمِنَهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي
 أَفَرِيئِي السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَدًا

انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا پھر لوگ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آکر جمع ہو گئے ان حضور نے فرمایا کہ جو شخص اس پر دِل قائم کر دے گا اگر کسی مقتول
 کو اسی نے قتل کیا ہے تو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا میں اپنے مقتول پر
 شاہد کے لیے اٹھا لیکن مجھے کوئی شاہد دکھائی نہیں دیا پھر میں بیٹھ گیا پھر
 میرے سامنے ایک صورت آئی میں نے اپنے معاملے کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دی آپ کے پاس بیٹھ ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ ان کے مقتول کا
 ہتھیار میرے پاس ہے آپ میرے حق میں بغیر راضی کر دیں اس پر ابو بکر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں اللہ کے شہیدوں میں سے ایک شہید کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس
 کے لیے جنگ کرتا ہے، قریش کے ایک بزدل کو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں
 دے سکتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ ان حضور کو کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان عطا
 فرمایا میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں
 نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

۵۲۳- غزوة اوطاس

۱۲۵۴- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث
 بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے
 فاس ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس
 کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں وید بن الصختمہ سے مدھیہ ہوئی۔ وید قتل کر دیا گیا
 اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو
 عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان حضور نے مجھے بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے
 گھٹنے میں تیرا کر لگا، جی حشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں
 اتار دیا تھا، میں ان کے پاس پہنچا اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ کیس نے پھینکا
 ہے؟ انھوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ ہے میرا قاتل جس نے مجھے
 نشانہ بنایا تھا، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس
 نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا میں نے اس کا پیچھا کیا اور دیکھا جاتا تھا، مجھے نرم
 نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رگ گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر
 تلوار سے وار کیا میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ
 اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا انھوں نے فرمایا کہ گھٹنے میں سے تیر
 نکال لو میں نے نکال لیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انھوں نے فرمایا بھتیجے!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں داپس ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھ اور پیرو پر رکھے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انھوں نے استغفار کے لیے عرض کیا ہے، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضوء کی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپ کی بغل کی سفیدی دیکھی جب آپ دعا کر رہے تھے اذیکھی بھیجیں حضور! تے دعا کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی، اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت طلب فرما دیجیے۔ اس حضور نے دعا کی اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت فرما۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

۵۲۴۔ غزوہ طائف، شوال سنہ ہجری میں

موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۱۴۵ھ۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انھوں نے سرفیان سے سنا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک محنت بیٹھا ہوا تھا پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیر سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمھیں عنایت فرمائی تو غیلان کی بیٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار ہل دکھائی دیتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص اب تمھارے گھروں میں نہ آیا کرے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ابن حریج نے فرمایا، اس محنت کا نام ہمیت تھا۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اسی طرح۔

وَقَدْ لَئِمَّ اسْتَغْفِرُنِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَلَكَ بَيْنَ الْأُمَمَاتِ فَدَجَعْتُ نَدَا خَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مَزْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرُ رِمَالُ الشَّرِيرِ ظَهَرَهُ وَحَبْنِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِنَا وَخَبَرْتُ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ تَدُلُّهُ اسْتَغْفِرُنِي قَدْ عَابَ بَنِي قَتُومًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ وَسَأَيْتُ بَيَّا مِنْ ابْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْتَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَادْخُلْهُ بَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدْخَلَهُ كَيْفَمَا قَالَ أَبُو بَرْزَةَ أَحَدَاهَا يَدِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى

يَدِي مُوسَى :

باب ۵۲۴ غَزْوَةُ الطَّائِفِ فِي شَوَّالِ سَنَةِ ثَمَانٍ

قَالَ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ

۱۴۵ھ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ زَيْلَبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ مُحْنَتٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَسَأَيْتُ أَنْ تَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ طَائِفَ عَدَا فَعَلَيْكَ يَا بَنُو عِيلَانَ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَخَمْسٍ مِثَالَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَدَّ خَلْقٌ هَلْوَكَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ تَخْنَثْ هَيْتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ يَهُدَا

اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اگلے حضور اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔
 ۱۲۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالعباس شاعر اعلیٰ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہر جائیں گے۔ صحابہ کے یہ یہ محاصرہ بڑا شاق تھا۔ انھوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں! (راوی نے) ایک مرتبہ ازہب کے بجائے، نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر اگلے حضور نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ صحابہ صبح سویرے ہی آگئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اب پھر اگلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہت پسند کیا۔ اگلے حضور اس پر منہس پڑے۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ اگلے حضور مسکرا دیے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، اس پر زہری۔

۱۲۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا، انھوں نے ابوالعثمان سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو طائف کے قلعہ پر چند مسلمانوں کے ساتھ چڑھے تھے اور اس طرح بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم نے حضور اکرم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا تو جنت اس پر حرام ہے۔ اور ہشام نے بیان کیا اور انھیں عمر نے خبر دی، انھیں عامر نے، انھیں ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان تہدی نے (راوی کو شبہ تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عامر نے بیان کیا کہ میں نے (ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان تہدی سے) کہا، آپ سے یہ روایت ایسے دو اصحاب (سعد و ابوبکر رضی اللہ عنہما) نے بیان کی ہے کہ یقین کے لیے انھیں کی شخصیتیں کافی ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ یقیناً، ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں سب

وَمَا أَذْهَبَ مَا مَرَّ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ
 ۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَائِفَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنْتَلِ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا مَذْهَبٌ وَلَا تَقْفُوا وَقَالَ مَرَّةً تَقْفُوا فَقَالَ عِنْدَ ذَا عَلَى الْقِتَالِ قَعْدَةٌ ذَا قَامَ جِهْتُهُمْ حِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَعْبَهُمْ فَضَجَكَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرُ كُلُّهُ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ سُورَ حَصِينِ الطَّائِفِ فِي أَنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ إِذْ عَمِيَ إِلَى عَبْدِ أَبِيهِ وَهُوَ يَمْلِكُهُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ هَذَا وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَامِرٌ قُلْتُ لَقَدْ شَعَوْنَا عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا كُلُّ أَحَدٍ آ مَا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآ مَا الْآخَرُ فَذَرَلْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو بائیں افراد کو ساتھ لے کر طائف کے قتل پر چڑھے اور اس طرح اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ
وَ عِشْرِينَ رَهْطًا
الطَّائِفِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَحَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَوْلَانَا ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَنْجُرُنِي مَا وَعَدَ نَبِيُّ
فَقَالَ لَهُ أَتَشِيرُ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَى مِنَ الشَّيْرِ
فَأَتْبَلَ عَلِيٌّ أَبِي مُوسَى وَبَدَلَ كَهْفَيْتَهُ الْغَضِيانِ
فَقَالَ زَوْدُ الْبُشْرِى فَأُتِيَكَ أَتَمًّا قَالَ قَبِلْنَا
شَعْرًا دَعَا بِقَدِيجٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ بِهِ يَدَيْهِ
وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّةً فِيهِ شَعْرًا قَالَ
اشْرَبْنَا مِنْهُ وَافْرَعْنَا عَلَى وَجْهِكَمَا وَ
نَحْوَرِكَمَا وَاشْتَبَا مَا حَذَا الْقَفَا حَمًى
فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ

وَأَمَّا السَّيْرَانِ أَفْضَلًا
لِيَّ مَكَمًّا فَأَفْضَلًا لَهَا
مِنْهُ طَائِفَةٌ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرْدِجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ
أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْلَى
كَانَ يَقُولُ لَيْسَتْ بِي إِسْرَافِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيَّنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ
ثَوْبٌ قَدْ أُظْلِمَ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ
أَنْصَارِهِ إِذْ حَامَاكَ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ حَبَّةٌ مُتَصَمِّمَةٌ
بَطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے اتر رہے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں آل حضور کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے! آل حضور نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے! پھر آل حضور نے چہرہ مبارک ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے، آپ نے فرمایا، اس نے بشارت دالیں کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کرو ورنہ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہر ایک کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے نیچے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی مال کے لیے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لیے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۲۶۰۔ ہم سے یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھ سکتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے لیے ایک کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور اس میں چند صحابہ بھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آئے وہ ایک جتہ سپینہ ہوئے تھے، خوشبو میں لبا ہوا انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو اپنے جتہ میں خوشبو لگانے کے بعد عرہ کا احرام باندھے؟ فوراً ہی عمر رضی اللہ عنہ نے

أَحَدُكُمْ بِعُمُرَةٍ فِي حَبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّرَ بِالطَّبِيبِ فَأَشَارَ
عُمَرُ إِلَى بَيْتِي بِيَدِهِ أَنْ تَقَالَ نَجَاءٌ بَيْتِي فَأَوْحَلَ
رَأْسَهُ فَأَذَانُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ
الْوَحْيَ يَحِيطُ كُنَالِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي
سَيَأْتِي عَنِ الْعُمَرَةِ إِنَّمَا فَالْتَمَسَ التَّجَلُّ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا
الطَّبِيبُ الَّذِي بَيْتُكَ فَأَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا الْخَبْرَةُ فَأَمَّا
ثُمَّ أَصْنَحْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَبْلَةٍ ۝

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ
حَدَّثَنَا عَنْ رُوَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَتْلَهُمُ فِي
النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يَحِطِ الْأَنْصَارُ بِشَيْئٍ
فَكَرَهُهُمْ وَهَدَوْا إِذْ لَمْ يَفِيهِمْ مَا آمَاةَ النَّاسِ
فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لِمَ أَحَدُكُمْ
صَدَقَ لَكُمْ هَذَا كَلِمَةُ اللَّهِ فِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ
فَاتَّفَقُوا اللَّهُ فِي وَعَالَةٍ فَأَعْنَاكُمْ اللَّهُ فِي كُلِّمَا
قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ
أَنْ تَحْسَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ
لَوْ شِئْتُمْ فَلَنْتُمْ حِثُّنَا كَذَا وَكَذَا، أَلَا
تَذُنُّونَ أَنْ تَبْذُفَ النَّاسَ بِالسَّيْفِ وَالْبَعِيرِ
وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى رَحَالِكُمْ؟ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ
لَكُنْتُ أَمْرًا مِمَّنْ أَرَادَ نَفَارًا
لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا
لَسَلَّكَ وَادِيًا أَرَادَ نَفَارًا

وَشِعْبًا أَرَادَ نَفَارًا شِعَارًا

وَالنَّاسُ سَبَّحُوا

إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

یعنی رضی اللہ عنہ کو آنے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعنی رضی اللہ عنہ حاضر ہو گئے
اور آپ سر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے اُتر کر کیا۔ آنحضور کا چہرہ
مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ اور زور زور سے سانس چل رہا تھا۔ (تعلیل دینی کی وجہ سے)
تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی، پھر ختم ہو گئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ ابھی
عمرہ کے متعلق جس نے مجھ سے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ انھیں تلاش کر کے دیا
گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو خوشنود تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور حیرت آ کر
دو، اور پھر عمرہ میں یہی اعمال کرو و طواف دہی احوال میں کرتے ہو۔

۱۴۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن عبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن تیم نے ان سے
عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی۔ آپ نے اس کی تقسیم مؤلفہ۔ القلوب (کنز و ایمان)
کے لوگ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے، اس کی ردی اور انصار کو اس میں سے
کچھ نہیں دیا۔ غالباً اس کا انھیں ملال ہوا کہ وہ مال جو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوسرے کو دیا انھیں نہیں دیا۔ ان حضور نے اس کے بعد انھیں خطاب کیا اور فرمایا
اے معشر انصار! کیا میں نے تمہیں گراہ نہیں پایا تھا، پھر تمہاری اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ ہدایت کی، اور تم میں باہم دشمنی اور نا انافی تھی تو اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ تم میں باہم محبت و الفت پیدا کی اور تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے
میرے ذریعہ تمہیں غنی اور بے نیاز کیا۔ ان حضور کے ایک ایک جملہ پر انصار
کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہم سب سب سے زیادہ احسان مند
ہیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کوئی
چیز نفع دے گی، بیان کیا کہ ان حضور کے ہر ارشاد پر انصار عرض کرتے جاتے کہ اللہ
اور رسول کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے تھے کہ آپ اے تو لوگ
آپ کو تھکا رہے تھے۔ لیکن ہم نے آپ کی تقدیر کی وغیرہ کیا تم اس پر راضی اور
خوش نہیں ہو کر جب لوگ اذیت اور بکریاں لے کر جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت
مذہب تو تم بھی انصار کا ایک فرد بن جاتا، لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں جلیں
تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چوں گا، انصار ہم اس کپڑے کی طرح ہیں جو ہر ہتھ
سے لٹکا رہتا ہے اور دوسرے لوگ اوپر کے کپڑے کی طرح ہیں، تم لوگ انصار لڑکھو

نَبِيٍّ اُتِيَ فَاصْبِرْ وَاحْتِمْ تَلْقَوْنِي

عَلَى الْحَوْضِ

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَيْثَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ رَمَى اللَّهَ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ

النَّبَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ فَأَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا فَاءَ مِنْ سَوَالِ هَذَانِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالَهُ النِّبَاةَ مِنَ الْجَبَلِ

فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي

قَرْنِيَةً وَيَتْرُكُنَا وَسُئِلُوا تَقْطُرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ

قَالَ أَسَدٌ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ....

بِمَقَالَتِهِمْ نَارَ رَسَلٍ إِلَى النَّبَا رَجَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ

أُدْمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا كَاهَرُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَسِبُ يَتْرُكُنِي عَنْكُمْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَخَوُّهُمْ يَتْرُكُوا شَيْئًا، وَآثَانًا مِنْ

حَدِيثِهِ؟ أَسْمَانُهُمْ فَقَالُوا لِيُغْفِرَ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قَرْنِيَةً وَيَتْرُكُنَا وَ

سُئِلُوا تَقْطُرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَقْدَ بَيْكُفٍ

أَنَا كُفُّهُمْ أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ تَذْهَبَ آثَانُ بَارِئِ مَوَالِ

وَكُنْ هُمُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رِجَالِكُمْ فَوَاللَّهِ لَمَا تَقْلِبُونَ بِهِ فَوَيْدٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ

بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَذْهَبُ رَحِمُنَا فَقَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدُوتَ أُتْرَةَ شَيْبَةَ

فَاصْبِرْ وَاحْتِمْ تَلْقَوْنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَسَدٌ

فَلَمْ يَصْبِرُوا -

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لَکے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تم اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آلو۔

۱۴۶۲۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک جونی

اللہ عزہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ جب قبیلہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے

رسول کو جو دینا چاہا وہ دیا تو انصار کے چند افراد کو رنج و ملال ہوا کہ یوں کون سا حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افراد (مؤلفۃ القلوب) کو سوسوایا، دے دیئے تھے۔

کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، قریش

تو آپ حمایت فرما رہے ہیں اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں

سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی یہ بات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقل ہوئی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور چرسے کے

ایک خیمے میں انھیں جمع کیا، ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ نے نہیں

بلا دیا تھا۔ جب سب حضرات جمع ہو گئے تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور

فرمایا، تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار کے جو سمجھ دار

افراد تھے انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں

انھوں نے کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے قریش

کو آپ دے رہے ہیں اور میں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے

ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، میں ایسے

لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح میں ان کی

تالیف قلب کرتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو الودولت ساتھ

لے جائیں اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ، خدا کا وہ ہے کہ جو

چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔ انصار

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، اس کے بعد ان حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم کو کچھ لوگ کے تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اسی وقت

صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آلو، میں حوض پر

ملوں گا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن انصار نے صبر نہیں کیا۔ ان حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کی وفات کے بعد۔

۱۴۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

کی، ان سے ابوالقیح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں جنہیں کی غنیمت کی تفسیر کر دی۔ انصار رضی اللہ عنہم اس سے اور رنجیدہ ہوئے۔ آنحضور نے فرمایا کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم اپنے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ انصار نے عرض کی کہ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، آنحضور نے فرمایا کہ دوسرے کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی وادی اور گھاٹی میں پھیل گا۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے انھیں سہشام بن زید بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار فوج تھی (صحابہ کی اور) قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنہیں فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے ہٹ کر چلی، انھیں آنحضور نے پکارا، اے معشر انصار! انھوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے، ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں، پھر آنحضور اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر مشرکین کو شکست پہنچی، جن لوگوں کو آنحضور نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ اور وہاں تین لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے اپنے مال کا اظہار کیا تو آنحضور نے انھیں بلایا اور ایک خمیر میں جمع کیا، پھر فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ، انھوں نے فرمایا، اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی گھاٹی میں چیلنا پسند کر دیں گا۔

۱۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفار و مصائب کا دور ابھی ختم ہوا ہے میرا مقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیفِ قلب تھا، کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر اپنے ساتھ جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

آپ التبیان عن انس بن مالك قال لما كان يوم فتح مكة
قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم
بين قريش فخصيبات الانصار قال النبي صلى الله
عليه وسلم اما تدعون ان يذهب الناس بالدينار و
تذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى
قال كذبتكم الناس واذا اذ شعبا فسلكتكم واذى
الانصار او شعبهم

۱۴۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا اذهر
عن ابن عون ان سہشام بن زید بن انس
عن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم حنين
التقى هوازن و مع النبي صلى الله عليه وسلم
عشرة الارب و الطلقاء فاذ بدوا قال يا معشر
الانصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعدنا بك
لبيك عن بن زيد قال ف نزل النبي صلى
الله عليه وسلم فقال انا عبد الله ورسوله
فاهزم المشركون فاعطى الطلقاء ف
المهاجرين و لم يعط الانصار شيئا فقالوا
فدعاهم فاذ خافهم في قبة فقال اما
تدعون ان يذهب الناس بالدينار و
تذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
النبي صلى الله عليه وسلم كذبتكم الناس
واذا و سلكتكم الانصار او شعبا فخرت
شعب الانصار

۱۴۶۵۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر
حدثنا شعبه قال سبعت قتادة عن انس بن
مالك رضي الله عنه قال جمع النبي صلى الله
عليه وسلم ناسا من الانصار فقال ان قد نسا
حديثك عهد مجاهليته و مصيبتك و افا اسدت
ان اجبرهم و انا لقمهم اما تدعون ان يذهب

گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے، کمول ہیں (ہم اس پر راضی ہیں)۔ ان حضوروں نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا،

۱۲۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے آل غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے (جو منافق تھا) کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی تھی اور انھوں نے صبر کیا تھا۔

۱۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کے ساتھ ترجمہ معاملہ کیا، چنانچہ اقرع بن حابس کو جو بنو نوفل العلوہ میں سے تھے، ترواؤٹ دیئے۔ عبید بن حصن فزاری کو بھی اتنے ہی دیئے اور اسی طرح دوسرے شرف عرب کو دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ہے (ان مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دوں گا۔) جب آل حضورؐ نے یہ کہہ سنا تو، فرمایا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی، لیکن انھوں نے صبر کیا۔

۱۲۶۸۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن السن بن مالک نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قتیبہ ہوازن اور غطفان اپنے مویشی اور مال بچوں کو ساتھ لے کر جنگ کے لیے نکلے اس وقت آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لشکر تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھیں آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے بعد معاف کر دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے پھیر لی اور حضورؐ اکرمؐ تہارہ گئے، اس دن آل حضورؐ نے دو مرتبہ لپکارا، دونوں لپکار ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں، آپؐ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر لپکارا، اے معشر انصار!

النَّاسُ بِاللَّهِ ثَمَّاءُ تَرْجِعُونَ يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوْتِكُمْ، فَأَلَوْ الْبَلَى قَالَ لَوْ سَلَّكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَّكَتُ الْإِنْفَارَ شَيْعًا لَسَلَّكَتُ وَادِيًا الْإِنْفَارَ أَوْ شَيْعًا الْإِنْفَارَ:

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا حَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيْسَمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَحِبٌ مِّنَ الْإِنْفَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَحِبَهُ اللَّهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَغِيثٌ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ:

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثْمُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْحُتَيْنِ أَشْرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْإِنْفَارَ مَاشَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُبَيْدَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَحِبٌ مَّا أُرِيدُ بِهِ الْفَيْسَمَةَ وَحِبَهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ لَا خُبْرَنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ:

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَافٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي بَرْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَرْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْحُتَيْنِ أَفْزَلْتُ هَوَازِينَ وَغُطَفَانَ وَعَلِيَهُمْ بِنَعْمِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ أَلْفٍ وَمِائَتَانِ الطَّلَعَاءُ فَأَذْيَرُوا عَلَيْهِمْ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُمَا فَنَادَى نِيَوْمِيذٍ نِيَوْمِيذٍ لَعَنَ عِلْطَ بَيْنَهُمَا النَّفَقَ

انھوں نے جواب دیا، ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی، اے معشر انصار! انھوں نے دوسرے بھی جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، انھوں نے اس وقت ایک سفید پتھر پر سوار تھے پھر آپ اتر گئے اور فرمایا، میں اللہ کا بندہ اور

اس کا رسول ہوں، انجام کار بشر کہیں کو شکست ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ اُن حضوٰر نے اسے مہاجرین میں اور ان قریشیوں میں تخصیص فتح مکہ کے لئے تو پھر آپ نے معاف کر دیا تھا انھیں تقسیم کر دیا انصار کو اس میں سے کچھ نہیں عطا فرمایا۔ انصار کے بعض زجران قسم کے افراد نے کہا کہ جب سخت وقت

آتا ہے تو ہمیں ملایا جاتا ہے اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے۔ یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت پہنچی تو آپ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا، اے معشر انصار! کیا وہ بات صحیح ہے جو تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟

اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر انھوں نے فرمایا، اے معشر انصار! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ؟ انصار نے عرض کی، ہم اسی پر راضی اور خوش ہیں۔ اس کے بعد اُن حضوٰر نے فرمایا کہ اگر لوگ کسی داری میں چلیں اور انصار کسی گھائی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھائی میں چلنا پسند کروں گا۔ اس پر ہشام نے پوچھا، اے ابو ہریرہ!

کیا آپ دال موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں اُن حضوٰر سے جدا ہی کب ہوتا تھا۔

۵۲۵۔ نجد کی طرف ہم کی روانگی

۱۴۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مہم مردانہ کی۔ یہ بھی اس میں شریک تھا۔ اس میں ہمارا حصہ مال غنیمت میں، بارہ بارہ اونٹ کاٹا اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ اس طرح ہر تیرہ اونٹ ساتھ لے کر واپس ہوئے۔

۵۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

بنی حذیمہ کی طرف بھیجا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے خبر دی۔ اور مجھ سے نعیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی حذیمہ کی طرف بھیجا خالد

عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كَلْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا بُشْرَ عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ انْفَقَتْ عَنْ بَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا الْبَيْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبُشْرُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ عَلَى بَعْدَةِ بَيْعَاءٍ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَرَمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ تَوَمُّنٌ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَفَتَسَّمُ فِي الْمَهْاجِرِينَ وَالطَّلَقَاءِ وَكَمْ يُعْطَى الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالَ لَا أَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ سَهْدٌ بَيْنَهُمْ فَتَحَنُّنُ دُونِي وَيُعْطَى الْعَبِيدُ غَنِيمًا فَلَمَّا ذَلِكَ فَحَبَسَهُمْ فِي قَبْضَةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ تَلْعَنُنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْمَضُونَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ وَتَذْهَبُونَ يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشُرُونَ دُونَهُ إِنْ مَيُّونَ كُهُ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَتَسَلَّكَ الْأَنْصَارُ رُشْعًا لَأَخَذْتُ شُعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامُ يَا أَبَا حَزْرَةَ كَأَنْتَ شَهِيدٌ ذَلِكَ قَالَ وَابْنُ أَحْبَبٌ عَنْهُ

باب السَّيْرَةِ النَّبِيِّ قَبْلَ خَيْبَرِ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْتَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْرَتَهُ قَبْلَ خَيْبَرٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَلَمَّا كُنْتُ سَمِعًا مَنَا شَيْءٌ عَشْرَ بَعِيرَاتٍ وَفَلَمَّا بَعِيرَاتٍ بَعِيرَاتٍ فَجَعَلْنَا بَشَرَةً ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرَاتٍ

باب ۵۲۶ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ

بَنِي النَّوْلِيِّينَ إِلَى بَنِي حَذِيمَةَ

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَحْبَبٍ مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ النَّوْلِيِّ

إِلَى بَيْتِ حَذِيثَةَ فَكَاهَهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا
لَهُ فَيَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَعَلُوا بِقَوْلِهِمْ صَبْرًا نَاجِلًا
خَالِدًا يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِثْلَ
أَسِيرِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ صَرْخَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ
رَجُلٍ مِثْلَ أَسِيرِهِ قُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ أَقْتُلُ أَسِيرِي
لَوْ يَقْتُلُ رَجُلٌ مِثْلِي مَعَايِي أَسِيرُهُ حَقَرٌ
فَدَنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا
فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدَّاهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ
خَالِدًا مَذْنُونًا

باب ۵۲ سَوِيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَّةٍ أَذَى لِنَبِيِّ
وَعَلَقَمَةُ بْنُ مُجَزَّ رَأْسُ دَلِيحٍ وَيُقَالُ
إِنَّمَا سَوِيَّةُ الْإِنصَارِ

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْمَدُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
فَأَسْلَمُوا رَجُلًا مِنَ الْإِنصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ
يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ
قَالَ فَاجْتَمِعُوا إِلَى حَظْبٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ أَوْ قَدْ ذَا
نَارًا فَادْفُدُوا نَقَالَ اذْخُلُوهَا فَهَمُّوا
جَمَعَ بَعْضُهُمْ يَسِيرًا بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا
ذَلُّوا حَتَّى حَمَلَتِ النَّارُ فُسُكَنَ عَيْنُهُ فَبَكَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَوُذْخُلُوهَا
مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى تَحْوِيلِ الْيَمِينِ مِمَّا الطَّاعَةُ
فِي الْمَعْرُوفِ

باب ۵۲ بَعَثَ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٌ إِلَى الْيَمِينِ

بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی لیکن انھیں "اسلم" اور اسلام
لائے کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ "صباٹا، صباٹا،" کہتے تھے یعنی اپنے آبائی دین سے کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور
قتل کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں رجسٹری میں شریک تھے، اسے ہر شخص کو
اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انھوں نے ہم سب کو حکم دیا
کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں
کر دوں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت
حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے
برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ دہرایا۔

۵۲۷ - عبد الرحمن بن علقمہ بن مجزہ مدنی رضی اللہ عنہ
کی مہم پر دلیلی سے سریتہ الانصار دامنہ کی مہم، کہا
جاتا تھا۔

۱۴۷۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابی رہا کہ
بنایا اور ہم کے شر کا حکم دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ پھر امیر کسی
بات پر غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ دیا ہے انھوں نے کہا، تم
سب کڑیاں جمع کرو، انھوں نے کڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں لگاؤ
انھوں نے آگ لگا دی اب انھوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، مہم میں
شریک صحابہ، رجم کو دجانا ہی چاہتے تھے کہ انھیں میں سے بعض نے بعض کو رجم
کو دنا چاہتے تھے، روکا اور کہا کہ تم لو اس آگ ہی کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پناہ میں آئے میں ان باتوں میں وقت نہ گزار گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے
بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو بھر فیامت تک اس میں سے نہ
نکلے، اطاعت و فرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کے لیے ہے۔

۵۲۸ - حجة الوداع سے پہلے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ثَلَاثَ وَبَعَثَ كُلًّا وَاحِدٍ مَعَهُمَا عَلَى خِلَافٍ قَالَ وَيُيَمِّنُ خِلَافًا فَإِنْ ثَمَّ قَالَ يَسِيرًا وَلَا تَحْسِرًا وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِيرًا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مَعَهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِمْ كَانَ قَرِيبًا مِنْ مَحَابِبِهِ أَحَدُثَ بِهِمْ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِمْ قَرِيبًا مِنْ مَحَابِبِهِ أَبِي مُوسَى فَبَاءَ بِيَدِهِ عَلَى بَعْلَتِهِ حَتَّى أَتَاهُ لَيْلُهُ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَهَذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مِنْهُمْ جُمِعَتْ سَيَاأَهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لِمَا مُعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ تَلَيْسَ أَجَبًا هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أُنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِيَذِلَّ فَإِنْ نَزَلَ قَالَ مَا أَنْزَلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَهُمْ فُقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَقْرَأُهُ تَفْوُتًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ السَّيْلِ فَأَتَمُّهُمْ وَقَدْ قَضَيْتُ حُبِّي مِنَ الشُّؤْمِ فَأَقْرَأُ

مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي

فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا

أَحْسِبُ

نَوْمِي ۝

ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۲۷۲- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن (معاصل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صحابہ میں بھیجا۔ بیان کیا کہ یمن کے دو صوبے تھے پھر اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، دشواریاں نہ پیدا کرنا، انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول کرنے کی نہیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود و عمل کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی آرائشی کی دیکھ بھال کے لیے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدود عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید عید و ملاقات کے لیے آتے اور سلام کرتے۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی آرائشی میں اپنے صاحب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور حسب معمول اپنے پھر پران سے ملاقات کے لیے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی شکل گمنی ہوئی ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اے عبد اللہ بن قیس! یہ کیا اجرا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لیے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اترا جائیے، لیکن انھوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، جب آپ اپنی سواری سے اترے اور پوچھا، عبد اللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن کا پڑھتا ہوں۔ پھر انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدس رکھنا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الرَّضِيِّ عَنْ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَنَالَكَ عَنْ أَشْرَبَةِ
تَضَمَّنَ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبَيْتُ
وَالْمِزَّةُ فَقُلْتُ يَذِي بُرْدَةَ مَا الْبَيْتُ؟
كَانَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزَّةُ نَبِيذُ
الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ حَرَامٌ۔ رَوَاهُ
حَبْرِيٌّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ۝

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى وَمَعَاذُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَبِيسًا
وَلَا تَبْسِيرًا وَبَشِيرًا وَلَا تَفْخِيرًا وَنَطَاوَعًا فَقَالَ أَبُو
مُوسَى يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزَّةِ
وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبَيْتُ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ
حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مَعَاذُ لِي فِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَالَ قَاتِلًا وَفَاعِلًا وَاعِيًا وَعَلَى رَأْسِي
وَأَنْفُوقُهُ تَفُوقًا قَالَ أَنَا قَاتِلٌ وَأَنَا حَوْرٌ
فَأَخْسِبُ نَوْمِي كَمَا أَخْسِبُ نَوْمِي وَصَرَبُ
فُسْطَاظًا فَجَلَّ يَتَزَادِرُ أَنْ تَزَارِعَا أَبُو مُوسَى
فَإِذَا رَجَلٌ مُؤْتَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ
أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مَعَاذُ
كَأَضْمِ بْنِ عُنُقِهِ تَابَعَهُ ...
الْعَقْدِيُّ وَذَهَبَ عَنْ
شُعْبَةَ وَ قَالَ وَ كَيْفَ
وَالشَّصْرُ وَابْنُ دَاوُدَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۴۷۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی،
ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے
والد نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
انھیں یمن بھیجا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات
کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ”البیت“ اور ”المزہ“ (سعید بن ابی بردہ نے بیان
کیا کہ) میں نے ابو بردہ (اپنے والد) سے پوچھا، البیت کیا چیز ہے؟ انھوں نے
بتایا کہ خمر سے تیار کی ہوئی شراب۔ اور المزہ، جو سے تیار کی ہوئی شراب، اس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔ اس کی
روایت جریر اور عبد الواحد نے شیبانی کے واسطے سے کی اور انھوں نے ابو بردہ
کے واسطے سے۔

۱۴۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کے دادا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا
عامل بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا، دشواریوں میں نہ ڈالنا، لوگوں کو خوش
اور راضی رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور طول دہنا، اور نہ دونوں آپس میں
مراافت رکھنا۔ اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہم اے
ملک میں جو سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام ”المزہ“ ہے۔ اور شہدے ایک
شراب تیار ہوتی ہے جو ”البیت“ کہلاتی ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہر نشہ آور (مخمر) حرام ہے۔ پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ
نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے بتایا
کہ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی اور اپنی سواری پر بھی!۔ اور میں حقوڑے حقوڑے
دھنکے کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میرا معمول یہ ہے
کہ (ابتداءً) شب میں، میں سو جاتا ہوں اور پھر بیدار ہو جاتا ہوں، اسی طرح میں اپنی نیند
پر بھی خواب کے لیے متوق ہوں جس طرح میدان پر (عبادت کرنے پر) خواب کی
مجھے توقع ہے۔ اور انھوں نے ایک خیر نصیب کر دیا، اور ایک دوسرے سے
لغات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے
لیے آئے، دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک یہودی ہے، پہلے خود اسلام لایا اور اب پھر توبہ کر گیا۔

معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے قتل کیے بغیر رہوں گا۔ اس روایت کی علت عقوی اور وہب شہید کے واسطے سے کی ان سے حدیث نے ان سے ان کے والدین ان کے دادا کے واسطے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اس کی روایت تیر بن عبد الحمید نے شیبانی کے واسطے سے کی انھوں نے ابو بردہ کے واسطے سے۔

۱۴۷۵۔ محمد بن عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عازن نے ان سے قیس بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے طارق بن شہاب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حججہ سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے وطن (میں) بھیجا پھر میں آیا حضور اکرم (مکہ کی) داؤی ابطح میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا، عبد اللہ بن قیس، اتم حج کا احرام باندھ لیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا دکھاتے احرام کس طرح کئے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ لوگوں کے ادا کئے ہیں اسے اللہ میں حاضر ہوں، اور جس طرح اُن حضورؐ نے احرام باندھا ہے میں نے اسی طرح باندھا ہے۔ دریافت فرمایا اتم اپنے ساتھ قرآنی کا جانور بھی لاتے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی جانور تو میں اپنے ساتھ نہیں لایا، فرمایا، پھر تم اپنے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مردہ کی سعی کرو، ان افعال کی ادائیگی کے بعد حلال ہو جانا۔ میں نے اسی طرح کیا اور بن قیس کی ایک خاتون نے میرے سر میں انگلی کیا۔ عرضی اللہ عنہ کے بعد خلافت تک ہم اسی طرح عمل کرتے رہے۔

۱۴۷۶۔ محمد بن جابر نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو، انھیں زکریا بن اسحاق نے، انھیں یحییٰ بن عبد اللہ صیفی نے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو جبر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (عامل بنا کر) بھیجے وقت انھیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب میں سے ہیں، اسی لیے جب تم ان کے بیان پہنچو تو انھیں اس کی دعوت دو کہ وہ کوئی دین کو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر اس میں دھڑکاری مان میں تو پھر انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدف بھی فرم کیا ہے، جو ان کے مالدار افراد سے لیا جائے گا۔ اور انھیں کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب یہ بھی مان جائیں تو پھر صدف رسول کرتے وقت، ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا اگر اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ رَوَاهُ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ -

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبَّةَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْبِيجَ بِلَالٍ بِطَيْمٍ فَقَالَ أَحْبَبْتُ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةٌ قُلْتُ قُلْتُ لَكَ يَا إِبْرَاهِيمَ كَاهِلًا لَكَ قَالَ فَهَلْ سَفَقَ مَعَكَ هَذَا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ قَالَ فَطَفَّ بِالْبَيْتِ وَاسْمِعْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَعَلْتُ حَتَّى مَشَطْتُ فِي امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ - وَ مَكُنَّا بِبَيْتِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمرُ:

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ رَوَاهُ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ -

طوعت، طاعت اور اطاعت ایک لغت ہے اسی سے طُغْتُ، طُغْتُ اور اَطَعْتُ مشتق ہے۔

۱۴۷۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے عمرو بن مہیون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ یمن پہنچے اور یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نمازیں آیت واتخذنا اللہ إبراہیم خلیلاً، کی قرأت کی تو ان میں سے ایک صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہو لی معاذ نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ان سے حبیب نے، ان سے سعید نے، ان سے عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نمازیں سورہ نساء پڑھی، جب اس آیت پر پہنچے ”وَإِتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا“ تو آیا۔ صاحب نے جو ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے کہا کہ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

۵۲۹۔ حجة الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن

ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۴۷۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شرح بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان حضو نے انھیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اذیت ملے تھے۔

۱۴۷۹۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسعود بن مخوف نے حدیث بیان کی، ان سے

۱۵۔ یعنی ابھی یمن کے لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نمازیں بات کرنے سے نماز خاسر ہو جاتی ہے۔ اس لیے انھوں نے نماز پڑھتے ہی میں جب ابراہیم علیہ السلام کا وصف قرآن مجید سے سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

الْمُظْلَمُونَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ طَوَعْتُ طَاعَتَهُ وَاطَاعَتُ لَعَنَ طِعْتُ وَطَعْتُ وَاطَعْتُ۔ ۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَادَمَ الْيَمَنَ مَتَى بِهِمُ الصَّبْرَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَحِبٌ مِّنَ الْعَرَبِ لَمَّا قَرَأَتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ زَادَ مَعَاذُ عَنْ مُثَنَّةٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ثَابِتٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مَعَاذًا فِي صَلَاةِ الصُّبْرِ سُورَةَ النَّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَأَتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ

إِبْرَاهِيمَ

باب ۵۲۹ بَعَثَ عَيْنُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ السَّيِّدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ مَعَاذًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا تَبِعَهُ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مَذْأُ صَبَبَ خَالِدٌ مِّنْ شَأْنٍ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَهُ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ خَبِيرًا عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رُوْمُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَخْضُوفٍ عَنْ

أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ
بِصَلَاتِي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَفَّ مِنْ مُصَلِّي يَقُولُ
بَلَسَا بِهِ مَا كَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَكْرَهُ فَمَنْ أَوْ حَقَّبَ
قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطْوَ فَمَهُمْ قَالَ
ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفِّ فَقَالَ إِنَّهُ
يَخْدُرُ مِنْ شَيْءٍ هَذَا أَتَوْمْ يَتَلَوْنَ كِتَابَ
اللَّهِ رُطْبًا لَا يُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ كَيْدُ قُذُنِ
مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا كَيْدُ قُذُنِ السَّهْمِ مِنَ الرَّقِيمَةِ
وَأُظْلِمَتْهُ قَالَ لَيْتَ آدَمَ كُنْهَمُ لَكَ فَتَلَمَّهَمُ
مَثَلُ شَمُودَ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْفَرُّوخِيُّ بْنُ إِدْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاؤُ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقْبِلَهُ عَلَى أَحْرَامِهِ زَادَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاؤُ قَالَ
جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِسَعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَهْلَ بَيْتِ أَبِي قَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْلِي وَأَمْلِكُ حَرَامًا كَمَا
أَنْتَ قَالَ وَأَهْلِي لَهُ عَلَى هَذَا

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّ ذَكَرَ
لِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَشَقَّ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ يَعْصَرَةَ وَحَبَّةٍ فَقَالَ
أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ
أَهْلَنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا خَدِمْنَا مِنْهُ قَالَ مَنْ
لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ
كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِي
فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا

نماز پڑھتا ہوں اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے
ایسے ہیں جو زبان سے اسلام و ایمان کا کلمہ کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں
ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں پڑا ہے کہ لوگوں
کے دل کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم پڑا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کر دوں
پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ چہرہ دوسری طرف کئے
ہوئے تھا، ان حضور نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلی گی جو
کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق
سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے
تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور میر خیل ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دود میں پڑا تو ان کا اس طرح استیصال کر دوں گا جیسا
قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

۱۲۸۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے نہ
عطاؤ نے بیان کیا اور ان سے جابر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
رضی اللہ عنہ سے مدح وہ یمن سے مکہ آتے، فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر اتاریں
محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے اس کا ذکر کیا ہے کہ ان سے عطاؤ نے بیان کیا کہ
جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو ان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، علیؑ! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟
عرض کی کہ جس طرح احرام آل حضور نے باندھا ہوا، فرمایا کھچ کر پانی کا جانا تو نہ بھیج
وہ اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ بیان کیا کہ علی رضی
اللہ عنہ نے ایک قربانی کا جانور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

۱۲۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن مفضل نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید طویل نے، ان سے بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ
حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر جب ہم مکہ آئے تو آل حضور نے فرمایا کہ جس کے
ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور عمرہ کے بعد حج کسے)
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی (قربانی) کا جانور تھا۔ پھر علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ یمن سے حج کا احرام باندھ کر آئے ان حضور نے ان سے دریافت فرمایا

کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری اہل (غافلہ رضی اللہ عنہا) بھی ہیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے یہی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آنحضرتؐ نے باندھا ہو، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو۔ کہیں نہ ہمارے ساتھ ہدی ہے۔

۵۳۔ غزوہ ذوالخلفہ۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں ایک بتکدہ تھا اور اس کے بت کا نام ذوالخلفہ تھا، اسے کعبہ مایمہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ذوالخلفہ کے وجود کا ذیت سے مجھے کوئی نہیں نجات دلائے؟ چنانچہ میں نے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ کوچ کیا، پھر ہم نے اس بت کدہ کو مسمار کر دیا اور اس میں ہم نے حسین کو پایا قتل کر دیا۔ پھر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے ہمارے اور قبیلہ احس کے لیے دعا کی۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلفہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ یہ ربت (قبیلہ ختم کے ایک بتکدہ کا تھا، اسے کعبہ بیانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا یہ سب شہسوار تھے میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہار، پس نے آپؐ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے یرات کہنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بتکدہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے اگر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور دیران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احس کے سواروں اور سپاہیوں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَهْلَكْتَ خَاتَمًا مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكْتَ مِمَّا أَهَلَ حِيَوَانِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاْمِسْكَ خَاتَمًا مَعَنَا هَذَا -

بَابُ ۵ غَزْوَةُ ذِي الْخَلْفَةِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْفَةِ وَالْكُعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكُعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ فَتَقَرَّرْتُ فِي بَانَتِهِ وَخُسَيْنٍ رَأَيْتُ فَكَسَرْنَا كَاهِدًا فَتَلَلْنَا مِنْ وَحْدَةٍ نَاعِنْدَ كَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبَرْتُهُ فَمَا عَالَتْ دَا حَسَنَ -

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ثَنِيٌّ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَتَمِ قَبِيلَةِ الْيَمَانِيَّةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خُسَيْنٍ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَدَا حَبْتٍ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبْتُ فِي مَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَ أَصَابِعِهِ فِي مَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا قَهْدِيًا فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَدَّ فِيمَا ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ ذَلِكَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حِثُّكَ حَتَّى تَذَكُّهُمْ كَمَا تَهْمُ جَمْلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْسَ وَرِجَالِهَا خُسَيْنَ

مَرَاتِبُ :

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَى خَيْبِي مِثْنُ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَأَنْطَلَقْتُ فِي حَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتَشَبُّهُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَكِيذَ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ شَيْبَتُهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا يَهْدِي بَنِيَّ فَإِنَّمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرْسٍ بَعْدُ - قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَنِيًّا بِالْبَيْنِ لِحَنَّتِهِمْ وَجَيْلَتُهُ فَيُرِى نَصِيبُ تَعْبُدُ يَقَالُ لَهُمُ الْكُفَّةُ قَالَ فَأَنَّا هَا فَخَرَّتْهَا بِالنَّارِ وَكُسْرُهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَبْرِ يُرِى السِّنَّ كَانَ بِهَا رَحْبٌ لَيْسَتْ قِيمُ بِالْأَسَدِ لَمْ يَقُولْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنَّمَا قَدَّرَ عَلَيْكَ ضَرْبَ عُنُقِكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَبْرٌ فَقَالَ لَشَكْرَتُهَا وَلَشَهَادَتِهَا لَأَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرْبَ عُنُقِكَ - قَالَ فَكُسْرُهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَبْرٌ رَحْبًا مِنْ أَحْمَسَ مِثْنَى أَبَا رُطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُشِيرُكَ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ نَعَشْتُكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تُشْرِكْتَنِي كَمَا كُنْتُهَا حَبْلٌ أَخْزَبُ - قَالَ فَبَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرَجَعَ إِلَى أَحْمَسَ

مَرَاتِبُ - :

باب ۵۳ - غزوة ذات السلاسل

وهي غزوة لخيم وحزام قاله إسماعيل

کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۱۳۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر دی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذوالخلصۃ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے، میں نے عرض کی کہ میں حکم کی تعمیل کروں گا، چنانچہ قبیذہ اُجس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے سوار تھے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس کے مستحق اہل حضورؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر مارا جس کا نشان میں نے اپنے سینے پر دیکھا، اور اہل حضورؐ نے دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا سوار بنا دے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پزیر بنا دے۔ بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں کبھی کسی گھوڑے سے نہیں گرایا گیا کہ ذوالخلصۃ ایک جنگجو (کابست) تھا، میں میں قبیذہ شتم اور سجدہ کا۔ اس میں بت تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی، اور اسے کعبہ بھی کہتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اسے آگ لگا دی اور منہدم کر دیا۔ بیان کیا کہ جب جریر رضی اللہ عنہ میں پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا، جو (مشرکین کے طریقے کے مطابق) تیروں سے خال نکالا کرتا تھا۔ اس سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد یہاں آگئے ہیں، اگر انھوں نے تمھیں بالیا تو تمھاری گردن ماریں گے۔ بیان کیا کہ ابھی وہ تیروں سے خال نکال ہی رہا تھا کہ جریر رضی اللہ عنہ وہ پہنچ گئے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ ابھی اسے نوڑ کر مرنے لگا، اَللّٰهُمَّ پڑھ لو، ورنہ میں تمھاری گردن ماریں گا۔ بیان کیا کہ اس شخص نے تیر وغیرہ نوڑ ڈالے اور کھدایاں کا اقرار کر لیا۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ نے قبیذہ جس کے ایک صحابی، ابورطاط نامی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپؐ کو خوشخبری سنانے کے لیے جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں آپؐ کی خدمت میں اس وقت تک نہیں چلا جب تک اس جنگجو کا خارش زدہ اونٹ کی طرح نہیں کر دیا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیذہ اُجس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۵۳۱۔ غزوة ذات السلاسل

یہ وہ غزوہ ہے جوقبائل خیم وحزام کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ابن اسحاق نے

نیز دیکھ کے واسطے اور انھوں نے عروہ کے واسطے کہ ذات السبکال
تباہل بلی، عذرہ اور ابن القین کو کہتے ہیں۔

۱۲۸۶۔ ہم سے احاق نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی
انھیں خالد جذاذ نے، انھیں ابو عثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن
عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ غزوہ سے واپس آکر امین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ فرمایا
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے والد میں نے پوچھا۔
اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس طرح آپ نے کئی اصحاب کے نام لیے اور میں خاموش
ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے بعد میں نہ آپ کر دیں۔

۵۳۲۔ جریر رضی اللہ عنہ کی من کو ردائیگی

۱۲۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ عسلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادریس
نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے اور ان سے
جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہیں سے واپسی میں مدینہ آنے کے لیے امین بحری
راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت میں کے دو افراد، ذکوان اور ذوعروس میری
طاقت ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر
ذوعروس نے کہا کہ اگر تمھارے صاحب یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی ہیں جن کا
تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گزر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی
مدینہ چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی
دے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور وہ لوگ اب
بھی خدائرس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے کہنا کہ ہم آئے تھے لیکن ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر
واپس جا رہے ہیں اور انشاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں میں واپس چلے گئے۔
پھر میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی باتوں کا اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں
اپنے ساتھ لائے کہیں نہیں؟ بہت دنوں بعد ذوعروس نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ جریر!
تمھارا مجھ پر احسان ہے اور انھیں میں ایک بات بناؤں گا کہ تم اہل عرب اس وقت
تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تمھارا طرز عمل یہ ہوگا کہ جب تمھارا کوئی
امیر وفات پا جائے تو تم راہمی صلاح و مشورہ سے اپنا کوئی دور امیر منتخب کر لیا

بْنِ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ
عُرْوَةَ هِيَ بَيْتُ بِلَاحٍ وَ عَدْنَةُ وَ بَنِي النَقِيبِ
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَلَى
جَبِيشَ ذَاتِ السَّلْسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ
قَالَ أَبُو هَارٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ
فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكْتُ هَنَاءً أَنْ يَجْعَلَ لِي
فِيهِ أَحَدٌ هِجَرًا ۝

۵۳۲۔ ذهاب جریر إلى الیمین

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَسَلِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
قَيْسِ بْنِ خَبْرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ
مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِذَا الْكَلَامِ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ
أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو وَلَكِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُونَ
أَمْرًا صَاحِبِي فَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَحَدُهُمْ مِنْدُ ثَلَاثِ دِ
أَقْبَلَا مِنِّي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفِيعٌ
لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ نِسَاءً لَنَا هُمْ فَقَالُوا أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ
أَبُو بَكْرٍ وَ النَّاسُ مَاجِلُونَ فَقَالَ أَخْبِرْ صَاحِبَكِ أَمَا
فَدَجِئْنَا وَ لَعَلَّنَا سَخَوْدُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ وَ رَجَعَا
إِلَى الْيَمَنِ فَ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا
جِئْتُمْ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو
عَمْرٍو يَا خَبْرُ إِنَّ بَيْتَ عَلِيٍّ كَرَامَةٌ وَ إِيَّايَ
مُخْبِرُكَ خَبْرًا أَتَكُمُ مَشْعَرُ الْعَرَبِ لَنْ تَذْأُلُوا
مَعِي مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكْتَ أَمِيرُ تَأْمُرْتُمْ
فِيهِ أَخْرَفًا إِذَا كُنْتَ بِالسَّيْفِ كَأَنْتُمْ أَمَلُوكَا

کر دے لیکن جب (مارت کے لیے) توازنک بات پہنچ جائے گی تو تمہارے امیر بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح غصہ نہ کرے گی اور انیس کی طرح راضی اور خوش ہو کر رہے گی۔

۵۳۳ - غزوہ سیف البحر

بر دستہ قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں تھا۔ امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۸۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے دسب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو افراد شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو ہتھیار کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی سے کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم کے قریب پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہوگا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب کھجور بالکل ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو بہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھا رہا دن تک کھاتا رہا بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی سیس کی دو ڈھال کھڑی کی گئیں اور ایک سواری کا وہ سمیت اس کے نیچے سے گزاری گئی وہ سواری نیچے سے گذر گئی اور ڈھالوں کو چھڑا تک نہیں۔

۱۲۸۹ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو یاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سوواروں کے ساتھ بھیجا اور بنا امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، تاکہ ہم قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں اس سفر میں (طبی سخت بھوک اور فائے کا سامنا کرنا پڑا۔ بیان تک نوبت پہنچی کہ ہم نے بھول کے پتے رخصت کھا کر وقت گزارا، اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الحنيط"۔

يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْضَى
الْمُلُوكَ

۵۳۳ غَزْوَةُ سَيْفِ الْبَحْرِ
وَهُمْ يَتْلَقُونَ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَ
أَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ دُهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ السَّاحِلِ وَأَمْرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجُوا وَكُنَّا بَعْضُ الطَّرِيقِ فَنَظَرْنَا زَادًا مَرَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَسَدٍ وَأَدِ الْجَيْشِ فَجَمَعَهُ فَكَانَ مِرْدَدًا نَسْرُفَكَانَ يَقُولُ تَنَا كَلًا نِيْمَ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى حَتَّى فَكَلَمْ يَكُنْ يَصِيْبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تَعْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَهَدْنَا فَقَدْ هَاجِنُ فَنِيْتُ ثُمَّ انْتَقَيْنَا إِلَى النَّجْرَانِ إِذْ أَحْوَتْ مِثْلُ الطَّلَبِ فَكُلْنَا مِنْهُ الْقَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِصَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِمْ فَصَبَّاهُمَا أَمْرًا بِرَاحِلَةٍ فَزَحْنَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَكَلَمْ نَصِيْبُهُمَا

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ التَّيْمِيُّ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَرَكِبَ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مَرَصِدًا عِيْرًا قُرَيْشٍ فَأَمَرْنَا بِالسَّاحِلِ بِصَفٍّ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا حَوْجٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ نَسِيًّا ذَلِكَ الْجَيْشُ حَيْثُ الْخَبْطُ فَأَنَعْنِي لَنَا الْبَحْرُ وَاجِبَةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ

بھی پڑ گیا پھر اتفاق سے محمدؐ نے ہمارے لیے ایک مچھلی ساحل پر پھینک دی، اس مچھلی کا نام غبر تھا ہم نے اس مچھلی کو پسندہ دن تک کھایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر لپٹے جسموں پر ملا۔ اس سے ہمارے بدن کی طاقت و قوت پھر بڑھ آئی بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کر دائی اور جو لشکر میں سے تھے شیعہ صحابی تھے انھیں اس کے نیچے سے گزرا یہ سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کر دی اور ایک شخص کو سواری پر سوار کر کے اس کے نیچے سے گزرا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لشکر کے ایک صاحب نے پیچھے تین اونٹ ڈبوئے پھر تین اونٹ ذبح کیے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ ذبح کیے تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انھیں روک دیا کہ چونکہ اگر سب اونٹ ذبح کر دیئے جاتے تو سفر میں دشواری پیش آتی، اور عرب بیان کرتے تھے، انھیں ابوصلح نے خبر دی کہ قبس بن سعد رضی اللہ عنہ نے روایں اس کے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی لشکر میں تھا جب عموک فاقہ تک فوجت پہنچی تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو۔ بیان کیا کہ میں نے ذبح کر دیا کہا کچھ بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو میں نے ذبح کیا، کچھ بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو میں نے ذبح کیا کہ اس مرتبہ مجھے (امیر لشکر کی طرف سے) ممانعت ہو گئی۔

۱۲۹۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے سہمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم "جیش الخطب" میں شریک تھے، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ پھر میں شہر فاقہ اور عموک سے گزرا پڑا، آخر محمدؐ نے ایک سیمری مرنے مچھلی باہر پھینکی کہ ہم نے وہی مچھلی نہیں دیکھی تھی اسے غبر کہتے تھے۔ وہ مچھلی ہم نے پسندہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کر دائی اور سواری کے نیچے سے گزرا گیا۔ (ابن جریج نے بیان کیا کہ) پھر مجھے ابوالزبیر نے خبر دی تھی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس مچھلی کو کھاؤ۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے تو ہم نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھیجی ہے، اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچی ہو تو مجھے بھی کھاؤ، چنانچہ ایک صاحب نے لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ نے تناول فرمایا۔

۵۳۳۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج

۱۲۹۱۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن جریج نے حدیث

قَالَ كُنَّا مِنْهُ نَصِيفَ شَهْرٍ وَآذَ هَذَا مِنْ وَدَّكَ
حَتَّى ثَابَتْ اِكْبَانَا اُحْسَا مَنَا فَاَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ
ضِلْعًا مِنْ اَضْلَاعِهِمْ فَنَضَبَهُ فَعَمِدَا إِلَى
اَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً
ضِلْعًا مِنْ اَضْلَاعِهِمْ فَنَضَبَهُ وَآخَذَ
رَجُلًا وَبَعِيدًا مَرَّةً تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ
وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ خَرَّ ثَلَاثَ
حَزَائِدَ - ثُمَّ خَرَّ ثَلَاثَ حَزَائِدَ - ثُمَّ
أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهَا وَكَانَ عُمَرُو
يَقُولُ اخْبَرْنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ
سَعْدٍ قَالَ لِإِبْنِهِ كُنْتُ فِي الْغَيْشِ فَجَاءُوا
قَالَ انْحَرُ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ كَمْ جَاءُوا
قَالَ اِخْرُ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ كَمْ جَاءُوا
قَالَ انْحَرُ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ كَمْ جَاءُوا
قَالَ اِخْرُ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ كَمْ جَاءُوا

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
جَرِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَزَّ وَفَاجِئِش الْخَبَطُ
وَأُمِرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَنَحْنُ جَاءُوا شَهْرًا
فَأَلْقَى الْبُخْرَ حَرْثًا مِثْلًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ
يَقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ
شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ
فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ
سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كَلُّوا فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَلُّوا إِنَّ قَا أَخْرَجَهُ اللَّهُ أَطْعَمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ
فَا تَا لَعَجْمُهُمْ فَأَكَلَهُ

یا ۵۳۳ حج آیہ تکبیر الناس فی سنتہ ۹ھ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا

بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا میرنا کر بھیجا تھا اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے چند صحابہؓ کے ساتھ قربانی کے دن (مئی میں) یا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک دہشت اللہ کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور وہ کوئی شخص بیت اللہ کا ظرف ننگے ہو کر کر سکے گا۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن عیث بیان کی، ان سے ابو اححاق نے، اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جس کا اکثر حصہ ایک ساتھ نازل ہوا وہ سورۃ برات ہے اور آخری سورۃ جس کا آخری حصہ نازل ہوا وہ سورۃ نساء کی یہ آیت ہے "لَا تَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ"۔

۵۳۵۔ بنی تمیم کا وفد

۱۴۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یوسف نے، ان سے صفوان بن محرز زانی نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند افراد (کا ایک وفد) بنا کر عیسیٰ بن عمر علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے، کچھ اور دیجئے بھی۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا پھر بنی کے چند افراد پر مشتمل ایک وفد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم قبول کرو، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ!

۵۳۶۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ غزوہ عبیدہ بن حصین بن حذیفہ

بن بدر رضی اللہ عنہ، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کی شاخ بنو العنبر کی طرف بھیجا تھا۔ آپ نے ان پر حمل کیا، ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قید کیا

۱۴۹۴۔ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قنقاع نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت رکھتا ہوں، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے تین اوصاف کے متعلق میں نے سنا

فَدِيْعٌ عَنِ الدَّهْرِيَّةِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْخُذْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ لِيُحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَرَأَى يَكُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سُرَيْلٌ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْرُجْ سُوْرَةَ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَدَاوَةً وَآخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةً سُوْرَةَ النَّبَاِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

باب ۵۳۵ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْحَرِثِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى نَفَرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبِلُوا النَّبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَبَشْرُنَا فَأَعْطَيْنَا فَرَدَّ فِي ذَلِكِ فِي رُجُوعِهِمْ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ وَقَالَ أَقْبِلُوا النَّبَشْرَى إِنْ لَمْ يَمْلِكْهَا صَبَوْا فَمَلِكْ قَالُوا أَفَدًا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

باب ۵۳۶ قَالَ ابْنُ اسْحَاقَ غَزَوْهُ عُبَيْدَةُ

بَنُ حَضْرَةَ بْنِ هَدَافَةَ بْنِ يَدْرِ بْنِ الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارُوا عَلَيْهِمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَزْرَةُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَدَا لَأَلِ أَحِبَّ بَنِي تَمِيمٍ كَجَدِّ ثَلَاثٍ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اُن حضورؐ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ بنو تمیم دجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت افراد ثابت ہوں گے، اور بنو تمیم کی ایک فیزی خاتون عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، اُن حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور ان کے یہاں سے صدقہ وصول ہو کر آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک قوم کا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ میری قوم کا صدقہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ لَهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ
أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ
عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ
وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكَانَتْ صَدَقَاتُكُمْ
فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ
أَوْ كُفْرِي :

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَيْثَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
عَنْ ابْنِ أَبِي هَكِيمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدِيمَ رَكْبٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَدَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبُدٍ بِنِ زُرَّارَةَ
قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِيرُ الْقُرَظِ بْنِ حَارِيسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَا أَمَرْتُ إِلَّا خِلَافِي قَالَ هُمُ
مَا أَرَدْتُ خِلَافِي فَتَمَارَيا حَتَّى انْفَقَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ لَيْلِيهِمَا الشَّيْطَانُ أَمَنُوا الْقَهْقَرُ
حَتَّى انْقَضَتْ :

باب ۵۳۷ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ
۱۲۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قُلْتُ
لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنْتُ فِي بَجْرَةَ
يَسْتَبْدِي بَنِيئُ فَأَشْرَبُهُ حُلُوةً فِي حَبْرٍ
إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَأَلَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطْلُ
أَلْحَبُوسَ تَحْشِيْتُ أَنْ أَتَنْصَحَهُ ، فَقَالَ تَدْرِي
وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَكَأَنَّ
الْمَدَائِحِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَ
بَيْنِكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مَثَرَةٍ وَإِنَّا لَا نَقْبَلُ
إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَرَمِ حَتَّى تَأْتِيَ بِحَمَلٍ مِنْ

۱۲۹۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے اور انھیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنو تمیم کے چند سوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کر دیجئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر منتخب فرما دیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھیں کبھی میرا مقصد صرف تمھاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور کوازد بید ہو گئی، اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یا ایہا الذین آمنوا لا تغتروا“ آخر آیت تک۔

۵۳۷۔ وفد عبد القیس

۱۲۹۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر عقدی نے خبر دی، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجبرہ نے کہیں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے، میں وہ میٹھی نبیذ انجور سے پیتا ہوں۔ (اس میں معمولی سا نشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے) چنانچہ اگر میں اسے زیادہ پی لوں، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھوں اور دین تک بیٹھا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں رسولؐ آئے اور اٹھانی پڑ جائے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تنبیذ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُن حضورؐ نے فرمایا: خوش آمدید اس قوم کے لیے جو رسولؐ کی خدمت میں اٹھانے بغیر آئی ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے (مدینہ کے) درمیان میں مشرکین مقرر کیے گئے ہیں۔ اس لیے ہم آپ کی خدمت میں صرف باحترام مہینوں میں ہی حاضر

أَخْبَرَنَا أَنَّكَ تُصَلِّيَنِيهَا وَقَدْ مَلَكْنَا أَنَّ الْبَيْتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَصُوبُ مَعَ عُمَرَ الثَّانِي عَنْهُمَا -
قَالَ كَرِيْبٌ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِمَا وَبَلَغَتْهُمَا مَا أُرْسَلُوْنِي
مَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبِرْهُمَا كَرْدُوْنِي
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْتَلِ مَا أُرْسَلُوْنِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي
نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا
فَأُرْسَلْتُ إِلَى الْخَادِمِ فَقُلْتُ قَوْنِي إِلَى جَنَاحِهِ
فَقَوْنِي - فَقَوْلُ أُمِّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَسْمَعْكَ
سَمِعْتُهُ عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فَأَذَاكَ تُصَلِّيَهُمَا
فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاَسْتَأْذِنِي ، فَفَعَلْتُ
الْحَابِسِيَّةُ فَاَسْتَأْذِنِي فَاَسْتَأْذِنْتُ
عَنْهُمَا مَعَهُمَا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ
سَأَلْتُ عَنْهُمَا الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ
أَتَانِي أَنَسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ
قَوْمِهِمْ فَتَخَلَّوْنِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
بَعْدَ الظُّهْرِ فَمِمَّا هَاكُنَا :

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ
أَبْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَيْنَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَانِي كُنْتُ
بِأُحْدَى ۵۳۸ وَفَدَّ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا شَائِبُ بْنُ كَالٍ

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَحْنُ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَلَا قَبْلَ نَحْنُ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا (ان کے دو خلافت میں) اگر کرب نے بیان کیا کہ پھر
میں ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا یا انشاء رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں نے ان حضرات
کو اگر اس کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
بھیجا، وہ باتیں پوچھنے کے لیے جو یا انشاء رضی اللہ عنہا سے انھوں نے پچھوائی تھیں۔
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ آپ عصر بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی
پھر میرے بیان کی تشریف لائے، میرے پاس اس وقت انصار کے قبیلہ بنو ترمذ کی
کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، یہ دیکھ کر میں نے غلام
کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کر دی کہ ان حضرات کے پہلو میں کھڑی ہو جانا
اور عرض کرنا کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے، یا رسول اللہ! میں نے تو آپ سے ہی سنا تھا اور
آپ نے عصر بعد ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا، لیکن آج میں خود آپ کو دو
رکعت پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر
بھیجے بٹ جانا، غلام نے میری ہدایت کے مطابق کیا اور ان حضرات نے ہاتھ سے
اشارہ کیا تو وہ بھیجے بٹ گئی، پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اسے سنت الی امیر!
عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ
عبد القیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے
ظہر کے بعد کی دو رکعتیں میں نہیں پڑھ سکتا تھا، یہ انھیں رکعتوں کی فقنا ہے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر عبد الملک

نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، یہ طہان کے صاحبزادے ہیں۔

ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسجد نبوی صلی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے پہلا تہجد جو ان کی مسجد عبد القیس میں

منعقد ہوا، بحرین کی ایک بستی ہے۔

۵۳۸۔ وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ

۱۵۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کی طرف

کچھ سواری بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرمدوں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن

لَمْ تَأْمَرْهُ بِأَنْ تَأْتِيَ فَدَعَاكَ بِسَارِيَةٍ مِنْ
سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي
خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ تَقَشُّبِي تَقَشُّدَ ذَا دِمٍ وَإِنْ
تُنْعَمُ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ
فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ نَحْدَ قَالَ
لَهُ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ
تُنْعَمُ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ
الْعَدُوِّ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي
مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَأُطْلِقَ إِلَى
مَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ
مَا كَانَ عَلَى الْوَدَنِ وَحَبُّهُ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنَ
وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ
إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دُونِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ،
وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَدَلٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَدَلِكَ
فَأَصْبَحَ بَدَلُكَ أَحَبَّ الْبَدَلِ إِلَيَّ وَإِنْ
خِيلَكَ أَخَذْتُ شَيْئًا وَأَنَا رِيْدُ الْعُسْرَةِ
فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَنَبَّأَ فَلَمَّا قَدِمَ
مَكَّةَ قَالَ لَهُ فَابْتَئِ صَبُوتَ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ
أَسْأَلُكَ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِطَّةٌ
حَتَّى يَأْتِيَ دُونََهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :-

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا فَوْحُ بْنُ جُبَيْرٍ

أَنَّ النَّبِيَّ كَوَّلَ لَاسَةَ أَوْ سَجْدَ نَبِيٍّ كَالْيَسْتَوْنَ سَ بَانْدَه دِيَا - حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انھوں نے
کہا، محمد! میرے پاس خبر ہے، (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو
ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان
کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کر دے گے جو احسان کرنے والے کا شکر ادا
کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کا مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر
سکتے ہیں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم دہل سے چلے آئے دوسرے دن آپ
نے پھر فرمایا، اب کیا خیال ہے ثمامہ! انھوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں
کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کیا
کرتا ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ
نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انھوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ
سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔
درستی کھول دی گئی تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر
کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا: "اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان
محمدًا رسول الله"، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)، اسے محمد خدا گواہ
ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مغفون مجھے نہیں تھا لیکن آج
آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین
آپ کے دین سے زیادہ مجھے مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھ سے
زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے
زیادہ مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ
کے سوا دل نے جب مجھے پکارتا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم
ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا
حکم دیا جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا اے دین ہو گئے، انھوں نے جواب
دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم، اب
تمہارے یہاں پیام سے گھول کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آسکتا جب
تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دے دیں۔ رضی اللہ عنہ،

۱۵۰۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی انھیں
عبد اللہ بن ابی حسین نے، انھیں نافع بن جبر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي حَسَدٌ مِمَّنْ بَعْدَهُ تَبِعْتُهُ
وَقَدْ مَعَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِمَّنْ قَوْمِهِ قَاتِلُ الْإِنْدِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ
بْنُ كَيْسٍ بَنِي شَمَّاسٍ وَفِي جَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلَةٍ
فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ كُنْتُ لِنَبِيِّ هَذِهِ الْقِطْعَةِ مَا
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ نَعُدَّ وَأَمَّا اللَّهُ فَبِكَذَاكَ وَلَنْ أَدْبُرَتْ
لِعَبْقَرِيَّتِكَ اللَّهُ وَفِي لَدَا الْإِنْدِ أَرَيْتُ فِيهِ مَا دَلَّ
وَهَذَا ثَابِتُ يُحِبُّكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَسَى الْإِنْدِ أَرَيْتُ فِيهِ مَا دَلَّ فَاجْتَبَى
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَبِيًّا أَنَا نَاحِرٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَاهْتَمَمْتُ
شَأْنَهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفُخَهُمَا
فَلَمَّا فَاذَلْتُهُمَا كُنْتُ ابْنَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا
الْعُسْبِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَةُ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ نَصْرَةَ شَاعِبُ الدَّرَاقِ
عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا أَنَا نَاحِرٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارِينَ
فَوَضَعْتُ فِي كَفِّي سِوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ أَعْلَى فَأَوْحَى
إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفُخَهُمَا فَذَهَبَا فَأَذَلْتُهُمَا
أَنَّكَ ابْنَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ
الْمَسِيلَةِ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ
ابْنَ مَهْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَحَابَةَ الْعَطَارِدِيَّ
يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَادَّادَ وَحَدَّثَنَا حَجَرًا

عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلہ کذاب آیا، اس دعوے کے
ساتھ کہ اگر مجھ کو اپنے بعد اپنا نائب و خلیفہ سنا دیں تو میں ان کی اتباع کروں
اس کے ساتھ اس کی قوم (جو عینہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ اس حضورؐ اس کی قوم
تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے
آپ کے ہاتھ کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسیلہ اپنی فوج کے ساتھ بڑا ڈکٹے
ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ
ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے اس فیصلے سے
آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے، تم نے اگر یہی
اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کر دے گا، میرا تو خیال ہے
کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت
دیے گئے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ ”مسیلہ تو
خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، تو اب وہی وہی اللہ
عز و جل نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سوچا ہوا تھا کہ میں
نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹے دیکھے، مجھے انھیں دیکھ کر ڈر اور سچ ہوا پھر
خواب میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں انھیں چھو نہ دوں، چنانچہ میں نے انھیں چھو نہ
تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو چھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک
اسود عسی تھا اور دوسرا مسیلہ کذاب۔

۱۵۰۲۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خواب میں میرے
پاس زمین کے نزلانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹے رکھ
دیئے گئے، یہ مجھ پر طریشان گزارا، اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انھیں چھو نہ
دوں۔ میں نے چھو نہ تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو چھوٹوں سے لی جن کے
درمیان میں میں ہوں یعنی صاحب صنعاء (اسود عسی) اور صاحب یمامہ
(مسیلہ کذاب)

۱۵۰۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مہدی بن حمیر
سے سنا، کہا کہ میں نے ابوجار عطار دی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ
ہم پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا تو ہمیں کی ہم

لو چاکر رہے ہوتے تو اس سے چھینک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر جمع کر لیتے اور بکری لاکر اس پر دوہتے اور اس کے گرد چکر لگاتے۔ پھر حرب کا مہینہ آجاتا تو ہم کہتے کہ یہ مہینہ نیزول کو دور رکھنے کا ہے، چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیرے ہوتے ہم حرب کے مہینے میں انھیں اپنے سے دور رکھتے اور انھیں کسی طرف چھینک دیتے۔ اور میں نے ابوجہاد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اڑھائی کڑا کرتا تھا۔ پھر حرب ہم نے آپ کی دفترش پر چڑھائی اور بیچ مکہ کی خبر سنی تو آگ میں جا کر ہم نے پناہ لے لی، یعنی مسیلہ کذاب کے یہاں۔

۵۳۹۔ اسود غسانی کا واقعہ

هُوَ أَخْبَرَنَا مِنْهُ الْفَيَّانَةُ وَاحِدَةً نَا الْأَخِيرَةَ فَإِذَا لَحْدَ عَجَبًا حَجَرًا جَمْعًا حَبْوَةً مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ حَبْنًا بِالْمَنَاءِ فَحَلَبْنَا لَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ ظَفَانِيهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْأَسْبَةِ فَلَا مَنَافَ رُفْحَانِيهِ حَبْوَةً فَإِذَا نَزَعْنَا لَهُ وَ الْفَيَّانَةُ شَهْرُ رَجَبٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا رَحْبَاءَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَا مَا أَدْعَى إِلَيْهِ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِحَرْبِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳۹ قصۃ الاسود الغسانی

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَزَنَدِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ أَهْبِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ نَجِيحٍ وَكَانَ فِي مَوْجِعٍ أَخْرَأَ سَمْعَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ لَبَعْنَا أَنْ مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ فَدَامَ الْمَدِينَةُ فَتَزَلَّ فِي دَارِ بَيْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بَيْتُ الْحَارِثِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ وَهَبٍ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَكَةَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَسَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْنِبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَلَكَمَهُ فَقَالَ لَهُ مَسِيلَةُ إِذْ شَدَّتْ حَلَبَتِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ فَجَعَلَتْ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَا لِي هَذَا الْفَضْنِبُ مَا أَعْطَيْتُكَ وَإِنِّي لَأَرَاكَ السَّيِّئَ أَرَيْتَ فَبَيْنَ مَا أَرَيْتَ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ سَمِعْتُ عَمِّي فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن محمد حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن عبیدہ ابن نشیط نے، دوسرے موقوف پر (ابن عبیدہ) کے نام کی تفریق ہے یعنی عبداللہ۔ اور ان سے عبداللہ بن عبداللہ بن علی نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہے کہ حرب مسیلہ کذاب مدینہ آیا تو بنت حارث کے گھر اس نے قیام کیا، کیونکہ بنت حارث بن کزیز اس کی بیوی تھی۔ یہی عبداللہ بن عامر کی اولاد کی بھی مال ہے۔ پھر حضور اکرم اس کے بیان تشریف لائے (تبلیغ کے لیے) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، ثابت رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کے نام سے مشہور تھے حضور اکرم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آل حضور اس کے پاس آکر ٹھہر گئے اور اس سے گفتگو کی، مسیلہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہمارے اور نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں اور اپنے بعد میں اسے سوئپ دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے ریچھڑی مانگو گے تو میں انھیں یہ بھی نہیں دے سکتا میرا خیال تو یہ ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں اور میری طرف سے تمہاری باتوں کا جواب یہی دیں گے پھر آل حضور واپس تشریف لائے۔ عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ نے کیا تھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں پر سونے کے دو مسکن

دکھ دیتے گئے ہیں اس سے بہت گھرا ہوا اور ان کنگڑوں سے مجھے تشویش ہوئی، پھر مجھے حکم ہوا اور میں نے انھیں چھونک دیا تو یہ دونوں کنگڑے اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو خردج کرنے والے ہیں، عبد اللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسود عسلی تھا جسے فیروز نے مین میں قتل کیا اور دوسرا مسیلہ کذاب تھا۔

۵۴۰۔ اہل بخران کا واقعہ

۱۵۰۵۔ مجھ سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے اسلم نے ان سے ابواسحاق نے ان سے مسلم بن زفر نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخران کے دوسرا راقب اور سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مبارک کرنے کے لیے آئے تھے لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم، اگر نبی ہوئے اور پھر بھی تم نے ان سے مبارک کیا تو ہم سب پتھریں گے اور تمہارے بعد ہماری تسلیں۔ پھر ان دونوں نے اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہے، ہم اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہیں، آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجیے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور رہنا چاہیے۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا صحابہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے منظر تھے۔ اہل حضور نے فرمایا۔ ابو عبیدہ بن الجراح، اٹھو جب وہ کھڑے ہوئے تو اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

۱۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق سے سنا، انھوں نے مسلم بن زفر سے اور ان سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل بخران، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آدمی بھیجیے، اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا صحابہ منظر تھے، آخر اہل حضور نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۱۵۰۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت

ذکر فقال ابن عباس ذکر لي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نبينا انا نأثمهم ارضيت الله وضع في نبت سواران من ذهب ففطعتهمما ذكرهمما فاذن لي فنفختهمما ففطنا فاذن لهمما كذا ابن جبرحان فقال عبد الله احدهما العسلي الذي قتله فيروز باليمن والاخر مسيلمة الكذاب

باب ۵ قصۃ اهل بخران

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبًا بَخْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يُبَدِّعَ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ كَمَا تَفْعَلُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَمَلًا لَكَ فَفَطَخَ عَنْهُمَا وَكَادَ عَقِبُهُمَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نَعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَا بَعْثُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقًّا أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ بَدَّيَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ أُمَّةٌ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلَ بَخْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بَعْثُ لَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقًّا أَمِينٍ فَا سْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَهَذِهِ

الْمَدَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ :

کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

۵۴۱۔ عمان و بحرین کا واقعہ

باب ۵۳۱ خُصَّةُ عَمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسْكَدِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا حَمَاءَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ أَعْطَيْتُكُمْ هَذَا وَهَذَا أَثَلًا ثَانًا فَلَمَّا يَفْتَدُمُ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي سُبَيْرٍ أَمَرَهُمْ بِمَا دَاوَى مَنْ كَانَ لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنًا أَوْ عِدَّةً فَلَمَّا بَدَأْتُ قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا سُبَيْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ حَمَاءَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكُمْ هَذَا وَهَذَا أَثَلًا ثَانًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا بَدَأْتُ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَكَمْ تُعْطِينِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَكَمْ تُعْطِينِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَكَمْ تُعْطِينِي فَأَمَّا أَنْ تُعْطِينِي دَامًا أَنْ تُبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتُ تُبْخَلُ عَنِّي دَامًا دَامًا أَوْ أَمِنْ الْبُخْلِ ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَتَاعٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُلَيْيٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُ فَقَالَ لِي أَبُو سُبَيْرٍ عَدَا هَا فَعَدَا وَهَذَا فَوَحَلَ تَهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ :

باب ۵۳۲ قُدُورُ الرَّاشِعِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُمْ مَوْتِي وَأَنَا مِنْهُمْ

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَرْثُ

۱۵۰۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابن المسکد نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا، اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا لیکن بحرین سے جس وقت مال آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہو چکی تھی، اس لیے وہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اعلان کر دیا کہ اگر کسی کا حضور اکرم پر فرض یا کسی سے حضور اکرم کا کوئی وعدہ ہو تو وہ میرے پاس آئے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان کے یہاں گیا اور انھیں بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق کہا لیکن انھوں نے اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا میں پھر ان کے یہاں گیا، لیکن اس مرتبہ بھی انھوں نے مال دیا میں تیسری مرتبہ گیا۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے مال دیا۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک مرتبہ آیا، آپ نے نہیں دیا، پھر باور آپ نے نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا ہوں اور آپ اس مرتبہ بھی مال دے دیں، اگر آپ کو مجھے دینا ہے تو دے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے کہا ہے کہ میرے معاملے میں بخل کرو، بھلا بخل سے بڑھ کر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے تب میں نے انھوں نے یہ جملہ دہرایا، اور کہا میں نے تمہیں جب بھی ملا تو میرا راز دہی تھا کہ تمہیں ہر حال دینا ہے۔ اور عروسے روایت ہے ان سے محمد بن علی نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے گن لو میں نے گنا تو پانچ سو تھا فرمایا کہ دو مرتبہ اتنا ہی اور لے لو۔

۵۴۲۔ قبیلہ اشعر اولیٰ میں کی آمد

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا

کہ اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ نے کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو ہم (ابتداء میں) بہت دنوں تک یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما اہل بیت سے ہیں، کیونکہ یہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کثرت آیا جایا کرتے تھے اور ہر وقت ان حضور کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد السلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے ان سے ابو ظاہر بنے اور ان سے تہم نے بیان کیا کہ ابن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ (کوڑے امیر بن کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) آئے تو اس قبیلہ حرم کا انھوں نے بہت اعزاز کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے حاضرین میں ایک اور صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انھیں کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا کہ جب سے میں نے مرغیوں کو کچھ (گندے) چیزیں کھاتے دیکھا ہے اسی وقت سے مجھے اس کے گوشت سے گھن آئے گی ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ ان صاحب نے کہا لیکن میں نے اس کا گوشت دکھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم آؤ جاؤ، میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے (غزوہ تبوک کے لیے)۔ آل حضور نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری کا برکی، ہم نے پھر آپ سے مانگا تو آپ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ لوٹ آئے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دینے جانے کا حکم عنایت فرمایا جب ہم نے انھیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، آل حضور اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں دیں گے اور پھر آپ نے عنایت فرمائے ہیں۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھیک ہے لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے سوا دوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

۱۵۱۱۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محرزہ جامع بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن محرزہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنْ الْيَمَنِ فَكُنَّا جِيئًا مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَ أُمَّةً إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كُنْتُمْ دُخُولِهِمْ وَلَزْدُ مِهْرَلَهُ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اسْلَام عَنْ ابْنِ ابِي شَرَبَةَ عَنْ نَهْدَام قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْزَمَ هَذَا الْخَمُّ مِنْ جَدِيمٍ وَأَنَا لِحُلُوسٍ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَعَدَّى وَجَاجًا وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَا إِلَى الْعَدَا وَقَالَ إِيَّيْكَ يَا كُلُّ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِيَّيْكَ لَأَنْتَ الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّهُ فَقَالَ إِيَّيْكَ حَلَفْتُ لَأَكُلَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَخِيكَ عَنْ يَمِينِكَ إِنَّا أَتَيْنَا الشَّيْبَةَ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُفِّرْنَا مِنَ الشَّعَرِيَيْنِ فَاسْتَحْمَلْنَا مَا جَاءَنَا أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَا فَخَفْتُ أَنْ مَلَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْبَى بِهَيْبِ ابْنِ فَا مَرَلْنَا بِخَيْسِ ذُوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا ثُنْنَا تَغَفَّلْنَا الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَمْ نَقْلَعْ نَعْدَ هَا أَبَدًا فَاتَيْنَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَمْ نَحْمِلْنَا وَ قَدْ حَمَلْنَا قَالَ أَحِلْ وَ لَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَذَى عَيْدَ هَا خَيْرًا مِنْهَا رَشَا أَكَلْتُ الشَّيْءَ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَصَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْرُذَةَ جَابِعُ بْنُ شَدَادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَرَّزٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبوتہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، اے نبوتہم بشارت قبول کرو انہوں نے کہا کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو کچھ عنایت بھی فرمائیے۔ اس پر آل حضورؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر مین کے کچھ لوگ آئے، ان حضروؑ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نبوتہم نے بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی یا رسول اللہ!

۱۵۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان تو اچھوڑے اور آپؐ نے اپنے اٹھ سے مین کی طرف اشارہ کیا۔ اور بے رحمی اور سخت دلی اورٹ کی دم کے پیچھے پیچھے رہنے والوں میں سے ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں (یعنی مشرق)، قید رہو اور مضری۔

۱۵۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب، نرم دل ہوتے ہیں، ایمان میں کاہے اور حکمت بھی میں کی ہے اور غرور و تکبر اورٹ والوں میں ہوتا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے اور غرور نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انہوں نے ذکوان سے سنا، انہوں نے ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے ثورابن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان یمن کا ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کے سید نکلتے ہیں۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابوالانزاد نے حدیث بیان کی، ان سے عرج نے اور ان سے ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، نرم دل، رقیق القلب سمجھو مین کی ہے اور حکمت یمن کی ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے عمران نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجزہ نے، ان سے عمار نے، ان سے ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

عمران بن حصین قال جاءت بنو تميم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي نعيم قالوا اما اذ نبشرتنا ما عطينا فنعقد وحيه رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءنا ناس من اهل اليمن فقالوا النبي صلى الله عليه وسلم اقبلوا النبشري اذ لكم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَبْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذين يمانهمنا وآثار يبيده إلى اليمن والنجباء وغلط القلوب في الفتنة الذين عندنا أصول أذئاب النبل من حيث يطعم قرن الشيطان ربيعة ومضر

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقَى أَفْئِدَةً وَالْيَمَنُ قُلُوبُ الْيَمَانِ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَضْرُ وَالْخِلَاصَةُ فِي أَهْمَابِ الْيَمِيلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَمَانُ يَمَانٌ وَالْفِتْنَةُ هَهُنَا، هَهُنَا بَطَطْعُ قَرْنِ الشَّيْطَانِ

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقَى أَفْئِدَةً أَفْئِدَةُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ

اپس بیٹھ ہوئے تھے۔ اتنے میں باب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا، ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لیے کہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور! اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علقمہ! تم پڑھو، زید بن حدریہ زید بن حدریہ کے بھائی بولے آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لیے فرماتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث سن دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر میں نے سورہ مہریم کی پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رائے ہے؟ جناب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہت خوب پڑھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حوایت بھی میں جس طرح پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتا ہوں۔ پھر آپ جناب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے فرمایا، کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی پھینک دی جائے۔ جناب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار دی۔ اس کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

۵۴۳۔ قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

کا واقعہ

۱۵۱۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس نوتاہ ہوا۔ نافرمانی اور انکار کیا (اللہ کے حکم سے) آپ اللہ سے ان کے لیے بد دعا کیجئے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہریت دے اور انھیں بیان پہنچا دے۔

۱۵۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونے کے لیے چلا تو راستے میں، میں نے پرشہر پڑھا (ترجمہ) اے رات! تو نے اپنی ولایتی اور مسافت کے باوجود مجھے علاقر کفر سے نجات تو دی۔

فَجَاءَ خَبَابٌ فَقَالَ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيَسْطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَأُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَوِ شِئْتَ أَمَرْتَ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَحَبُّ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدْرَةَ يَبْنِي أَخُو بِنِ يَدِ بْنِ حُدْرَةَ تَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَكِنْ بَأَقْرَبْنَا قَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ ذَقُوا مِنْهُ فَقَرَأَتْ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ فَمَا أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهُوَ يَقْرَأُ لَا شُعْبَةَ انْتَفَتَ إِلَى خَبَابٍ وَعَلَيْهِ خَاشَعَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَكْثَرُ مَا يَنْ لِهَذَا الْخَاشِعِ أَنْ يُلْفَى قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى تَعْدِ الْيَوْمِ فَالْفَاةُ رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ۔

باب ۵۴۳ قِصَّةُ دَوْسٍ وَالتُّفَيْلِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ دَسِيٍّ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ التُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَمَتْ وَابْنُ قَادِمٍ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِمْ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ فِي الطَّرِيقِ يَا نَسِيلَةَ مِنْ مَوْلَاهَا وَعَنَاهَا عَلَى أَهْلِهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ فَجَبَّتْ

اور میرا غلام بھاگ گیا تھا۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔ ابھی آپ کے پاس میں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، ابوہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام! میں نے کہا، وہ لو جو اللہ ہے، میں نے اسے آزاد کر دیا۔

۵۴۴۔ قبیڈے کے وفد اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

۱۵۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن امیال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے دو خلافت میں) ایک وفد کی صورت میں آئے۔ آپ ایک ایک شخص کو نام لے کر بلاتے جاتے تھے میں نے آپ سے کہا، کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا، تمہیں بھی نہیں پہچانوں گا، تم اس وقت اسلام لائے تھے جب یرسب کفر پر قائم تھے، تم نے اس وقت توحید کی جب یرسب اعراض کر رہے تھے، اس وقت وفا کی جب یرسب غدر کر رہے تھے اور اس وقت پہچانا جب ان سب نے انکار کیا تھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب مجھے کوئی پروا نہیں۔

وَأَبَتْ عَلَدَمٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا دَبَمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيَّنَا أَنَا عِنْدَكَ إِذَا هَلُمُ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ يُوَجِّدُ اللَّهُ فَأَعْتَقْتُهُ

باب ۵۴۴ قِصَّةُ وَفْدِ طَيْيٍّ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَمِيَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَحْبَدَ وَيُسَبِّحُهُمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى اسَلَّمْتُ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ إِذَا دَبَرُوا وَفَيْتُ إِذَا غَدَرُوا وَعَرَفْتُ إِذَا أَسْلَمُوا فَقَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِذَا دَبَرُوا

الحمد لله تفہیم النبیاری کا ستر ہواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اٹھارواں پارہ

باب ۵۵ حَجَّةُ الْوُدَّاعِ +

۵۴۵۔ حجۃ الوداع +

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
هَذِي فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ
حَقَّ عَجَلٍ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَامَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا
خَائِضٌ وَلَوْ أَطُفَ بِالنَّبِيتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمُدَّةِ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ الْقَضَى رَأْسِي وَامْتِصِطِي وَاهْجِي بِالْحَجِّ وَ
دَعِي الْعُمْرَةَ فَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ
هَذِهِ مَكَانٌ عُمَرُكَ قَالَتُ قَطَاعَاتِ الَّذِينَ أَهْلُوا
بِالْعُمْرَةِ بِالنَّبِيتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمُدَّةِ ثُمَّ حَلُّوا
ثُمَّ حَلُّوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى
وَأَمَّا الَّذِينَ يَجْمَعُونَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا حَلُّوا
طَوَافًا وَاحِدًا +

۱۵۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے امدان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہری ہو اسے پابندی کے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور جب تک دونوں کے افعال ادا نہ کر لے احرام سے نہ نکلے۔ پھر میں آپ کے ساتھ جب مکہ آئی تو میں حائفہ ہو گئی۔ اس لیے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی امد نہ صفا و مدوہ کی سہی۔ میں نے اس کی شکایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ سرکھول لٹاؤ اور لنگھا کر لو۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج ادا کر چکے تو آنحضرتؐ نے مجھے دیرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم سے (عمرہ کرنے کے لیے) بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کی قضا ہے جو تم نے چھوڑ دیا تھا، بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مدوہ کی سہی کے بعد حلال ہو گئے۔ پھر منی سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (حج کا) کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا +

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ طَافَ بِالنَّبِيتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مَنْ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ يَحْلُوهَا إِلَى النَّبِيتِ الْغَنِيِّ - وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ

۱۵۲۱۔ مجھ سے عمرو بن عفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ عطاء سے عطا نے حدیث بیان کی امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہو سکتا ہے (ابن جریج نے کہا) میں نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیا فرمایا، انھوں نے

كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ بِيَّانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ
قُلْتُ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرُوفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُرَاهُ قَبْلُ دَعْبُ +

تایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فَلَمَّا جَاءَ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" سے، اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وجہ سے جو آپ نے اپنے اصحاب کے
حجۃ الوداع میں احرام کھول دیجے کے لیے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو
وقوف عرفہ کے بعد کے لیے ہے۔ انھوں نے بیان کیا، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے دوقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں کے لیے
سمجھتے تھے +

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَّانُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ
فَقَالَ أَجَبْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلْتُ قُلْتُ
كَبَيْتُ يَاهَلَالُ كَاهَلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَالْبَقْعَ وَالْمَرْوَةَ نَحْوَ
حِجْلٍ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَالْبَقْعَ وَالْمَرْوَةَ وَآتَيْتُ
امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَكَلَّمْتُ دَارِجِي +

۱۵۲۲۔ مجھ سے بیان نے حدیث بیان کی + ان سے نضر نے حدیث بیان
کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قیس نے بیان کیا، انھوں نے طارق
سے سنا اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ دادی
بطحاء میں قیام کیے ہوئے تھے حضور اکرم نے دریافت فرمایا تم نے حج
کا احرام باندھا یا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! دریافت فرمایا احرام کس طرح
باندھا ہے؟ عرض کی اس طرح! لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی میں بھی اسی طرح احرام باندھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
باندھا ہیں! حضور نے فرمایا پہلے (عمرہ کے لیے) بیت اللہ کا طواف کرو۔ پھر صفا اور مردہ کی سعی اور حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف
اور صفا اور مردہ کی سعی کے قبیلہ قیس کی ایک خاتون کے یہاں آیا اور انھوں نے میرے سرے جو میں نکالیں +

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا
أَبُو عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أَوْدَةَ بْنَ حَنْظَلَةَ لَمَّا حَجَّ حَجَّةَ الْوَدَّاعِ فَقَالَتْ
حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ كَبَدْتُ دَارِجِي وَقُلْتُ
هَدَيْتِي فَلَسْتُ أَجِلُ حَتَّى أَنْتَحِرَ هَدِيحَ +

۱۵۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن عیاض
نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے
انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے
موقع پر اپنی ازواج کو حکم دیا کہ (عمرہ کے اخلاص ادا کرنے کے بعد) حلال
ہو جائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (یا رسول اللہ!) پھر آپ کیوں
نہیں حلال ہوتے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو
جمایا ہے اور اپنی ہری کوتاہی پہنا دیا ہے اس لیے میں جب تک ہری کی قربانی نہ کروں حلال نہیں ہو سکتا +

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْأَوْدَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ
يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَشَمٍ اسْتَفْتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ وَ
الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے داود بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، اور
مجھ سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوداعی نے حدیث بیان کی
کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سیمان بن یسار نے اور انھیں
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ خشم کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فضل بن عباس

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَرِيْمَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ
أَذْرَكْتُ ابْنِي يَتِيْمًا لَيْسَ لِي بِهِ وَلِيٌّ وَلَا يَسْتَلِيْعُهُ أَنْ يَسْتَوِي عَلَى
الشَّجَرَةِ قَهْلٌ يَقْضِي أَنْ أَحْجَرَ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ
بُرْهَانَ كَيْ وَجْهَ سَوَارِي بِرْمُجِي سِيدِمْ نِسِيْمْ مِيْجِيْ سَكْتِيْ، تَوَكِيْمِيْ اِيْن كِيْ طَرَفْ سِيْ جِيْ اِدَا كِيْ سَكْتِيْ هُوِيْ۔ اِيْپْ نِيْ
فِرَاكِ اِيْن!۔

۱۵۲۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سرسج بن نعمان نے
حدیث بیان کی ان سے فیح نے حدیث بیان کی ان سے تافع نے اور ان سے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نفع کہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آپ کی سواری پر بیٹھے اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے
اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آخر آپ نے
بیت اللہ کے پاس اپنی سواری بٹھادی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ
اب کنبی لاؤ۔ وہ کنبی لائے اور دروازہ کھولا۔ آنحضور اندر داخل ہوئے
تو آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر گئے پھر دروازہ
اندر سے بند کر لیا اور دیر تک اندر ہی رہے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو
لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے
لگے۔ میں سب سے آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ دروازے
کے پیچھے کھڑے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ آگے کے ان دوستوں کے درمیان آپ
نے نماز ادا کی تھی۔ بیت اللہ میں چھ سون تھے دو قطاروں میں اور آنحضور نے
آگے کی قطار کے دوستوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ بیت اللہ کا دروازہ آپ کی
پشت پر تھا۔ اور چہرہ مبارک اس طرف تھا حدھر دروازے سے اندر چلنے
سوئے چہرہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اور دروازے کے درمیان زمین ہلکا کا فاصلہ
تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی، جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ التُّعْمَانِ
حَدَّثَنَا نُبَيْعٌ عَنْ تَارِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرَوِّفٌ
أُسَامَةُ عَلَى الْقَصَا وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ
حَتَّى آتَا عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ يُعْثَمَانُ ابْنَتَا بِالْمِفْتَاحِ
فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوا
عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ هَا رَاطِلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَأَ
الْعَامِسُ التَّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِّنْ
دَوَا الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعُودَيْنِ الْمُفْتَدَيْنِ
وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتْرَةٍ أَعْيَدَةً سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ
الْعُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُفْتَدِمِ وَدَجَلَ بَابُ الْبَيْتِ
تَحْتَ طَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ
حِينَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ ذَيْنِ الْحِدَايَةِ قَالَ وَلَيْسَتْ
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ
مَعْرَةً حَبْرًا

نہایت نفیس اعلیٰ درجے کا سرخ پتھر چڑا ہوا تھا۔

۱۵۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زہیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث
بیان کی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خبر دی کہ آنحضور کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے
موقع پر حائفہ ہو گئی تھیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الْزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بَذَتْ حَبِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَةً فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ

موقع پر جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر فرمایا میرے بعد کا قرظ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۵۳۰۔ مجھے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زناہ اپنی اصل بیست پر آگیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) جب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں دیکھ ہی ہے، پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پس تمہارا خون اور تمہارا مال، محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے

اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم کراچی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو جہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن میر بن جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سچ فرمایا پھر انھوں نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ نے دہرہ یہ جملہ فرمایا :

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۱۵۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری

تَحْتَهُ الْوُدَّاعِ لِيَجْزِيَوا اسْتَنْصِبَ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِائِصَ يَنْصُرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۝ ۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُمَوَّلِيَّاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَرَجَبٌ مَهْرُ الذِّبْيِ بَيْنَ جَمَادَى وَسَعْيَانَ أَيْ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ بَلَدَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبِلَدَةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ يَوْمَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْبَبُهُ قَالَ دَاغِمَا صُكُوكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا أَيْ بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَسَبِّحُوا لَهُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي صُلَا لَا تَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُسَلِّحَ الشَّاهِدُ الْقَارِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مِنْ يَتْلُوهُ أَنْ يَكُونَ أَدْنَى لَهُ مِنْ بَعْدٍ مِنْ سَمْعَةٍ كَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ مَدَنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ۝

نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی آیت؟ انھوں نے کہا ”الیدوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی“ آج میں تم پر اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خراب معلوم ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفہ میں کھڑے تھے۔

۱۵۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رج کے لیے نکلے تو کچھ لوگ ہم میں سے عروہ کا احرام باندھ ہوئے تھے، کچھ رج کار اور کچھ عروہ اور رج دونوں کا۔ حضور اکرمؐ نے بھی رج کا احرام باندھا تھا۔ جو لوگ رج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے رج اور عروہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یومِ نحر میں حلال ہوئے تھے۔

۱۵۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی اور انھوں نے اپنی روایت اس تفریع کے ساتھ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کے لیے ہم نکلے، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

۱۵۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، آپ سعد کے صاحبزادے ہیں، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے من میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، وارث تنہا میری لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی ادھا کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر تہائی کر دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو صاحب مال چھوڑ کر باؤ تو یہ اس سے

اَشْرَيْتُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَا سَامِعًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ فَبَيْنَا لَا نَخْذُ نَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اٰیَةُ اِیْسَیَ فَقَالُوْا الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّى مَكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَعِيَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَقْبَتْ بِعَرَفَةَ ۝

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجَةٍ وَهُمْ رَجَوْا وَ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَّةِ فَمَا مَنَّا مِنْ أَهْلِ بِالْحَجَّةِ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَوْلُهُ ۝

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى دَاثًا وَ مَا لِي وَ لَا تَبْرِيْنِي اِلَّا ابْنَةً لِّي دَاخِلَةً اَفَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مَّالِي قَالَ لَا قُلْتُ اَفَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَا لَشَيْءٍ قَالَ وَ اَنْتَ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرُوْا تَخَلُّقَ اَحْيَاءٍ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُوْنَ النَّاسَ وَ لَسْتُ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ

بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑا اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود رہی تو تمہیں اس پر اجر ملے گا۔ اس فقرہ پر بھی تمہیں اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (دیجاری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جا سکوں گا؟ فرمایا اگر تم نہیں جا سکتے تب بھی اگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوئی عمل کرو تو تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان! (اللہ! میرے ساتھیوں (صحابہ) کی ہجرت کو کامل فرما دے اور انھیں پیچھے نہ رہنا لیکن محتاج و ضرورت مند تو سعد بن خولہ ہیں (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ هِزْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَائِجِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ تَائِجِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَامَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى يَسِيرَ عَلَى حِمَارٍ دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بِيَدِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُعَلِّي يَأْتَانِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضَ الصَّغْرِ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ دَاكَا شَاهِدَةً عَنْ

۱۵۳۵۔ حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے تاج نے حدیث بیان کی، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوا دیا تھا۔

۱۵۳۶۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، انھیں تاج نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ آپ کے بعض اصحاب نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈایا تھا اور بعض دوسرے صحابہ نے ترشوالینے پر اکتفا کیا تھا۔

۱۵۳۷۔ حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے حجۃ الوداع کے موقع پر۔ آپ کا گدھا صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر آپ ان ترک لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے۔

۱۵۳۸۔ حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انھوں نے

سَيِّدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ أَلَعَلَّيْ
فَإِذَا وَجَدَ فَجَعَلَهُ نَقْبًا ۚ

کہ سواری کا کجاوہ حرکت کرتا رہتا تھا اور جب کثادہ جگہ ملتی تو اس سے تیز چلتے تھے ۚ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ تَالِثِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ صَلَّى
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا ۚ

باب ۵۲۶ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ
الْعُسْرَةِ ۚ

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْ
قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْمُحْرَكِينَ لَهْرًا ذَهُمَّ مَعَهُ فِي
جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ ۚ وَدَانَقَتُهُ دَهْرٌ غَضَبَانُ وَلَا أَهْجُرُ
وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ تَخَافَةٍ أَن يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَىٰ وَرَجَعْتُ إِلَىٰ أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ
أَلَذَّيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا أَلَبَتْ
إِلَّا سُرُيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِإِلَاءِ ثِيَارِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنِ قَيْسٍ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاكَ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ قَالَ خُذْ
هَذَيْنِ الْقَرِيبَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِيبَيْنِ لِيَسْتَوِ أَبْعِدَ
بَيْنَهُمَا حَيْثُ يَشَاءُ مِنْ سَعْدٍ فَأَطْلُقْ بِهِمَا إِلَىٰ
أَصْحَابِكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ
لَا أَدْعُكُمْ حَتَّىٰ يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ مَنْ سَمِعَ

کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی (سوزی) رفتار کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح چلتے تھے

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عدی بن ثابت نے،
اور ان سے عبد اللہ بن یزید خطیبی نے اور انھیں ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے
خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر
مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی تھیں ۚ

۵۲۶۔ غزوہ تبوک، اس کا نام غزوہ عسرت (تنگی کا غزوہ)
بھی ہے ۚ

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، اور ان سے
ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لیے سواری
کے جانور کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت میں شریک
ہونا چاہتے تھے، یہی غزوہ تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لیے
سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ انھوں نے فرمایا خدا کا ماہر ہے میں
انھیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی
خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف
بھی دامگیر تھا کہ کہیں آپ میری وجہ سے مکہ نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں
کے پاس آیا اور انھیں حضور اکرم کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر
نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ بیکار رہے تھے
اے عبد اللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ حضور اکرم تھیں
بلابے ہیں۔ میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو
جوڑے اودیہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ غایت فطرت
ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خرید لیا اور فرمایا کہ
انھیں اپنے ساتھیوں کو دیدو۔ اور انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا

مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا آفِي حَدَّثْتُمْ شَيْئًا تَدْرِي قُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِيَّاكَ عِنْدَنَا لِمَصَدَّقِي وَلَنَفْعَتِكَ مَا أَجَبْتُ فَاذْطَلَقَ أَبُو مُوسَى يَنْقَرُ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوَا الْإِدْنَ بَنِي سَعْدٍ فَأَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّا هُمْ فَمُرَّ عَطَاءٌ هُوَ بَعْدُ فَحَدَّثَ ثَوْبَهُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ ثَمَرَهُ بِهِ أَبُو مُوسَى :

آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد دیا تھا کہ آنحضور نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّجَ إِلَى بَنِي تَوَكٍّ وَاسْتَخْلَفَ عَوِيشًا فَقَالَ أَتَخْلِفُنِي فِي الْقَبِيلِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هُرْدَنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيٍّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا :

کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، اور انہوں نے مصعب سے سنا۔
۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا جَبْرِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُرَّةَ قَالَ كَانَ كَيْفَ يُقُولُ يَذُكُ الْغُرَّةُ أَوْ تَنِي أَحْمَانِي حُنْدِي قَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَغْنِي فَكَانَ لِي أَحْمَرُ فَقَاتَلَ نِسَاءً فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَدِي الْأُخْرَى قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَصَى الْأَخْرَى فَلَيْسَتْهُ قَالَ فَا تَنَزَّعَ النِّعْصُ مِنْ يَدِهِ مَنْ فِي الْعَاقِبِ فَا تَنَزَّعَ أَحَدُ ثَوْبَيْهِ قَاتَبَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَرَ نَيْفَيْتَهُ مَا لَ عَطَاءُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری سواری کے لیے انھیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان آدمیوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری سواری کے لیے عنایت فرمائی ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمہیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دج میں نے ادنیٰ آپ سے مانگے تھے سنا تھا کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انھوں نے کہا کہ،

صلى الله عليه وسلم کا ارشاد دج میں نے ادنیٰ آپ سے مانگے تھے سنا تھا کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انھوں نے کہا کہ،

۱۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ہموک کے لیے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے جا رہے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہر جیسے مرثیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے لیکن فرق یہ ہے

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ مجھے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ عسرت میں شریک تھا، بیان کیا کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام اعمال میں اعلیٰ پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ عطاء نے بیان کیا، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ایک مرد دوسری اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک غصی سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کاٹا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے

وَحَبِطَتْ آتَاهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفِيدَ عِيْدَهُ فِي فَيْتِكَ تَقْضِيهَا كَمَا تَهَا فِي فَيْتِكَ
تَقْضِيهَا ۝

اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کا آگے کا ایک
دانت بھی ساتھ چلا آیا۔ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے دانت کے ٹوٹنے پر کوئی مواخذہ نہیں
کیا، عطار نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ پھر کیا وہ تمہارے منہ میں اپنا ہاتھ دیتا تاکہ

تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے ۝

باب ۵۳۷ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِ
خُلْفُوا ۝

۵۳۷۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔
اور اللہ عزوجل کا ارشاد "وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِ
خُلْفُوا"

۵۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے، ان سے عبد اللہ بن کعب بن
مالک نے کہ جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کے صاحبزادوں
میں سے آپ ہی کعب رضی اللہ عنہ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے، انھوں
نے بیان کیا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک میں شریک
نہ ہو سکے کا واقعہ سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ
میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ
ہوا ہوں۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوہ
بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرمؐ نے کسی قسم کی ناگواری
کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقع پر قریش کے قافلے کی تلاش میں
نکلے تھے (جب تک ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی سابقہ
تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے ٹھیسڑ ہو گئی اور میں لیلۃ عقبہ میں
دانشوار کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ وہی رات ہے
جس میں ہم نے دکن میں، اسلام کے لیے عہد کیا تھا اور مجھے تو یہ غزوہ بدر
سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا بہت
ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحب
مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر۔ جبکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس سے
پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقع پر
میرے پاس دو اونٹ تھے۔ حضور اکرمؐ جب کبھی کسی غزوے کے لیے تشریف

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ
ابْنَ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنَ بَنِي حَنِيٍّ عَمِيٍّ
قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ
قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ
يُعَايَنْتْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا رَأَيْتُمَا حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَيْرَ مُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنْ
يُنَظَّرَ بَيْنَ مَشْهَدِ بَدْرٍ قُلَانِ كَأَنْتَ بَدْرٌ أَوْ كَرُ فِي
النَّارِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ لِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَوَّلِي
وَلَا أَيْسَرِ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَ
اللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِيْدِي تَبْلُهُ رَاجِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى
جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يُكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَدَى بِغَيْرِهَا
حَقٌّ كَأَنْتَ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقِيلَ سَفَرًا

ے جاتے تو آپ اس کے لیے ذمہ داری اٹھانا چاہتے تھے۔ تاکہ معاملہ راز میں رہے، لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو غریبی شریعتی سفر بھی بہت طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی شہرت تعداد تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لیے حضور اکرم نے مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت مزاحمت کے ساتھ بتا دیا تھا تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی کر دی۔ جدھر سے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا اندراج بھی مشغول تھا۔ کعب بنی النضر نے بیان کیا کہ کوئی شخص اگر اس غزوہ میں شریک نہ بنا چاہتا تو وہ یہ خیالی کہنت فتنہ کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ دشمن کی شہرت کی وجہ سے (الایہ کہ اس کے متعلق وہی مادل ہو) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس غزوہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو بھل چکے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز ہوتے تھے۔ حضور اکرم بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ اس کے لیے بھی تیاری کروں گا۔ اور اس طرح ہر روز اسے مانتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ یہی تیاری کروں گا۔ مجھے ذرائع میسر ہیں۔ اپنی دقت گزرتا رہا۔ اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کر لیں اور حضور اکرم مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پیر سون تک تیاری کروں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا۔ کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لیے سوچا لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے دن کے لیے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا غزوہ میں شرکت میرے لیے بہت دور کی بات ہو گئی اور میں بھی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انھیں پاؤں گا۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جس کے پیروں سے نفاق چمکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ حضور اکرم نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب آپ بموک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے ہدایت فرمایا کہ کعب نے

بَعِيدًا وَمَقَارًا وَعَدَدًا كَثِيرًا أَهْلًا لِلْسُلَيْبِ أَمْرَهُمْ
لَيْتَا أَهْبَأُ أُمَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي
يُرِيدُ وَالسُّلَيْبُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ لَيْتَا بِي حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيَّانَ نَالَ
كَمَيْتٍ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ يَسْتَفْخِي
لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَهَرَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّيَابُ
وَالْمُظَلَّلُ رَتَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالسُّلَيْبُونَ مَعَهُ فَطَفِقَتْ أَعْدَاؤُهُ أَنْ تَجْهَرَ مَعَهُ
فَارْجِعْ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ
عَلَيْهِ نَعْمُ يَزِلُّ سَيْمَادِي فِي حَتَّى أَشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْحَيْدُ
فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسُّلَيْبُونَ
مَعَهُ وَلَمْ أَفِضْ مِنْ جَهَارِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجْهَرُ
بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَمَهُمْ فَعَدَدْتُ بَعْدًا
أَنْ تَصْلُوا إِلَّا تَجْهَرُوا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا ثُمَّ
عَدَدْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا نَعْمُ يَزِلُّ فِي
حَتَّى أَشْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَسْتُ أَنْ أَرْتَجِلُ
فَأُدْرِكُهُمْ وَلَيْتَنِي قَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ
إِذَا أَخْرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفْتُ فِيهِمْ أَحَدِيْنِي إِنْ لَمْ أَرَى إِلَّا
رَجُلًا مَعَهُ مَا عَلَيْهِ الْيَقَانُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَدَدَ اللَّهُ
وَيَنْ الضُّعْفَاءُ وَلَمْ يَبْدُ كُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بَرُوقُ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ
يَتَبَوَّكُ مَا تَعَلَّ لَعَبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا وَنَظَرَهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ
مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ بِنْسٍ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي آتُهُ
كَوَجَّهَ تَائِلًا حَضَرَنِي دَهْيَتِي وَتَفَقَّطْتُ أَتَدَّ كَرًا لَكَذِبَتْ

وَأَقُولُ بِمَا ذَا آخِرُ مِنْ تَحْطِطِهِ عَدَا وَاسْتَعْنَتْ عَلَى
ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ قَلْبًا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظْلَمَ قَائِمًا زَا مَعْنَى الْبَاطِلِ
دَعَرْتُ أَيْ لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا يَتَّبِعُ فِيهِ كَذِبٌ
فَاجْتَمَعَتْ رِئَايَاهُ وَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمًا مَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالنَّسِيدِ فَيُزَكِّعُ
فِيهِ دُعَاتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلتَّائِي قَلْبًا فَعَلَّ ذَلِكَ جَاءَهُ
الْمُحَلِّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ لِي بِهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَ
كَأَنَّا يُضَعَّةٌ وَتَمَانِينَ رَجُلًا قِيلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَا نَيْتَهُمْ وَبَالِعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَّلَ سَارِيَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ تَبَسَّوْا تَبَسُّو الْمُتَقَبِّبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى جِئْتُ
أَمْسِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ
تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِي وَ اللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ

عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَمَّا بَيَّتْ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ
تَحْطِطِهِ بَعْدَ رَدِّ قَلْبِي جَدَّ لَا وَكَيْتِي وَ اللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَكِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ
عَنِّي لِيُؤْشِرَكَ اللَّهُ أَنْ يُسَوِّطَكَ عَلَى دَلِيلِي حَدَّثْتُكَ
حَدِيثَ صَدَقَ عَلَيَّ فِيهِ إِي لَارْجُو فِيهِ عَفْوُ اللَّهِ
لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُدْرَةٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى
وَلَا أَلَسَرُ مَتَّى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقَطُّ حَتَّى
يَقْضَى اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَكَانَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي سُلَيْمَةَ
كَاتِبُ عُرْنِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ
ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونُ أَهْدَرْتَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَّ رَأْيِيهِ
الْمُتَحَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتِيُونِي
حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ

کیا کیا۔ جو سلسلہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے کہو غزوہ
نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بڑی
بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے میں ان کے متعلق خیر کے سوا اور
کچھ معلوم نہیں، آنحضرتؐ نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ واپس تشریف لا رہے ہیں، تو اب
مجھ پر فکر و تردد سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا
جب سے میں کل آنحضرتؐ کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی راہ
سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ
مدینہ سے بالکل قریب آچکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے
اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح
محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح
کے وقت حضور اکرمؐ تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف
لائے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت
نما پڑھتے، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جب آپ
فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں شریک نہیں
ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے لوگوں کی
تعداد تقریباً اتنی تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے ظاہر کو قبول فرمایا، ان سے
عذر لیا، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا
اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے۔ آپ کی
مسکراہٹ میں نئی تھی، پھر فرمایا آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ
گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے
کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی میرے پاس سواری
موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے
آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھر کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔
مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ
ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان
کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر
دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آنحضرتؐ
کو میری طرف سے کسب کی ہوگی لیکن اللہ سے مجھے غمزدہ گردن کی پوری امید ہے۔

نہیں، خدا گواہ ہے مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا گواہ ہے اس وقت سے پہلے کبھی میں اتنا قوی اور فاسخ ابال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی ہے۔ اچھا اب جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے جو سہلہ کے کچھ افراد بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمھارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمھارے گناہ کے لیے تمھارے لیے حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرمؐ سے کوئی جھوٹا عذر کراؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انھیں جواب بھی دی ملا جو تمھیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مرہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو ایسے صحابہؓ کا نام انھوں نے لے دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے ان کا طرز عمل میرے لیے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انھوں نے جب ان حضرات کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات حیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے میرے دو ساتھیوں (یعنی مرہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلا ہی چھوڑ دیا بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر بہت وجہات تھیں۔ میں باہر نکلتا تھا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا اور بازاروں میں گھومنا کرتا تھا۔ لیکن مجھ سے بولنا کوئی نہ تھا۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا، آپؐ کو سلام کرتا۔ جب آپؐ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے تھے۔ میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرمؐ

ہَلْ تَقِيْ هَذَا مَعِيَ اَحَدًا قَالُوْا نَعُوْذُ بِكَ مَا قُلْنَا مِثْلَ مَا قُلْتَ قُلْتُ فَمَنْ مِثْلَ مَا قُلْتَ قَالُوْا امْلَاكُ بْنُ التَّرِيْمِ الْعَمْرِيُّ وَدِهْلَانُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَقَيْقِيُّ فَذَكَرُوْا فِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا اَبَدًا فِيْهَا سُوْرَةٌ فَمَضَيْتُ حَتّٰى ذَكَرُوْهُمَا فِيْ وَتَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامَتَا اَيْتِهِنَّ الشَّكَّةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاَجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَعَذَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرْتُ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ مَا هِيَ اِلَّا اَعْرُفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ تَحْسِيْنَ كَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاَسْتَكْنَا وَتَعَدَّ اِىُّ بَيُوْنِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشْبَثُ الْقَوْمِ وَاجَدْتُ هُوَ فَكُنْتُ اَحَدَهُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاطُوفُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا يَكْلِمُنِيْ اَحَدٌ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلِمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ تَجْلِيْسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِيْ لَفْظِيْ هَلْ حَزَنَ مَقْنَنِيْ بِرَدِّ الْاِسْلَامِ عَلٰى اَمْ لَا قُلُوْا اَمَّا عَلِيٌّ كَرِيْمًا يَمْنُهُ فَاَسَارِقُهُ اَلْتَنْظُرُ قَاذًا اَثْبَلْتُ عَلٰى صَلَوتِيْ اَثْبَلُ اِلٰى قِرَاةِ التَّفَاتُ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا كَالَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ جَنُوْدِ النَّاسِ مَمْنِيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ اَبْنُ عُبَيْدٍ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَللّٰهُ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَشْكُكَ يَا اللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ وَرَسُوْلُهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ لَكَ فَنَشَدْتُهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ لَكَ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُوْا فَمَا مَثَ هِنَاكَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ قَبِيْنَا اَنَا اَمْنِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا تَبَطَّحِيْ مِنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالسَّلَامِ بِمِيعَةٍ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَكُلْفِقِ النَّاسُ يَشِيْرُوْنَ لَكَ حَتّٰى اِذَا جَاؤُنِيْ دَفَعْتُ اِلَيْكَ كِتَابًا مِنْ مِلْكِكَ عَسَانُ قَاذًا اِنِّيْهِ اَمَّا بَعْدُ

کے مبارک منزل پہلے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو نکلیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے مگر جوہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی پڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انھوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ! تمھیں اللہ کا واسطہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انھوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ واس سے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غنہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط میں یہ تحریر تھا۔

”ابا بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب (یعنی حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم) تمھارے ساتھ زیادتی کرنے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ

نے تمھیں کوئی ذیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمھارا حق ضائع کیا جائے۔ تم

ہمارے یہاں آ جاؤ، ہم تمھارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔“

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آگئی۔ میں نے اس خط کو تنویر میں جلادیا، ان پچاس دونوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا، میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو دجنھوں نے میری طرح معذرت کی تھی، بھی یہی حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے سیکے چلی جاؤ۔ اور اس وقت تک دیں رہو

فَاتَتْهُ قَدْ بَلَغَتْ أَنْ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَحْضَرْكَ
اللَّهُ يَذَرُ هَوَانٍ ذَلَا مَضِيحَةٍ فَأَلْحَنَ بِنَا لَوَاسِكَ فَقُلْتُ
لَسْتُ قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبُكَاءِ فَتَمَثَّلْتُ بِهَا التَّنَوُّ
فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَدْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخُسَيْنِ
إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ
أَمْرَ أَتَكَ فَقُلْتُ أَطْلَعُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزَلِيهَا وَلَا تَبْرَحِيهَا وَارْسَلِي لِي صَاحِبَتِي مِثْلَ ذَلِكَ
فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي أَنَحِيَّ يَا هَلِكُ فَقُلْتُ فِي عَيْنِهِمْ حَتَّى
يَقْضِي اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبُ نَجْدَانِ امْرَأَةٌ
هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ
صَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَعَلْتُ نِكَاحَهُ أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ
وَلَكِنْ لَا يَفْرَبُكَ قَالَ رَسُلًا وَاللَّهِ مَا يَمُحُ حُرُوكُهُ
إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يُنْبِئُنِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِ مَا
كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَوْزَنَ
لِلْامْرَأَةِ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْذُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا
اسْتَأْذَنْ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي
مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ
فِيهَا دَانَ رَجُلٌ شَابٌ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ
حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حَيْثُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مِمَّا فَلَمَّا مَلَيْتُ صَلَوةَ
الْفَجْرِ صُبَّحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِي وَمِنْ
بُيُوتِنَا قَبِيلَتُنَا أَتَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الْكَبِيرِ ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ
صَانَتْ عَلَى نَفْسِي وَصَانَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا وَجَبَتْ
سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِيحٍ أَدْنَى عَلَى جَبَلٍ سَلِيمٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ
يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشُرْ قَالَ خَرَجْتُ سَاحِدًا وَقَعَرْتُ
أَنْ قَدْ جَاءَ قَرَجٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ تَبْعَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا جِئْنَا عَلَى مَلَأَةِ الْفَجْرِ قَدْ هَبَ
النَّاسُ يَبْتَهِرُونَ وَذَهَبَ بَيْلٌ صَاحِبِي مَبْتَهِرُونَ وَ
رَكَعَ إِلَى رَجُلٍ قَدْ سَأَلَ سَاعِي مِّنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى
عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا
جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَةً
فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِشُرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا
يَوْمَئِذٍ وَاشْعَرْتُ تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يَهْتَفُونَ يَا تَوْبَةً يَقُولُونَ لَيْتَ هَذِهِ تَوْبَةُ اللَّهِ
عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَى
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي
وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا
أَنَسَاهَا لَطْلَحَةً قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَهْوَيْ بُرْقَى وَجْهَهُ مِنَ السُّؤْدِ رَابِشِي بَعْدَ يَوْمٍ
مَعْرَ عَلَيْكَ مِنْذُ وَكَدَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ آمِنْ عِنْدَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ آمِنْ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ
وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ تَطْلَعُهُ قَمَرٌ وَكَانَتْ تُعْرِفُ ذَلِكَ
مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ عَالِي صَدَقَةٍ إِلَى اللَّهِ وَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْلِكُ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَيْكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّي
أَمْلِكُ سَهْمِي الَّذِي عَيْبَرْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
اللَّهُ إِنَّمَا تَجَافَى بِالْقِدَافِ لَرَأَى مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ
إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مِنْذُ ذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِثْقًا

جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلال بن امیر رضی اللہ عنہ دجن کا مقابلہ ہوا تھا، کی بڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! بلال بن امیر بہت ہی بوڑھے اور ناتوان ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صرف ان سے صحبت نہ کرو، انھوں نے عرض کی خدا گواہ ہے وہ تو کسی چیز کے لیے حرکت بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عتاب ان پر ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا دن، ان کے آنسو تھکنے کو نہیں آتے میرے گھر کے بعض افراد نے کہا کہ جس طرح بلال بن امیر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت آنحضرتؐ نے دے دی ہے آپ بھی اسی طرح کی اجازت آنحضرتؐ سے لے لیجیے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس کے لیے آنحضرتؐ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں معلوم نہیں جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضرتؐ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے اور جب سے آنحضرتؐ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی سح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ میرا دم کھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام دستوں کے باوجود میرے لیے تنگ ہوتی جا رہی تھی کہ میں نے ایک پیکارنے والی کی آواز سنی جہاں سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن لک! تجھیں بشارت ہو! انھوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب کشافش ہو جائے گی۔ فجر کی رات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لیے آئے گئے۔ درمیرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی۔ ایک صاحب (دربار بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے اور قبیلہ اسم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابی نے سلع پہاڑی پر سے آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں نے جنھیں دیدیے خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا دینے والی مائیں اور میری ملکیت

أَيُّهَا مَا تَعَمَّدَتْ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَكُونُ يَا وَدَّيْ لَأَرْجُو أَنَّ
 تَحَقِّقَ عَلَيَّ اللَّهُ فَمَا كَيْفَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَأَمَّا جَرِينُ
 إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ - قَوْلًا لِلَّهِ مَا أَلْعَمَ
 اللَّهُ عَلَى مَنْ يَعْصِي قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ
 أَغْفِرُ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَمَا بَشَّرَ فَاهْلِكَ كَمَا هَدَيْتَ الَّذِينَ
 كَذَبُوا قَوْلَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ
 شَرًّا مَا قَالَ لِأَحِبِّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْفَظُونَ بِاللَّهِ
 تَكْفُرًا ذَا الْقَلْبَيْنِ إِلَى تَوَلَّيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ
 الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَفَبْتُ وَكُنَّا تَخْلَفْنَا أَيُّهَا الْقَلْبَانِ
 عَنْ أَمْرِ أَوْلِيَاكَ الَّذِينَ تَبَيَّنَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ تَبَايَعَهُمْ وَاسْتَقْفَرُوا
 لَهُمْ وَارْتَجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا
 حَتَّى قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُ كَيْدًا لَكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الشَّلَاةِ
 الَّذِينَ خَلَفُوا أَوَّلِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا
 عَنِ الْغُرِّ لَمَّا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّاَنَا وَارْتَجَاؤُكُمْ أَمْرَنَا
 حَتَّى حَلَفَتْ لَهُ دَاْعَتُهُمْ إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ :

میں کوئی چیز نہیں تھی پھر میں نے (البرقہ) رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے الگ کر
 پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چون درجوق لوگ
 مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے
 جاتے تھے کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔
 کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہ رہا جمع تھا۔
 طلحہ بن عبید اللہ درود کریم کی طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد
 دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجود) ہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے
 آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کمی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا
 تو آپ نے فرمایا۔ چہو مبارک خوشی اور سرت سے دھکا اٹھا تھا۔ اس
 عمارک دن کے لیے تمہیں بشارت ہو۔ جو بھاری عمارک سب سے مبارک
 دن ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بشارت
 آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی
 طرف سے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات پر خوش ہوتے تو جہرہ
 مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی
 سرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ
 گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ
 اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا لیکن کچھ مال
 اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے
 مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی
 بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ
 تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات و انعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں مجھ اس سے محفوظ رکھے گا
 اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی "بَقِيْنَا اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیْ، ہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی" (اس کے
 ارشاد) "وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ"۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد میری نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ
 جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے
 کے لیے نہیں نوازی ہوگی۔ فرمایا ہے سَيَحْفَظُونَ بِاللَّهِ لَعْنًا خَا انْقَلَبْتُمْ "ارشاد" "فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ"۔ کعب

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم میں ان لوگوں کے معاملے سے جہاد ہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لیے طلب مغفرت بھی فرمایا تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرم نے جوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا“ میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرم نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا، بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے غدر بیان کیے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کے غدر قبول کر لیے تھے۔

باب ۵۲۸ تَذْوِيلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجْعَ.

۵۲۸۔ مقام حبر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام۔

۱۵۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حبر سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی آبادیوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا جب گزرا ہے تو رو تے ہوئے ہی گزرو، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپؐ نے مسبارک پر چاڑھ ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آئے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَبَرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا آمَأَ بِهِمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ نَعَمْ لَأَسْرِعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَا زَ الْوَادِي.

۱۵۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجرت متفق فرمایا، اس معذب قوم کی بستی سے جب تمہیں گزرنا ہی ہے تو تم رو تے ہوئے گزرو کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا آمَأَ بِهِمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا آمَأَ بِهِمْ.

۱۵۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے۔ ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے سعد بن ابی سلمہ نے، ان سے نافع بن جبر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر جب آپؐ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو آپؐ کے دھوکے لیے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے انہوں نے یہی بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک دھویا اور جب کہیں تک ہاتھ دھوئے گا ارادہ کیا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْطِيَ حَاجَتَهُ فَقَدْتُ أَشْكِبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَأَنْ أَلْبَسَهُ إِلَّا قَالَ فِي عَزْوَةِ تَبُوكَ فَفَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يُفْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَنَاقَ عَلَيْهِ كَقَوْلِ الْجَيْتِ مَا خَرَجَ مِمَّا مِثْلُ تَحْتِ جَبَّتَيْهِ فَفَسَلَ مَا ثُمَّ سَمِعَ عَلَى حَقِيئَةٍ.

لہ ”حجر“ حدیث مدللہ علیہ السلام کہ قوم ثمود کی بستی کا نام ہے یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ، شدید دھواؤں اور بجلی کی کڑک کی صورت میں نازل ہوا تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی۔

توجہ کی آستین تنگ نکلی۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جپے کے نیچے سے نکال لیا اور انھیں دھویا پھر خضیں پر مسح کیا :

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدُ جَيْلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ :

۱۵۴۷۔ ہم سے خالد بن حنبل نے روایت کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن بکلی نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن ہل ابن سعد نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ”طابہ“ ہے اور یہ انہیں ہاڑی ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں :

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْطَوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَدْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْدَامًا تَمَسُّوهُمْ مَسِيرًا وَلَا تَقْطَعُهُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ هُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدَّةُ :

۱۵۴۸۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں حید طویل نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیا وہ (اپنے دل سے) تمھارے ساتھ ساتھ تھے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی رہا ہو یا غصہ لے کر یا بال، وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی اپنے دل سے تمھارے ساتھ تھے وہ کسی غصہ کی وجہ سے رک گئے تھے :

۱۵۴۹۔ يَابُكَرُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ :

۱۵۴۹۔ کسری اور قیسر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط :

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ خَبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ الشَّهْبِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْدُوهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَذَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كَثِيرٍ فَلَمَّا تَرَاكَ مَرَّاهُ فَحَبَسَتْهُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَذَعَا عَلَيْهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَرِّقٍ :

۱۵۴۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ فارسی) کسری کے پاس اپنا گرامی نامہ عبد اللہ بن حذافہ بھی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا۔ اور انھیں حکم دیا کہ ایک توبہ بحرن کے گورنر کو دیدیں (جو کسری کی طرف سے مسیبن تھا) کسری نے جب آپ کا مکتوب پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بد دعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہو جائیں۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ لَقَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَبَلِ :

۱۵۵۰۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقع پر وہ جملہ میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا تھا۔ میں ارادہ کرچکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہل فاس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارثت تحت و تاج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ تو کم کبھی صلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

۱۵۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ اوداع کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، سفیان نے ایک مرتبہ مع الغلمان کے بجائے مع العبیان بیان کیا۔

۱۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے سائب رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے یاد ہے جب میں بچوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

۵۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور آپ کی وفات۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو بھی مرنا ہے اور انھیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں حاضر کرو گے۔“ اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے کہ خیر میں (زہراؓ) لقمہ جو میں نے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا اس کی اذیت آج بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ اس زہر کی اذیت کی وجہ سے کٹ جائے گی۔

۱۵۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اہان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں والمرسلات عرفا کی قراوت کر رہے تھے، اس کے بعد پھر

بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنِ الْخَقَّ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأَقَابِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَنَا بَلَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ أَهْلَ نَارِيسٍ قَدْ مَكَّوْا عَلَيْهِمْ يَنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُغْلِبَهُ قَوْمٌ وَكَوْا أَمْرَهُمْ أَمْرًا ۝

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي حَدَّثْتُ مَعَ الْغُلَمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ تَتَلَّقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الْعَبْيَانِ ۝

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي حَدَّثْتُ مَعَ الْعَبْيَانِ تَتَلَّقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ مُتَّدِمًا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ۝

بَابُ ۵۵۰ مَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَنْتُمْ مَيِّتُونَ - ثُمَّ أَتَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْدَ رَبِّكُمْ تَحْتَصِرُونَ وَقَالَ يُوسُفُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ غَزْوَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَنَا إِلَّا أَحَدٌ أَلْعَا طَعَامَ الَّذِي أَكَلْتُ يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ أَدَانٌ وَحَدَّثَ الْقَطَاعُ أَبَهُرِي مِنْ ذَلِكَ الشَّعْرَ ۝

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُؤَسَّلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا يَعْدُهَا

حَقِّ قَبْضَتِهِ اللَّهُ ۝

آپ نے جس کبھی نماز تھیں پڑھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد
قبض کر لی ۝

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ حُذْرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ
مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُوا فَسَأَلَ حُذْرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ
الَّذِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ
مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ ۝

۱۵۵۴۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو یسیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کو مجالس میں
اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعتراض
کیا کہ اس جیسے تو ہمارے بچے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
یہ طرز عمل جس وجہ سے اختیار کیا وہ آپ کو معلوم بھی ہے، پھر عمر رضی اللہ
عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ" کے متعلق پوچھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) اسی کی اطلاع دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم نے بتایا میں بھی اس
آیت کے متعلق جانتا ہوں ۝

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْأَحْوَلِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ
الْخَيْبِ وَمَا يَذُرُّ الْخَيْبِ اسْتَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ فَقَالَ اسْتَوْفِي أَلْتَبَّ كَلُّوْا كَيْتَا
لَنْ تَعْلَمُوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَنَارَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ كَيْتٍ
تَنَارُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا
بِرُؤُوسِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَأَكِيدُكِ أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا
تَدْعُونِي لِأَيِّهِ وَأَدْصَاهُمْ يَخْلُدُ قَالَ أَخْبِرُوا الْمُشْرِكِينَ
مِنْ حَزَنِيَّةِ الْعَرَبِ وَاجْزُوا الْوَفْدَ يَنْحَوْ مَا كُنْتُ
أُحْزِنُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ النَّبَا لِيَفْعَ أَوْ قَالَ فَتَسِيَّتُهَا ۝

۱۵۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان احوال نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا معلوم بھی
ہے جمعرات کے دن کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں
شدت اسی دن ہوئی تھی۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ لاؤ میں تمھارے
بے ہدایات لکھ دوں۔ کہ اس کے بعد پھر تم کبھی صحیح رہتے کونہ چھوڑو گے
لیکن وہاں اختلاف و نزاع ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شدت
کی حالت میں لکھوانے کی تکلیف دینی چاہیے یا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا
نبی کے سامنے اختلاف و نزاع نہ ہونا چاہیے۔ بعض حضرات نے کہا، کیا
بات ہے شاید آپ کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کے متعلق خود آنحضرت
جی سے پوچھا جائے (کہ آپ کے حکم کی تعمیل کجائے یا آپ کی تکلیف کے پیش نظر اسے ملتوی کر دیا جائے) یہ جملہ صحابہ نے آپ کے سامنے کئی بار
دہرایا۔ پھر آپ نے خود ہی فرمادیا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں جس احوال و کیفیات میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ کو
تین چیزوں کی وصیت کی۔ فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ و فود و حو قبائل کے تمھارے پاس آئیں، انھیں اس طرح دیا کہ وہ جس طرح میں
دیتا آیا ہوں اور سلیمان احوال نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے تیسری وصیت کے متعلق سکوت اختیار فرمایا یا انھوں نے یہ کہا کہ میں اسے بھول گیا ہوں ۝

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُقَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۵۵۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ۔ میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کرب جے چینی کے عالم میں ہیں۔ تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر اہل بیت میں اس مسئلہ میں اختلاف و نزاع ہونے لگا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز دے دو کہ اس پر آپ دستاویز لکھوادیں۔ اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض حضرات نے اس سے مختلف دوسری رائے پر اصرار کیا جب اختلاف و نزاع زیادہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شُرک کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَجَاهٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ دَعَيْنَا لَكُمُ الْقُرْآنَ حَسْبَتْ لَنَا بِلِلَّهِ تَاخَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاجْتَمَعُوا فِيمَهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِيعًا يَكْتُمُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ فَلَمَّا اكْتَرَدُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا قَالِ عَبْدُ اللَّهِ نَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرِّبَايَةَ كُلَّ الرِّبَايَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْلَافِهِمْ وَلَفْطِهِمْ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبْرِ اللُّخَمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَأْنِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ رُبَّمَا تَمَرَّدَهَا فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَصَحَّحْتُ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ أَهْلَهُ يَتَّبِعُهُ فَصَحَّحْتُ

۱۵۵۷۔ ہم سے میرا بن صفوان بن جیل لخمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الوفا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب

پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی مٹی

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَمِيعَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ مَجَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَعَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِمُ ۝ الْوَيْبَةُ قَطَنَتْ أَنَّهُ خَيْرٌ

۱۵۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفا میں فرما رہے تھے۔ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت مع الذین النعماء اللہ علیہم الخ کی تلاوت کر رہے تھے دینی ان لوگوں کے ساتھ

یَعْنِ حَا قَتْنِي وَذَا قَتْنِي : آپ کا انتقال ہو گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہتھلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

۱۵۶۲۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے مروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر مودتین (سورۃ غلق اور سورۃ اناس) پڑھ کر دم کر لیتے تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر دیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں مودتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

۱۵۶۳۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن عبد اللہ بن زہیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ وفات سے کچھ پہلے آنحضرت سے آپ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم کہہ رہے ہیں "اے اللہ! میری مغفرت فرما کیسے مجھ پر رحم کیجیے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجیے۔"

۱۵۶۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال و ثمان نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو بھی سجدہ نہ کیا جائے گا۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سمیع بن عفری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے سخت اختیار کر لی تو تمام ازواجِ مطہرات سے آپ نے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کے لیے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنِي جَبَّانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَكْبَرَتْ نَفْسٌ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوَدَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَيْهِ فَلَمَّا اسْتَكْبَرَتْ وَجَعَهُ الْكَدِيُّ تَوَقَّحَ فِيهِ طِفْطٌ أَنْفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوَدَاتِ الْكُتْبَى كَانَ يَنْفُثُ وَاسْمُ بَيْدِ الْكُتْبَى مَكِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ : ۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَغَتْ إِلَيْهِ قَوْلَ أَنْ يَمُوتَ دَهُوْ مِنْدًا إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي يَا لَتَرْنِي :

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوُثَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الْكَبِيرِ لَمَّا يَقْرَبُ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَا تَخَذُوا مُعْتَدًا أَنْبِيَاءَهُ هُوَ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَا بُرْرَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يَتَّخِذَ مَسْجِدًا :

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَيْدُ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَعْمُورٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَفْضَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمْرُقَنَّ فِي بَيْتِي :

فَإِنْ لَهُ فَخْرٌ مِمَّنْ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخْطُرُ بِجَلَاةٍ
 فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ
 أُخْبِرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَنِّي قَالْتُ
 عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ
 الرَّجُلُ الْأُخْرَ الَّذِي كُنْتُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَوْحَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ
 هَرَبُوا عَلِيٍّ مِنْ سَبْعِ قَوَاصٍ كَمَا تَحْدِلُ أَوْ لَيْسَ لِي لَعْنِي
 أَهْمُهُ إِلَى النَّاسِ فَأَجَلَسْنَاهُ فِي غُضْبٍ يَحْفَظُهُ رَوْحُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ
 مِنْ يَلَدِ الْقَرْبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ
 كَعَلْتُمْ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَقَعَى لَهُمْ
 خَطْبُهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ
 أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُطْرِمُ خَمِيصَةً لَهُ
 عَلَى وَجْهِهِ قَالَا أَعْتَمَرَا كَتَمَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ
 كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِخْتَدَا
 قُبُورَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي
 عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى
 كَعْرَةِ مَرَأَجَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقْعِمَ فِي قَلْبِي أَنْ تُحِبَّ
 النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ
 أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدًا مَقَامَهُ إِلَّا تَسَاءَلَمُ النَّاسُ
 بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يُعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو مَوْحِي دَاوُدُ بْنُ جَابِرٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت

اجازت مانگی۔ سب نے جب اجازت دیدی تو آپ (میدوز رضی اللہ عنہا کے
 گھر سے) نکلے۔ آپ دو حضرات کا سہارا لیے ہوئے تھے (اور آپ کے پاؤں
 زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ جن دو صحابہ کا آپ سہارا لیے ہوئے تھے ان
 میں ایک عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے اور ایک اور صاحب۔
 عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت
 کی خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دی تو آپ نے فرمایا: معلوم ہے وہ
 دوسرے صاحب جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں بیان کیا ہے؟
 بیان کیا کہ میں نے عوف کی مجھے تو نہیں معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی
 رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
 عنہا بیان کرتی تھیں کہ حضور اکرم جب میرے گھر میں آگئے اور تکلیف بہت
 بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر
 دھار دو۔ ممکن ہے اس طرح میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرنے کے قابل ہو جاؤں
 چنانچہ ہم نے آپ کو آپ کی زوجہ مطہرہ و حضور رضی اللہ عنہا کے ایک گن میں
 بٹھایا اور انھیں مشکیزوں سے آپ پر پانی دھارنے لگے۔ آخر آنحضرت
 نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آپ لوگوں
 کے جمع میں گئے اور نماز پڑھائی اور لوگوں کو خطاب کیا اور مجھے عبید اللہ بن
 عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ شدت مرض کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
 چادر کھینچ کر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے تھے پھر جب دم گھسنے لگا تو چہرے
 سے ہٹا دیتے، آپ اسی شدت کے عالم میں فرماتے تھے: یہود و نصاریٰ اللہ
 کی رحمت سے دور ہوئے۔ کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قزوں کو سجدہ گاہ
 بنالیا تھا، اس طرح آپ (اپنی امت کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے
 رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا: میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام
 بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا: میں بار بار
 آپ سے صرف اس لیے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت
 نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔
 اس کی روایت ابن عمر ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

۱۵۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن البہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں اصرار رکھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

۱۵۶۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن شیبہ بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی (غزوہ تبوک میں شرکت کرنے کی) انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابیؓ نے آپ سے پوچھا ابراہیم! حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انھوں نے بتایا کہ محمد اللہ اب آپ کو افاقہ ہے پھر عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد مجھ کو مائتہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آتا نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے افاقہ نہیں پاسکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبد المطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم کے پاس چلنا چاہیے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہیے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا امداد کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا امداد! حضور ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا تو ہر لوگ ہیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَلْبَسُ لَبِيْنًا حَاقِيْنِي وَذَا قَتْنِي فَلَوْ أَنَّكَ شِدَّةُ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ شَيْبَةَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجُوهِهِ التَّنَدِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِئًا مَا حَدَّثَ يَسِيْرَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ حُدُودِ الْعَصَا قَرَأْتُ وَاللَّهِ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوفَ يَتَوَفَّى مِنْ وَجُوهِ هَذِهِ الْأَيَّ لَا عَرُوفَ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسْنَا لَهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ لَئِنْ كَانَ فِينَا عِلْمًا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَا هَذَا مَا وَضَى بِنَا فَقَالَ عَلِيُّ إِنَّا وَاللَّهِ لَنَرِي سَأَلْنَا هَارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا هَا لَا يُعْطِينَا هَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَرَفَى وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تو ہر لوگ ہیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَهُمْ

بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھ رہے تھے۔ صحابہ نماز میں مصب بستہ کھڑے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آجائیں آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھیں ہوئی تھی۔ اپنی نماز کے واسطے میں آزارناش میں پڑ جاتے لیکن آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کر دو۔ پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا ۛ

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کیا انھیں ابن ابی لمیکہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ابو عمر ذکوان نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں آیاتِ نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی وفات کے وقت میرے اوپر آنحضرت کے شوق کو ایک ساتھ جمع کیا تھا، کہ جہلا الرحمن رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ آنحضرت مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میں نے آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ آنحضرت اسے چبانے لگے۔ میں نے پوچھا آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی، آپ کے سامنے ایک بڑا بال تھا، چڑھے کا یا مکڑی کا (درادی حدیث) عمر کو

اس سلسلے میں ٹیک تھا۔ اس کے اندر پانی تھا۔ آنحضرت بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انھیں اپنے چہرے پر پھیرتے۔ اور فرماتے لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، موت کے وقت شدت ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے۔ فی الرقیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آگیا ۛ

فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاَوَّلِ يُصَلِّي لَهَا ثُمَّ تَعْرِفُجَاهُمْ اِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَثَفَتْ سِتْرَ مُحَمَّدٍ عَائِشَةَ تَنْظُرَ إِلَيْهِمْ دَهُمٌ فِي مَقُوعِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَتَكْصُرُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَوْنِهِ لِيَصِلَ الصَّمْتُ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَسَى وَهَمَ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَنَهَا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمِنُوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ دَارَ نَحْيِ السِّتْرِ ۛ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُدَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ تَعَمُّدِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّى فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ نَحْرِي وَخَيْبِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَ دَرِيْقِهِمْ حَتَّى مَوْتِهِمْ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيْدِكَ التَّوَكُّلَ وَأَنَا مُسْتَدِدٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُهَا تَنْظُرُ إِلَيْهِ دَعَوْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السَّوَاكَ فَقُلْتُ اخْذْهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ الْيَتَمُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيْتَنَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَلْوَةٌ أَوْ حُلْبَةٌ يَشْكُ حَمْرُفَهَا مَا رَجَمَكَ يَدُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَبَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّقِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى تُفَيِّقَ وَمَا لَتْ يَدُكَ ۛ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ
لَإِلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي
مَوْصِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ آيِنَ أَنَا عَدَا آيِنَ
أَنَا عَدَا يُبْرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْعُوهُ يَكُونُ
حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا
قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدْعُوهُ عَلَى
نَبِيِّهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَارِثَ رَأْسِهِ لَبِيبٌ سَحْرِي
وَسَحْرِي وَمَخَالِطٌ رِيْقُهُ رِيْقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَالُكُ يَسْتَنِي بِهِ فَنَظَرُ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
أَعْطَيْتِي هَذَا السِّوَالُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَعَمْتُهُ
ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَخْبَتْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَنِي بِهِ وَهُوَ مُسْتَنَدٌ إِلَى صَدْرِي ۝

۱۵۷۰۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن لبال
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ اسمعیل بن
کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرضی الوفا میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہوگا، کل میرا قیام
کہاں ہوگا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج
مطہرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی
وفات انھیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی
وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی
باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا خنجر آپ
کے متوک کے ساتھ ملا تھا انھوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ
عنه داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی۔ آنحضرت
نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔
انھوں نے مسواک مجھے دے دی میں نے اسے اچھی طرح چھایا اور جھاڑ
کر آنحضرت کو دی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی، اس وقت آپ میرے سینے
سے ٹیک لگائے ہوئے تھے ۝

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَ
فِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْوِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا نَعُوذُهُ
بِدُعَايِهِ إِذَا مَرَّ مِنْ قَدْ جَبَتْ أَعُوذُهُ مَوْفَعِ رَأْسِهِ
إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى
وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ
رَطْبَةً فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ
أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَصَعَقْتُ رَأْسَهَا وَ
لَفَضْتُهَا مَدَّ فَعَبَّهَا إِلَيْهِ فَأَسْتَنِي بِهَا كَمَا حَسَنِي مَا
كَانَ مُسْتَنَدًا ثُمَّ نَادَى لِي بِهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ
مِنْ يَدِهِ فَحَسَمَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ
مِنَ الدُّنْيَا دَاوِلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ ۝

۱۵۷۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی مریمہ نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی، آپ اس وقت میرے سینے سے
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑتے تو ہم آپ کی سمت کے لیے
دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس بیماری میں بھی آپ کے لیے دعا کرنے لگیں۔ لیکن
آپ نہ رہے تھے۔ فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ اور عبدالرحمن بن
ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آنحضرت
نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ
وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چھایا۔ پھر جھاڑ کر آپ کو
دے دی۔ آنحضرت نے اس سے مسواک کی۔ جس طرح پہلے آپ مسواک
کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے۔ پھر آنحضرت نے وہ مسواک مجھے
عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا یا وہاں سے یہ بیان کیا کہ مسواک آپ کے
ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آنحضرت کے متوک کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور

آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا :

۵۷۲۔ **اَحَدُنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرًا قَبَّلَ عَلَى مَدْرَسٍ مِنْ مَسْجِدِهِ بِالشَّيْخِ حَتَّى نَزَلَ مِنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَنِيَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمِلٌ بِتَوْبٍ حَبْرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ اَلَبَّ عَلَيْهِ فَعَبَلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي اُمَّتٍ دَارُوا بِاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي نَبَيْتَ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ دَعَمَرُ يَكْلُمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ مَا بِي عُمَرُ اَنْ يَجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمَا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَبْعُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَبْعُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ سَخَى لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى قَوْلِهِ النَّافِرِينَ - وَقَالَ وَاللَّهِ كُنَّا نَحْنُ النَّاسُ لَوْ يَعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ اَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا اَبُو بَكْرٍ فَمَتَّلَقَهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِمَّا اسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ اِلَّا يَتْلُوَهَا فَاخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَا لَكُمْ مَا هُوَ لَوْ اَنْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَرَفْتُ حَتَّى مَا تُعَلِّمُنِي رِجَالِي وَحَتَّى اَهْوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ :**

۵۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ منہ سے گھوڑے پر آئے۔ اور اگر اتارے۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ نعش مبارک ایک مٹی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرہ مبارک کا بوسہ لیا اور دھونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قرآن ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دومر تہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدس میں تھی وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔ زہری نے بیان کیا۔ اور ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! بیٹھ جائیے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اُمّا بعد! تم میں جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اس کا معبود اللہ ہمیشہ زندہ رہے والا ہے اور اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں! ارشاد ”النّٰفِرِیْنَ“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، خدا گواہ ہے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا زہری نے بیان کیا کہ پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا گواہ ہے مجھے اس وقت محسوس آیا جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ جس وقت میں نے انھیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم کی وفات ہو گئی ہے تو میں کہتا ہوں اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا :

۵۷۳۔ محمد سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ

۵۷۳۔ **حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا**

ابن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سقیان تھے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ
 تھے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن
 عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
 کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو برسہ دیا تھا۔

۱۵۷۴- ہم سے ٹکلی نے حدیث بیان کی، ان سے بھی بن سعید نے حدیث بیان کی (عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح) لیکن انھوں نے اپنی (اس روایت میں یہ اضافہ کر کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرتؐ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپؐ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مرین کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپؐ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صرف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ بچا ہے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم

۵۷۵) ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں اذہ ہرنے خبر دی، انھیں ابن عون نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے اور اس سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (خاص) وصیت کی تھی تو آپ نے فرمایا۔ یہ کون کہتا ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی۔ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا۔ پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ احساس نہیں ہوا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے کس طرح وصیت کی تھی؟

۱۵۷۶)۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے ظہر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی (علی رضی اللہ عنہ کو، یا اپنے ترکہ وغیرہ کے متعلق؟) انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ مجھ مسلمانوں کو کس طرح (موت کے وقت) وصیت کرنی چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق ۛ

۱۵۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ
أَبِي حَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ :

١٥٤٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ
عَائِشَةُ كُنَّا دَنَاكَ فِي مَرَضِهِ فَعَمَلُ يُغَيِّرُ لَيْلَنَا أَنْ
لَا تَلْدُو فِي فَعَلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّاءِ فَلَمَّا
أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَهْكُمُ أَنْ تَلْدُو فِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ
الْمَرِيضِ لِلدَّاءِ فَقَالَ لَا يُبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا
لَهُ دَنَا أَنْظُرُوا إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُنَّا دَنَا
ابْنُ أَبِي التَّوَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام
میں علی المرتضیٰ سلم کے حوالہ سے یہ

١٥٤٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
أَزْهَرًا نَحْنُ ابْنُ عَدْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى حَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَ
لَقَدْ بَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَسِيدُهُ
إِلَى مَدْرِي فَقَدْ عَابَ بِالطُّسْتِ فَأُخْبِتُ فَمَاتَ مِنْهَا
فَعَبْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى حَلِيٍّ :

٥٤٦. حَدَّثَنَا أَبُو عَیْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِیْغُولٍ
عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْفَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَعَلْتُ كَيْفَ
كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا قَالَ أَدْنَى
بِكِتَابِ اللَّهِ :

٥٤٤ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْصَنِ عَنْ

بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم چھوڑے تھے نہ دینار نہ کوئی غلام نہ باندی۔ سوا اپنے سفید چمکے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کا ہتھیار اور درہ زمین جو آپ نے مجاہدوں اور مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

۱۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن قیس نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شہید رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرب بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ میباہ السلام نے کہا: اے والدہ کو کتنی بے چینی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یہ کرب دیکھ بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کبھی تھیں لمبے ابا جان! آپ کے رب کے بلا دے پر چلے گئے۔ لمبے ابا جان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سنا تے ہیں۔ پھر جب آنحضرتؐ دفن کر دیے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغض پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے؟

۱۵۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا:

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے دہری نے بیان کیا انھیں سعید بن مسیب نے کئی اہل علم کی موجودگی میں جبرئیل اہلان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے انھیں جنت میں ان کی قیام گاہ دکھا دی جاتی ہے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہیں آخرت کی زندگی پسند کریں اور اگر چاہیں تو دنیا کی زندگی پسند کریں پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری دان پر تھا اس وقت آپ پر غشی طاری ہو گئی جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپنی نظر گھر کی چھت کی طرف اٹھالی اور فرمایا: اللھم الرفیق الاعلیٰ! اے اللہ! مجھے اپنی بارگاہ میں انیاد اور صدیقین سے ملا دے میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ہیں پسند نہیں کر سکتے اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ حالت صحت میں ہم سے بیان کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آخری کلمہ جو زبان مبارک سے

آئی اسحاق عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا امرأة ولا بخلته البيضاء التي كان يملكها وسلاحه دارضا جعلها لابن السبيل صدقة:

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْفَعُهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَرِبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِي إِلَّا كَرِبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبِّي دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ سَادَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَنَّةِ نَعْمَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ أَكَايِبَ أَنْتُمْ أَنْ تَحْضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّرَابَ:

۱۵۵۱۔ اخِرَ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُونسُ قَالَ الرَّهْوِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْوَلَجَاءِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيِهِ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَارُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ دَرَسُهُ عَلَى فَحْدِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ آتَاهُ فَاشْتَعَلَ بَصَرَهُ إِلَى سَفْتِ النَّبِيِّ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَهُوَ عَرُوفٌ أَنَّهُ الْوَلَدِيُّ الْكَذِبِيُّ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيِهِ فَلَمَّا نَزَلَ اخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى:

نکلا مدینہ منورہ کا رہنے والا علیؑ

باب ۵۵۱ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات

۱۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شعیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے بعد مکہ میں دس سال تک قیام کیا جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ کا قیام رہا۔

۱۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ گھنٹہ سال تھی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

۵۵۳۔

۱۵۸۲۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زندہ ایک یہودی کے ہاتھ میں مارے ہوئے بادل کے پتے کی گودی رکھی ہوئی تھی۔

۵۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہ کو مرض الوفا میں ایک مہم پر روانہ کرتے

ہیں۔

۱۵۸۳۔ ہم سے ابوعامر ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے اسان کے والد رحمہما اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کا امیر بنایا تو بعض صحابہ نے ان کی امارت پر اعتراض کیا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا.

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَرِسْتَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

باب ۵۵۲

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُرْعُهُ مَرْمُومَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ يَتْلُو فِيهَا.

باب ۵۵۳ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فِي مَرْجِعِهِ الْكَذِي تُوُفِّيَ فِيهِ.

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الطَّنَّائِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ فَتَقَاتُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَلَفَنِي أَتَاكُمْ قَدْ لُمْتُ فِي أَسَامَةَ ذِي نَفْسٍ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۱۵۸۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہم روانہ کی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا، لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا کہ اکابر مہاجرین و انصار کی موجودگی میں ایک کم عمر کس طرح امیر ہو سکتا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور فرمایا اگر آج تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر اس طرح اعتراض کر چکے ہو اور خدا گواہ ہے کہ اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے اہل اور مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۵۵۔

باب ۵۵

۱۵۸۵۔ ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو بن خردی اعین ابن ابی حبیب نے ان سے ابو الخیر نے (عبدالرحمن بن عیسیٰ) مناجی کے حوالہ سے۔ جناب ابو الخیر نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نے کب ہجرت کی تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم ہجرت کے ارادے سے یمن سے چلے ابھی ہم تمام محفّز میں پہنچے تھے کہ ایک سوار سے ہماری ملاقات ہوئی ہم نے ان سے مدینہ کی خبر پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ دن گزر چکے ہیں (ابو الخیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے لیلۃ القدر کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں، حضور اکرم کے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کے ساتویں دن ہوتی ہے۔

۵۵۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے؟

۱۵۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہماقی نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے کتنے غزوے کیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ ستر؎ میں نے پوچھا اور انھوں نے کتنے غزوے کیے تھے؟ فرمایا کہ انیس؎۔

۱۵۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہماقی نے، ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ غزوں میں شریک رہا ہوں۔

۱۵۸۸۔ مجھ سے احمد بن حسن نے حدیث بیان کی ان سے احمد بن محمد بن

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَاقٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ تَطَعُونَنِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَنِي إِمَارَتِهِ مِنْ قَبْلُ وَآيَهُمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ :

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي يَمِينٍ مِمَّا جَرَيْنَ فَقَدْ مَنَّا الْخُجْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَيْرُ فَقَالَ دَفَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ تَحْسِبُ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مَوْزِدٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ :

بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کے ساتویں دن ہوتی ہے۔

باب ۵۵

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ عَدَا لِيْكَ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ :

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسِبُ عَشْرَةَ :

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے کہس نے ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد دبریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزووں میں شریک رہے تھے :

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَنْبَلٍ بْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ كَهْشَبٍ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَزَامَةُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ مَثَرَةٍ غَزَاَهُ :

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ
وَالْعَالِمُ

باب ۵۵۵ مَا جَاءَ فِي قَائِمَةِ الْكِتَابِ
وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ بَدَأُ كَيْتَابَتِهَا
فِي الْمَصَاحِفِ وَيُذَكَّرُ بِقَرَأَتِهَا فِي
الصَّلَاةِ وَاللَّذِينَ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ
الشَّرِّ كَمَا تَذَكَّرُ تَذَانُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
بِالدُّنْيَا بِالسَّابِ مَدِينَتَيْنِ مُحَاسِبَتَيْنِ :

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَاعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لِي لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ هِيَ أَعْظَمُ السُّورَةِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ يَمِينِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ سُوْرَةٌ هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّنْبُعُ الْمَغَارِيُّ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْثَقَتْهُ :

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة" سے مشتق ہیں۔ الرحیمہ اور الرحاحہ دونوں ہم معنی ہیں جیسے اَلْعَلِيمُ اور اَلْعَالِمُ :

۵۵۷۔ (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :

ام الکتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائم میں بھی قراءت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خبریں ہو یا شر میں (دبوتے ہیں) "کہا تین تذان" (دجیسا کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دھیرے دھیرے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے : "استجیبوا للہ وللرسل اذا دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضرت نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ، مولانا ابوالحسن علی دہلوی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	حاجی محمد حسن عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
قصص القرآن ۴ جلدیں ۲۰ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیبوی، مفتی محمد امجد علی شاہ
آرٹ آف القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قرآن اور تاجوت	مولانا عبدالرشید نعمانی
قرآن نامہ از ترمذی و تفسیر	مولانا عبدالرشید نعمانی
نظائر القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی، انگریزی)	مولانا عبدالرشید نعمانی
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	مولانا عبدالرشید نعمانی
اعمال قرآنی	مولانا عبدالرشید نعمانی
قرآن کی باتیں	مولانا عبدالرشید نعمانی

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۲۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
مشکوٰۃ شریف مترجم مع حواشی ۳ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
ریاض الصالحین مترجم ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
الادب المفرد کائنات ترجمہ و شرح ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
مناہج برقی بدیع شریف مشکوٰۃ شریف ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
تقریر بخاری شریف ۴ جلد ۲۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
تحریر بخاری شریف ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفہیم الشریعت ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح ۱۰ جلد	مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
ڈپٹی مینیجر: مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
ڈپٹی مینیجر: مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
ڈپٹی مینیجر: مولانا عبدالرشید نعمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ